

پھول بن

ابن نشاظمی

پہلی کتاب فیروز خان پور سے

پھول بن

ابن نشاٹی



قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

ویسٹ بلاک - 1، آر. کے. پورم، نئی دہلی - 110 066

© قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

1978	:	پہلی اشاعت
2008	:	تیسری طباعت
550	:	تعداد
61/-	:	قیمت روپے
681	:	سلسلہ مطبوعات

Phoolban

By: **Ibn-e Nishati**

ISBN : 81-7587-259-4

ناشر: ڈائریکٹر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ویسٹ بلاک-1، آر. کے. پورم، نئی دہلی۔ 110066
فون نمبر: 26103938، 26103381، 26179657، ٹیکس: 26108159
ای۔ میل: urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in
طابع: میکاف پرنٹرز، 2847، بلبللی خانہ، ترکمان گیٹ، دہلی۔ 110 006

پیش لفظ

انسان اور حیوان میں بنیادی فرق نطق اور شعور کا ہے۔ ان دو خدا داد صلاحیتوں نے انسان کو نہ صرف اشرف المخلوقات کا درجہ دیا بلکہ اسے کائنات کے ان اسرار و رموز سے بھی آشنا کیا جو اسے ذہنی اور روحانی ترقی کی معراج تک لے جا سکتے تھے۔ حیات و کائنات کے مخفی عوامل سے آگہی کا نام ہی علم ہے۔ علم کی دو اساسی شاخیں ہیں باطنی علوم اور ظاہری علوم۔ باطنی علوم کا تعلق انسان کی داخلی دنیا اور اس دنیا کی تہذیب و تہذیب سے رہا ہے۔ مقدس پیغمبروں کے علاوہ، خدا سیدہ بزرگوں، سچے صوفیوں اور سنتوں اور فکر رسا رکھنے والے شاعروں نے انسان کے باطن کو سنوارنے اور نکھارنے کے لیے جو کوششیں کی ہیں وہ سب اسی سلسلے کی مختلف کڑیاں ہیں۔ ظاہری علوم کا تعلق انسان کی خارجی دنیا اور اس کی تشکیل و تعمیر سے ہے۔ تاریخ اور فلسفہ، سیاست اور اقتصاد، سماج اور سائنس وغیرہ علم کے ایسے ہی شعبے ہیں۔ علوم داخلی ہوں یا خارجی ان کے تحفظ و ترویج میں بنیادی کردار لفظ نے ادا کیا ہے۔ بواہوا لفظ ہو یا لکھا ہوا لفظ، ایک نسل سے دوسری نسل تک علم کی منتقلی کا سب سے موثر وسیلہ رہا ہے۔ لکھے ہوئے لفظ کی عمر بولے ہوئے لفظ سے زیادہ ہوتی ہے۔ اسی لیے انسان نے تحریر کا فن ایجاد کیا اور جب آگے چل کر چھپائی کا فن ایجاد ہوا تو لفظ کی زندگی اور اس کے حلقہ اثر میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

کتابیں لفظوں کا ذخیرہ ہیں اور اسی نسبت سے مختلف علوم و فنون کا سرچشمہ۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کا بنیادی مقصد اردو میں اچھی کتابیں طبع کرنا اور انہیں کم سے کم قیمت پر علم و ادب کے شائقین تک پہنچانا ہے۔ اردو پورے ملک میں سمجھی جانے والی، بولی جانے والی اور

پڑھی جانے والی زبان ہے بلکہ اس کے سمجھنے، بولنے اور پڑھنے والے اب ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں۔ کونسل کی کوشش ہے کہ عوام اور خواص میں یکساں مقبول اس ہر دلچسپ زبان میں اچھی نصابی اور غیر نصابی کتابیں تیار کرائی جائیں اور انھیں بہتر سے بہتر انداز میں شائع کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کونسل نے مختلف النوع موضوعات پر طبع زاو کتابوں کے ساتھ ساتھ تنقیدی اور دوسری زبانوں کی معیاری کتابوں کے تراجم کی اشاعت پر بھی پوری توجہ صرف کی ہے۔

یہ امر ہمارے لیے موجب اطمینان ہے کہ رقی اردو بیورو نے اور اپنی تشکیل کے بعد قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے مختلف علوم و فنون کی جو کتابیں شائع کی ہیں، اردو قارئین نے ان کی بھر پور پذیرائی کی ہے۔ کونسل نے ایک مرتب پروگرام کے تحت بنیادی اہمیت کی کتابیں چھاپنے کا سلسلہ شروع کیا ہے، یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو امید ہے کہ ایک اہم علمی ضرورت کو پورا کرے گی۔

اہل علم سے میں یہ گزارش بھی کروں گا کہ اگر کتاب میں انھیں کوئی بات نادرست نظر آئے تو ہمیں لکھیں تاکہ جو خامی رہ گئی ہو وہ اگلی اشاعت میں دور کر دی جائے۔

ڈاکٹر علی جاوید
ڈائریکٹر

فہرست

۹	سید محمد اعظم	۱۔ پیش طبع اول
۱۳	محمد اکبر الدین صدیقی	۲۔ دریا چہ طبع ثانی
۲۰		۳۔ مقدمہ طبع ثانی
۲۱	پروفیسر عبد القادر سردری	۴۔ دکن میں اردو شعری کا ارتقا
۲۹		۵۔ مقدمہ اکبر الدین صدیقی

اسٹیوارٹ اور قاسمی۔ داسی کا نوٹ

بعد کے تذکرے

اردو شہ پارے کا اقتباس

اسٹیوارٹ کا نوٹ

داسی کی غلط فہمیاں

ابن نشاہلی کی حیات کا ماخذ تعلیم و تربیت اور علمی استعداد

علم بدیع اور بلاغت سے چسپی

انکسلا مزاج، تنہلی سے احتراز

پھولین کی وجہ تحریک

مصنف کا ابتدائی زمانہ خوش حال نہیں تھا

نظم کی تکمیل پر مسرت

پھولین ابن نشاہلی کے شباب کا کارنامہ ہے

”پھولین“ کی مقبولیت اور اس کا اثر شاعر پر

ابن نشاظمی کی زندگی
غزل لکھنے کی قابلیت

۳۳

۲۔ کا نام

”پھولین“ ترقی یافتہ فنوی ہے

”پھولین“ کے محاسن

سادگی بیان اور خیال

جزئیات کے موقعے

جزئیات پر ماحول کا اثر

درد اور زبان

تسلسل بیان

ڈرامائی لطف

”پھولین“ کے قصے عام فہم اثر ہیں

قصوں کا تجزیہ اور ان کی نوعیت

قصوں کا اخلاقی عنصر ”سیتیں“

ابن نشاظمی اور طوطی نامہ

پھولین کا سہ تفسیف

پھولین کے غلطے

پھولین کا ضمیر

پھول بن

محمد مناجات

نوت منقبت

بیان تفسیف صفت بادشاہ

آواز دادن آلف

آغاز داستان

کچن پٹن کے بادشاہ کا قصہ (تعارفی)

زاہد پارسا قصوں کا آغاز کرتا ہے
 شاہ کشمیر کا تعارفی قصہ
 نمن کے سوداگر کے بیٹے اور زاہد کی بیٹی کی داستان
 ایک بادشاہ کا تعارفی قصہ جس نے اپنے وزیر کو
 فتح چین کے لیے بھیجا تھا
 نقل رُوح کا قصہ
 عجم کے بادشاہ کا تعارفی قصہ
 سمن براور ہمایوں فال کی داستان
 خاتمہ
 فریٹنگ

پیش لفظِ اول

اُردو یا ہندوستانی کی ابتدائی تاریخ اور اس کے قدیم شعرا و مصنفین کے حالات و مقالات ایک غرضہ و راز تک بالکل تاریکی میں رہے اور عام طور پر یہی سمجھا جاتا تھا کہ ولی اورنگ آبادی جو گیا ہویں صدی ہجری کے ربعِ آخر میں گزرے ہیں، اس زبان کے سب سے پہلے شاعر تھے بلکہ ایسا متاخر تذکرہ نویسوں نے اُن کے کلام کو بھی جس میں قدیم زبان کی بہت زیادہ جھلک پائی جاتی تھی، کما سال باہر قرار دے کر دی کے اُن شعرا کو، جنہوں نے ولی کی نقلیہ میں ناری کی بجائے اُردو میں شعر کہنا شروع کیا، اُردو کے اولین شعرا قرار دیا ہے۔ لیکن حالیہ تحقیقات نے اس حقیقت کو زور و روشنی کی طرح ثابت کر دیا ہے کہ ولی اورنگ آبادی سے کئی سو برس پہلے اُردو زبان کی بنیاد پڑ چکی تھی، اور دکن کی قدیم اسلامی بہمنیہ کے آخری زمانہ میں اور اس کے بعد اس کی جانشین ریاستوں یعنی قطب شاہی اور عادل شاہی کے عہد میں اس زبان نے اس قدر ترقی کر لی تھی کہ نہ صرف عام بول چال اور تبادلہ خیال کے لئے استعمال کی جاتی تھی بلکہ اس میں نظم و نثر کی متعدد اعلیٰ درجے کی کتابیں بھی لکھی گئیں خصوصاً قطب شاہی اور عادل شاہی تاجرانوں کے علم دوست اور سخن گستر بادشاہوں کی خاص سرپرستی نے اس کی ترویج و ترقی ایک عرصہ کے لئے کچھ رکھی اور پھر سرکارِ دربار میں کچھ مدت کے لئے فارسی کا دور دورہ قائم ہو گیا، لیکن باوجود شاہی سرپرستی سے محروم ہونے کے اُردو زبان اپنی فطری معززیت کے سبب برابر بڑھتی اور ترقی کرتی رہی اور رفتاً زمانہ کے ساتھ ساتھ اس میں

بہت سی تبدیلیاں ہوتی رہیں۔

اگرچہ محققین کی تحقیقاتی مساعی کی بدولت اردو زبان و ادب کی قدامت مسلم ہو گئی ہے لیکن ان قدیم شاعروں اور نثر نویسوں کے گراں پایہ ادبی کارنامے جن پر اس زبان کی تمام تر ترقیوں کی بنیاد قائم ہے اور جن کے مطالعہ سے ہم نہ صرف اپنے قدامت کے افکار و خیالات اور اسالیب بیان سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں بلکہ اپنی گزشتہ عظمت سے بھی آگاہی حاصل کر سکتے ہیں، اب تک گوشہٴ گنگنامی میں پڑے ہوئے تھے، پیوستہ سال سٹی کالج میں دو صد سالہ جشن یادگار ولی کے موقع پر دکن کے مخطوطات کی جو نمائش منعقد کی گئی تھی اُس سے معلوم ہوا کہ کتنے ہی انمول جوہر پارے ایسے ہیں جن کی اشاعت سے نہ صرف اردو ادب کے ذخیرے میں ایک بیش قیمت اضافہ ہوگا، بلکہ ان سے اردو ادب کی ابتدائی ترقیوں، اس زبان کی ہمدہ عہد تبدیلیوں اور عہد گزشتہ کی تہذیب و تمدن کے متعلق نہایت کارآمد معلومات حاصل ہوں گی۔ نیز اس عہد کی کتابوں کے مطالعہ سے یہ حقیقت بھی آشکار ہوتی ہے کہ ابتدائی اردو میں عربی اور فارسی کے الفاظ کے ساتھ ہندی کے الفاظ بھی برابر کے شریک تھے جو بعد کو رفتہ رفتہ زبان سے خارج ہو گئے۔ موجودہ زمانہ میں ہندی زبانوں کے نئے نئے الفاظ اردو سے خارج کر کے اس کو خاص ہندوستانی بنانے کی جو کوشش کی جا رہی ہے اس کے مدنظر بھی ان کتابوں کی اشاعت بہت ہی کارآمد ثابت ہوگی۔ ان کے مطالعہ سے اہل ذوق یہ معلوم کر سکیں گے کہ کس طرح ہندی اور سنسکرت کے الفاظ بھی اردو کی خرد پر چرچہ کر اردو یا ہندوستانی زبان کا جز بن سکتے ہیں۔

حسن آقافانی سے حیدرآباد کے مشہور معلم دوست امیر عالی جناب نواب سالار جنگ بہادر مدیونہ، نے بھی جو جشن یادگار ولی کے صدر نشین تھے اس اہم ضرورت کو محسوس فرمایا اور اپنے خطبہٴ صدارت میں بریں الفاظ تو مجھ دلائی :-

”اس اہم اور دلچسپ کام کو اس تقریب کے ساتھ ختم نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ مناسب یہ ہے کہ اس دو صد سالہ جشن ولی کی یادگار میں کوئی مستقل کام کا آغاز کیا جائے۔ میرے خیال میں اس سے بڑھ کر کوئی اچھا کام نہیں ہو سکتا کہ ولی کے معاصرین اور ان سے پہلے کے شاعروں اور صاحبان تصانیف کی اردو کتابیں مرتب اور شائع کی جائیں۔ ولی سے پہلے بھی ہمارے ملک میں بڑے، بڑے شاعر اور اثنائے پرواز پیدا ہو چکے ہیں۔ خود طبقہٴ فرمانروایان میں محمد قلی قطب شاہ اور علی معلول

شاہ بلند پایہ شاعر تھے۔ پھر ان کے دربار کے ملک الشعراء وحیی، غواصی، نھرتی، رستی وغیرہ ولی سے کم نہ تھے، اور چونکہ ولی سے بہت پہلے گزرے ہیں اس لئے ان کے کلام اور بھی زیادہ قابلِ قدر ہیں۔ بہر حال اس اہم کام کی تکمیل کے لئے ایک جماعت منتخب کر لینی چاہیے۔

نواب صاحب ممدوح نے قدر شناسی سے یہ بھی فرمایا:-

”سرت کا مقام ہے کہ خود ہمارے ملک میں اب ایسے اصحاب موجود ہیں کہ ان قدیم کتابوں کے کلام اور زبان کو سمجھ کر ان کو جدید طریقوں پر مرتب کر کے شائع کر سکتے ہیں۔ میں بھی اس مبارک اور اہم کام میں اس جماعت کا ہاتھ ہٹانے کو تیار ہوں۔“

چنانچہ نواب صاحب ممدوح کی اس علمی سرپرستی اور اعانت سے حسبِ ارشادِ گرامی راقم کی صدارت میں حسبِ ذیل اصحاب کی ایک کمیٹی ”مجلس اشاعتِ مخطوطات“ کے نام سے قائم کی گئی اور قدیم ادبی جواہر پاروں کا ایک تفصیلی جائزہ لے کر ان کی اشاعت کے ابتدائی مراحل طے کئے گئے۔

۱۔ ڈاکٹر سید محمد الدین قادری صاحب زورام، لے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (ریڈر اردو جامعہ عثمانیہ) نائب صدر۔

۲۔ مولوی مرزا حسین علی خاں صاحب بی، لے (آنرز)، صدر شعبہ انگریزی جامعہ عثمانیہ، رکن

۳۔ مولوی عبد المجید صاحب صدیقی ام، لے۔ ایل ایل۔ بی (لیکچرار تاریخ جامعہ عثمانیہ، رکن

۴۔ مولوی عبدالقادر سروری صاحب ام، لے ایل ایل۔ بی (لیکچرار تاریخ جامعہ عثمانیہ، رکن

۵۔ مولوی سید محمد صاحب ام، لے (لیکچرار اردو سی کالج، ممتد

۶۔ مولوی میر سعادت علی صاحب رضوی ام، لے۔ شریکِ ممتد

علمی نکتہ: نظر سے قدیم کتابوں کی اشاعت آسان اور مختص کے بس کا کام نہیں۔ جن لوگوں کو اس سے سابقہ پڑا ہے وہ اچھی طرح اس حقیقت سے واقف ہیں کہ اس کام میں جس قدر دشواریاں پیش آتی ہیں مختلف نسخوں کے باہمی مقابلے اور تصحیح کے علاوہ بعض دفعہ ایک ایک لفظ کے لئے کئی کئی روز جھان بین کرنی پڑتی ہے اور بہ ظاہر یہ مثل صادق آتی ہے کہ ”کوہِ کندن و کاہِ بر آوردن“ نسبتاً اکثر بدخط اور بعض غلط در غلط بھی ہوتے ہیں۔ ان تمام

مرحلہ کو صبر و سکون اور محنت و ہمت سے طے کرنے کے بعد کتاب قابل اشاعت بن سکتی ہے۔
مجلس ہذا کے مستعد اور علم دوست ارکان نے جس محنت اور توجہ سے اس ہفت خوان ادب کو
طے کیا ہے وہ ان کی مساعی کے نتائج سے ظاہر ہے اور توقع ہے کہ وہ ارباب ذوق کی پسند
ناصل کریں گے۔

ڈاکٹر سید محمد الدین قلوری صاحب نے سلطان محمد قلی قطب شاہ کے نہایت ضخیم کلیات
کی ترتیب کے صبر آزما کام کو اپنے ذمے لینے کے علاوہ مجلس کا مختلف طریقوں پر جو ہاتھ بٹایا
ہے اس کا اعتراف نہایت ضروری ہے۔

یہ پیش لفظ نامکمل رہ جائے گا اگر میں عالی جناب نواب سالار جنگ، بہادر کی فیاضی سے
کہیں زیادہ اس ذاتی دیکھی اور توجہ کا شکر یہ ادا نہ کروں جو نواب صاحب مدوح نے شروع ہی سے
مجلس کے کاروبار میں مدد فرمائی ہے۔ فی الحقیقت نواب صاحب کے اس انہماک اور سرپرستی
کے بغیر یہ مشکل کام انجام نہیں پاسکتا تھا۔

سید محمد اعظم

دیباچہ طبع ثانی

جلس اشاعت دکھنی مخطوطات نے پہلی دفعہ ۱۹۳۷ء میں پھولین شائع کی۔ اس کی ترتیب و تدوین پروفیسر سروری مرحوم نے کی تھی۔ اس وقت مصنف کے حالات بالکل تاریکی میں تھے حتیٰ کہ اس کے نام سے بھی ادبی دنیا لاعلم تھی۔ اسی لئے پروفیسر موصوف نے اپنے سبب مقدمہ میں اس کے دور کے حالات اور اس کی شاعری کے تعلق سے اظہار خیال کیا اور ثمنوی اس جو مواد اس کے متعلق ملا اس کو پیش کر دیا۔ یہ مقدمہ اس اشاعت میں شریک ہے۔

بابائے اردو مولوی عبدالحق کی فرمائش پر شیخ چاند ابن حسین نے بھی انڈیا آفس کے نسخہ کو بنیاد بنا کر انجمن ترقی اردو کراچی کے کتب خانے کے پھولین کے نسخوں سے متبادل کر کے اپنا نسخہ منوں کیا۔ یہ کتاب ۱۹۵۵ء میں شائع ہوئی۔ اس نسخے کی اشاعت سے ابن نشاطی کے نام شیخ المشائخ شیخ محمد منظر ابن فخر الدین کا علم ہو سکا۔ پھولین کا ایک ناقص الاثر نسخہ شیخ چاند صاحب کو محمد اکبر خاں اسپیکر محکمہ تعلیم پونا کی وساطت سے ملا تھا جس پر اس طرح نام تحریر تھا۔

”ابن قصہ پھول بن از گفتار شیخ المشائخ شیخ محمد منظر ابن فخر الدین“

اس نسخے کی اشاعت سے بعض اشعار جو پروفیسر سروری کے نسخے میں نامکمل یا قزات میں غیر صحیح تھے ان کی تکمیل و تصحیح ہو سکی۔ انڈیا آفس کا نسخہ چونکہ خطِ ثلث میں ہے اس لئے قزات کی سہولت زیادہ ہے۔ شکستہ خط میں تحریر کردہ نسخوں میں ان سہولتوں کے ملنے کا امکان کم ہو جاتا ہے۔

ابن نشاطی شیخ المشایخ تھا تو یقیناً اس کے مرید اور خلفا بھی ہوں گے اور ان کے شجروں میں اس کا نام بھی ہوگا اور ممکن ہے کہ ان کے گھرانوں میں کچھ اور کانائے بھی محفوظ ہوں گے۔

اس کے گیارہ سال بعد جناب دیوی سنگھ صاحب چوہان نے پھول بن کا ایک نسخہ ہندی میں مرتب کیا جس کو مہاراشٹر راشٹر بھاشا بھاشا پونانے ۱۹۶۶ء میں شائع کیا۔ یہ شیخ چاند صاحب کے نسخہ کو پیش نظر رکھ کر مرتب کیا گیا ہے اور حتی الامکان صحیح قرأت متین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اشعار کی تعداد کے لحاظ سے تمام نسخے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ پروفیسر سروری کے نسخہ میں عنوان کے اشعار (۴۷)، اور فتویٰ کے (۱۹۷۷) ہیں۔ شیخ چاند صاحب کے مرتبہ نسخہ میں عنوان کے اشعار (۴۹)، اور فتویٰ کے (۱۹۱۹) ہیں۔ ادارہ ادبیات اردو میں ایک مخطوط ہے جس میں اشعار کی تعداد (۱۸۷۲) ہے۔

ابن نشاطی نے اشعار کی تعداد (۱۷۴۳) بتلائی ہے۔ جناب دیوی سنگھ چوہان صاحب نے اپنے مرتبہ نسخے میں یہی تعداد دی ہے اور توجیہ یہ کی ہے کہ

- ۱۔ مدح صحابہ کے اشعار الحاقی ہیں۔
- ۲۔ مناجات کے کچھ اشعار بعد کا اضافہ ہیں۔
- ۳۔ سر اپا میں کچھ اشعار بھرتی کے ہیں۔
- ۴۔ بعض اشعار شاعر کے انداز بیان سے میل نہیں کھاتے
- ۵۔ بعض مقامات پر فارسی الفاظ زیادہ استعمال ہوئے ہیں یہ ابن نشاطی کے نہیں ہو سکتے
- ۶۔ بعض اشعار میں مہرے دُہرائے گئے ہیں یہ بھی مشتبہ ہیں اور بعض مصرعوں میں قریب الفہم معانی رکھنے والے مصرعے استعمال کئے گئے ہیں جو اصل سے دور ہو جاتے ہیں۔
- ۷۔ ابن نشاطی نے غزل نہیں کہی اس لئے غزل کے اشعار حذف کر دئے گئے۔

اور اس طرح فیصلہ کر کے عنوان کے اشعار (۴۹)، مجال اور فتویٰ کے اشعار (۱۷۴۳) کر دیئے گئے۔ یہاں ایک خیال یہ ہے کہ ابن نشاطی نے عبداللہ قطب شاہ کے دربار میں پیش کرنے کے لئے جو نسخہ تیار کیا (غالباً اٹھیا آفس کا مخزونہ)، اس میں مدح خلفا شریک نہ کی ہو اور اس کے مسودے میں یہ موجود ہو اس لئے کہ وہ شیخ المشایخ ہے اور خلفا کی مدح کو ضروری سمجھتا ہے۔ لیکن چونکہ بادشاہ امامیہ مذہب کا پیرو ہے اس لئے یہ اشعار اس نسخے میں درج نہیں کئے

بعد میں نقل ہونے والے نسخوں میں کچھ پیش کردہ نسخے کی نقل ہوں گے اور کچھ مسترد کیے۔ ابھی تک کوئی نسخہ ایسا نہیں دستیاب ہوا جس میں ترقیہ ہو ورنہ کچھ سہولت ہوتی۔ اس کے باوجود بھی انڈیا آفس کے مخزنوں میں محفوظ خطوں میں اشعار کی تعداد (۱۹۱۹) اور عنوان کے اشعار (۴۹) ہیں۔ جیسا کہ ابن نشاطی کا بیان ہے۔

ابن نشاطی کے اشعار میں نصرتی اور جہی کے مقابلے میں مرثی زبان کے الفاظ زیادہ ملتے ہیں۔ چچان صاحب نے ان لفظوں کی حسب ذیل فہرست دی ہے۔ نکو، لئی اور ج، تاکیدی دوسرے شعرا کے کلام میں بھی ملتے ہیں۔ دوسرے الفاظ بلکانا، شیللا، سیلا، سین، ہلہ سے مستعمل ہوا کہیں، دندی، دندی، انمان، کھڑا، جکٹنا، کبل، دیناگی، آیاں، بایاں، ہنوا، ہنوا، ہنوا، ہنوا، ارڈانا، پھانکنا، علمہ، کرنام، آوا، پروپ، ڈولنا، برانٹی، کانا، اجوں، اجوا، اجوں، دھڑ، رات، وڈنا سہلت، پینا۔

ان میں کے بیشتر الفاظ دوسرے کہنی شعرا نے بھی استعمال کئے ہیں۔ کہنی زبان میں کھڑی بولی، برج، پوربی، اوہی اور راجتھانی کے اوزار ملتے ہیں۔ مثلاً پے، مانجھ، منجھار، منجھارا، ہوں سو، سوں، تیں، تے، تھے، تھیں، سینے، تی، سی تے، برج سے آئے ہیں۔ ارو (اور) صرف برج سے بے کا کیلے، کیرا، کیری، کیرے یا کیرا، کری، کرے اوہی کے ہیں۔ برج میں استعمال نہیں ہوتے۔ ہار، لائق کے ساتھ آنے والے الفاظ اوہی ہی سے ہیں مثلاً کرن ہار، دیون ہار، سیون ہار، رکھن ہار وغیرہ۔ علامت مستقبل "سی" راجتھان کی ہے جیسے، رکھ سی، سک سی، ہر سی، کہہ سی اور "رہ سوں" یہ گجراتی میں بھی مستعمل ہیں۔ فارسی اور عربی کے تو سینکڑوں بلکہ ہزاروں الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

ابن نشاطی نے فیروز، بید محمود، شیخ احمد، حسن شوقی اور طایلی کا ذکر کیا ہے اور یہ سب پھول بن کی تصنیف کے وقت (۶۱، ۶۲) انتقال کر چکے ہیں چونکہ اس نے وہی خواصی اور نصرتی کا ذکر نہیں کیا ہے اس لئے یہ گمان ہوتا ہے وہ بقیہ جیات ہیں نصرتی ۶۱۰۸۵ میں شہید کیا گیا لیکن وہی اور خواصی کے انتقال کی تاریخوں کو قطعیت نہیں دی جاسکتی لیکن اس سے ۶۰، ۶۱ تک ان کا موجود ہونا ظاہر ہوا۔ اور غالباً یہی سبب تھا کہ ان کی موجودگی میں ابن نشاطی کا چراغ نہ جل سکا اور یہی ممکن ہے کہ وہ محض اپنی نشاطی کا چراغ نہ جل سکا اور یہی ممکن ہے کہ وہ محض اپنی انشا پر واز کی وجہ سے شہرت نہ پاسکا۔ اس کی انشا کا نمونہ بھی آج تک دستیاب نہ ہو سکا۔

ابنِ نثاطی نے ثنوی کے آخر میں کہا ہے کہ

ہنر کوئی دکھائے سو دکھایا صنایع ایک کم چالیس لایا
دکھایا میں ہنر کر سب کوں ہلکا صنعت کینا ہوں شصت و شش میں کا

اس نے اتالیس صنایع چھیاسٹھ موقعوں پر استعمال کی ہیں۔ لیکن (۶۶) مواقع بھی اس نے سرسری نظر سے شمار کئے ہیں اگر صنایع لفظی، معنوی، تشبیہ، استعارہ اور کنایہ کو پیش نظر رکھیں اور کئی ایسے اشعار میں گئے جہاں ان کا استعمال ہوا ہے۔ ان سب کو شمار کیا جائے تو یہ تعداد بہت زیادہ ہو جائے گی۔ یہاں کچھ ایسے اشعار پیش ہیں جن میں صنایع برائے استعمال ہوئے ہیں۔

صنایع لفظی

۱۔ تمہیں تام مائل	بج آئینہ کوں سے دل کے جلاتوں	سدا صحت کی راحت سوں جلاتوں
۲۔ تمہیں مرکب	پنھی اڑنا سو جم تیج شاہ پر کا	ا ہے جسیریل کے دو شاہ پر کا
۳۔ تمہیں زاید	دیاں جگ کے ستارے ہیں علی شہان	ولایت کی ولایت کا ہے سلطان
۴۔ تمہیں مزیل	کیتاں کے دانت تھے بلکہ در آتیاں	چرندے کے تھے جنگل میں در آتیاں
۵۔ تمہیں مکہ	سچ کو دیک توں دنیا کے شیوے	کہ جھن میں دیوے جھن میں جھین لیوے
۶۔ تمہیں مطون	ازل کے علم کا عالم جو ہے دو	بے سب ناقص اپنے سالم جو ہے دو
۷۔ تمہیں بھلی	مدالت کی ترے دیک رسم ہو رایت	جب نہیں گز ہوے تو زہر امریت
۸۔ تمہیں مضاعف	نہ سنا پات پات اپنے اگر توڑ	کہاں تشریف لینا پھول کی اوڑ
۹۔ اشتقاق	رے رکھ ڈال سوں مل، ڈال اس تھا	لے ہیں اچھریاں جوں ہات میں ہات
	لیا ہے کوہ کن کا توں جو پیشہ	گیا ہے کس نگہ کا تہ کوں تیشہ
	کرم کا گرم تھا بازار اس سوں	دھرم کا تازہ تھا گلزار اس سوں
	نوازیات میں تو افلاکیاں کوں	کیا پل میں مشرف خساکیاں کوں
	جگت ہے متفق اس بات اُپرال	ہیں قایل سب ترے اثبات اُپرال
	مشعں لے چاند کا دیں مہار آیا	مصلح جگہ یو چندنی کا بھسا یا
	نکر فاش آ پنا کس دھیر دو راز	غربی سات غربت کا کر یا ساز
	چڑا بیا چڑا رے تھے چنارے	چنارے چین کے حیراں تھے سارے

- ۱۲۔ تصادف نوازیاتل میں توں افلاکیاں کوں
کیسا پل میں مشرف خاکیاں کوں
- ۱۳۔ تشبیہ مرسل صبری سٹ پکڑ کر بے قساری
دل نعمت پہ اپنے ہو براندیش
ہرن متباب کا کھایا دیکھ اس رم
دلاں کے آہواں سب کے سدا کال
- ۱۴۔ تشبیہ سنی جو ماجرا بلیقیس دوراں
نمک خواری کے اپنے سب مہرم چھوڑ
کتے تھے اس کے لب پر کوئی نچا کر
نکل کر مہر ماہی کے شکم تے
- ۱۵۔ تلحیح کریں گے تو فنا ہوئیں گے باقی
کے سب عالم اپر روشن ہے یوبات
حقیقت کوں جو کوی کہتے ہیں حاصل
عجب نہیں گر چڑیاں سب مل کو آس
- ۱۶۔ ارسال اش عجب نیں دیک تری نوشیر وانی
کنگوی آرے تلے گر سر نہ دیتی
دو چاتک نیں ہوں میں جو سامنتے پیر
کیا انظار شہنژادہ مواسو
- ۱۷۔ تعجب ۲۱۔ براعت اتہلال کوے تے شرق کے جیوں سور کا باگ
۱۸۔ مجاز مرسل ۲۲۔ مقابلہ ازل کوں نیں سچ تیسرا بدایت
۱۹۔ کنایہ ترے جم دو متاں سوں یار ہوں میں
۲۰۔ استعارہ
- ۲۱۔ براعت اتہلال کوے تے شرق کے جیوں سور کا باگ
۲۲۔ مقابلہ ازل کوں نیں سچ تیسرا بدایت
- ۲۳۔ تراجم دو متاں سوں یار ہوں میں
- اس نسخہ کی ترتیب و تدوین کے بارے میں عرض ہے کہ میں نے اس میں پروفیسر سردی نے جن اختلافات نسخ کی نشاندہی کی ہے وہ مجنوبہ دئے ہیں اور شیخ چاند بن حسین صاحب کے اختلافات نسخ کو (۹) کے تحت رکھا ہے۔ شیخ چاند صاحب نے انجمن کے دو نسخوں سے اختلافات دئے ہیں یہ دونوں اور انڈیا آفس کے نسخہ کا اختلاف بھی وہ کے تحت ظاہر کیا ہے۔

۱۰۔ تینتق الصفات	پتھر، چغیل، سرگ گنٹل، سہانہ	نہ اس کوں کوی تھا صورت میں ثانی
۱۱۔ تینتق الاعداد	اتنی اس بادشاہ کوں ایک بیٹی	سو لکھن، بھاگ و ختی پونیک، بیٹی
۱۲۔ تجنہیں مکر مہروق	یک ایک جھانک کر دیکھی بے نار	مرے ہوہر اس کے دو دیدے ہوئے چار
	تجے جیوں پو جتا ہے یوں نہ پو بے	تجے جیوں پو جتا ہے یوں نہ پو بے

صنایع معنوی

۱۔ مراعاة النظیر	پڑے دیک بلبلاں آنے کے ہولوں	بندے شبنم کے موتی گل کے پھولوں
۲۔ ایہام تناسب	جو کئی ہو غار آوے شاہ کے گھر	تو گل کے نادا من ہوئے پر زر
۳۔ مشاکلت	کھیاتوں جیب کے طالع منے بات	دیا لکے نصیباں میں توں نابات
	پھرائے چرخ کرتوں روز آسمان	کھرگ کوں سو رکی اس پر دیوے سان
	نہ ہونا کر زحل کا دیو حایل	ستیا جوزا کے گل میں توں حمایل
	عناصر کے ملا کر جزو یک ٹھار	طبیعت کا بند جیسا شیرازہ یک بار
۴۔ مذہب الکلامی	سرج کوں چھانوں کئی دیکھے نہیں کین	توں سورج تھا اسی نے چھانوں بج نین
۵۔ حسن عیلمیں	زمین زہی اس سبب یوں پست ہو کر	کہ سایہ نیں پڑا تیرا نس او پر
	زمانے میں ترے سگے میں چنگے	بغیر از سوی نیں بھی کوئی ننگے
	تو دیکھیا ہے جدھیاں تے کرا پر موموں	لرزتا ہے گلگن پر سور اجنوں
	اب سوں کوی تن نین آج خالی	طنبورے میں کسے نیں گوشلی
۶۔ مبالغہ و تبلیغ	وہاں چٹھے جو نکلے تھے زمین تے	مٹھائی میں مٹھے تھے آگہیں تے
۷۔ اغراق	حصار اس کا تھا دریا کے کنارے	دے خندق ہو دریا تیس بھداے
۸۔ غلو	اگر کیریاں کو دیوے شاہ فرماں	لے کے آویں گے باگاں کوں پکلاں
	سچی لکڑی اگر کئی لاکو گاڑے	وہ لکڑی سبز ہو شاخاں کوں کاڑے
۹۔ رجوع	بخیلوں کی اتھا دو گورتے تنگ	کہ تھا دو بلکہ چشم ہو تے تنگ
	نہیں تھی مشتری تھی نازنیں حور	نہیں تھی حور سرے پاؤں تنگ نور
۱۰۔ لفظ و شمرتب	گلگن ہو دھرت کوں دتیا توں ہستی	بلندی اس کوں دتیا اس کوں ہستی
۱۱۔ لفظ و شمرتب	عطارد ہو مریخ تیرے خدوم بے	سچا توں صاحب سیف و قلم ہے

میں نے ان تمام اختلافات سے صرف نظر کیا ہے جہاں الفاظ بہ اعتبار معنی ایک ہیں لیکن بہ اعتبار اطلاق مختلف مثلا سے کے لئے سین، سوں، تے، تھے وغیرہ لکھا گیا ہے۔ اشعار کی ترتیب میں بھی فرق ہے اکثر اشعار مقدم موخر، وغیرہ لکھا گیا ہے۔ اشعار کی ترتیب میں بھی فرق ہے اکثر اشعار مقدم موخر، مقدم مقدم ہیں۔ میں نے پروفیسر سروری کے نسخے کو پیش نظر رکھا ہے اور ترتیب کے اختلاف کا اظہار اس لئے نہیں کیا کہ اسکا حاشیہ بہت بڑھ جاتا اور غیہ مطلب بھی نہ ہوتا۔ ایک دشواری یہ بھی تھی کہ شیخ چاند صاحب کے مرتبہ نسخے میں اشعار پر نمبر نہیں ہیں۔ اگر نمبر ہوتے تو ترتیب کے اظہار میں وقت نہ ہوتی۔

آخر میں حتی الامکان مشکل الفاظ کی فرہنگ دیدی گئی ہے۔ میں نے اس کی ترتیب کے سلسلے میں جناب دیوبی سنگھ چوہاں اور جناب ڈاکٹر عصمت جاوید صاحب کے تنقیدی مضامین مطبوعہ نوائے ادب سے استفادہ کیا ہے اس لئے ان حضرات کا شکر گزار رہوں گا۔

محمد اکبر الدین صدیقی

چارقندیل آغا پورہ

حیدرآباد

مقدمہ طبع ثمانی

ابن نشاہلی کی پھول بن مجلس اشاعت کوئی مخطوطات کی جانب سے ۱۹۳۷ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔ سنہ ۱۹۵۵ء میں بابائے اردو کی فرمائش پر شیخ چاند صاحب نے بھی اس کا ایک ایڈیشن شائع کیا۔ اس کے گیارہ سال بعد دیوبند سنگھ چوہان صاحب کا ہندی حکم الخطا میں مرتب کیا ہوا نسخہ ہمارا شتر بھاشا بھاشا کی جانب سے شائع کیا گیا۔ ان تینوں نسخوں میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔

سنہ ۱۹۹۳ء میں مجلس اشاعت کوئی مخطوطات کا انضمام ابوالکلام آزاد اور نیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں ہو گیا۔ ثمنوی کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے پیش نظر کارپوراز ان انسٹیٹیوٹ نے یہ طے کیا کہ اپنا مطبوعہ نسخہ جدید معلومات اور دوسرے نسخوں کو سامنے رکھ کر دوبارہ شائع کیا جائے۔ کوئی مخطوطات کے ماہر جناب محمد اکبر الدین صدیقی صاحب سابق پروفیسر اردو جامعہ قمانیہ سے درخواست کی گئی کہ اس اہم کام کو انجام دیں۔ موصوف نے بڑی ہانفشانی سے اس کی تکمیل کی اور تینوں نسخوں کے اختلاف پر بھی عالمانہ انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ ترقی اردو بورڈ نے انسٹیٹیوٹ سے یہ خواہش کی کہ اس جدید مرتبہ نسخے کا پہلا ایڈیشن بورڈ کو شائع کرنے دیا جائے۔ انسٹیٹیوٹ نے اس تجویز کا تیر مقدم کیا اور اب اس ایڈیشن کی طباعت کا انتظام بورڈ کی جانب سے کیا جا رہا ہے۔

خواجہ محمد احمد

مسند ابوالکلام آزاد اور نیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ

باغ عامہ - حیدرآباد - دکن

۶۱۹۷۷ - ۲ - ۲۸

دکن میں اُردو شنوی کا ارتقا

پروفیسر عبدالقادر سہروردی

اُردو شنوی اور اصناف کی طرح اپنی ایک تاریخ رکھتی ہے۔ اس کی مقبولیت ماس کی خصوصیت اور اس کے لوازم مختلف زمانوں میں کچھ نہ کچھ بدلتے رہے ہیں۔ اس کا پورا سرا یہ کم و بیش چار سو سال کی پیدوار پر حاوی ہے۔

شنوی کو دوسری اصناف کے مقابلہ میں علیحدہ جاننے کی بعض وقت ضرورت اور خواہش ماس وجہ سے رہتی ہے کہ یہ صنف چند معین خیالات کے اظہار کا آرہی ہے۔ چنانچہ اس کی اصطلاحی آسانوں کی وجہ سے ابتداء میں صوفیائے کرام نے اس کو فریاد بنا یا تھا۔ بعد میں جب یہ زیادہ ادبی بن گئی تو قصے کے ساتھ اس کا پیوند لگایا۔ اس کے بعد ایک زمانہ اس پر ایسا بھی آیا کہ یہ کسی قدر کم طویل قصوں یا مرتبہ کی نظموں کی صورت میں فروغ پاتی رہی۔ موجودہ زمانے میں یہ صنف، ظاہری شکل اور معنوی خصوصیات ہر اعتبار سے بہت کچھ بدل گئی ہے۔

اس طرح اُردو شنوی کی پوری ارتقائی رفت کو ہم چند ادوار میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ مثلاً (۱) ابتدائی عہد کے شنوی پارے، جو زیادہ تر صوفیائے کرام کے رشحات پر مشتمل ہیں۔ یہ موجودہ رسم الخط میں لکھی ہوئی ایسی بھاشا کے نمونے ہیں جن میں عربی اور فارسی کے الفاظ بھی موجود ہیں۔ ان کی بجز نمونہ برج کی ہیں اور پندرہ سولہ سے ساتویں صدی ہجری کے نصف آخر سے لے کر دسویں صدی ہجری کے زمانہ پر حاوی ہیں۔ دوسرا عہد ابتدائی شکل اور طویل شنویوں کا ہے۔ اس میں پنجاب، گجرات اور بیجاپور کے ابتدائی دور کے

چند کارنامے شامل ہیں، اور یہ تقریباً سب کے سب ارشاد و ہدایت اور تصوف و عقان کے حامل ہیں۔ ان میں قابل ذکر نغمات کے حضرت خوب محمد حشری کی ثمنوی خوب ترنگ، اور بجاپور کے ایک نہایت مقدس بزرگ حضرت شاہ میراں جی شمس العشاق اور ان کے خاندان کے لطفوظات ہیں، جو نظم اور نثر دونوں پر مشتمل ہیں۔ اسی دور میں اردو ثمنوی کا حقیقی ڈول ڈالا گیا، اور اس کے آخری زمانے کا تعلق دکن اور خاص طور پر بجاپور سے ہے۔

دکن میں ثمنوی کا ارتقار ڈھائی سو سال سے زیادہ مدت پر حاوی ہے۔ حضرت شاہ میراں جی کی وفات ۹۰۲ھ میں ہوئی۔ آپ کے زمانے سے لے کر ۱۱۶۰ھ، یعنی حضرت شاہ سراج اورنگ آبادی کی ثمنوی بوستان خیال، کی تحریر تک ثمنوی کو مسلسل اور خاطر خواہ ترقی ہوتی رہی۔ اس ڈھائی سو سال کے طویل عرصہ کی پیداوار کو ہم کم سے کم تین عنوانات میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ پہلا عنوان ”عبد زریں کی ثمنویاں“، دوسرا عنوان ”عبد مغلیہ کی ثمنویاں“ اور تیسرا عنوان ”آصفیہ عبد کی دکنی ثمنویاں“ ہو سکتا ہے۔ اس طرح پہلا عنوان، اردو ثمنوی کے ارتقا کا گویا تیسرا باب ہو گا۔ دوسرا اور تیسرا عنوان بہ ترتیب، چوتھا اور پانچواں باب۔

حضرت شاہ میراں جی شمس العشاق، کی ولادت مکہ معظمہ میں ہوئی تھی۔ آپ اوائل عمر میں ہندوستان تشریف لائے اور بجاپور کو اپنا مستقر بنایا۔ آپ کے علم و فضل، تقدس اور سیرت کے اثرات نے، ارادت مندوں کا ایک بڑا گروہ آپ کے اطراف جمع کر دیا تھا۔ چونکہ ان میں سے اکثر عربی زبان سے ناواقف اور فارسی سے بھی کچھ زیادہ مانوس نہیں تھے اس لئے، آپ نے خود ان کی زبان سیکھی۔ اس میں ارشاد و ہدایت فرمائی۔ یہ لطفوظات آپ کے مریدین اور متعقدین نے عوام کے فائدہ کی خاطر لکھ لئے۔ اُس وقت اسی طرح کے کئی خطوط دستیاب ہوتے ہیں، جو اسی یا قریبی زمانہ کے لکھے ہوئے ہیں، اور نظم و نثر دونوں پر مشتمل ہیں۔

نظروں میں آپ کی ثمنویوں خوش نامہ، اور خوش نغمہ، کے علاوہ کئی اور چھوٹی، چھوٹی ثمنویاں شامل ہیں۔ ان کے اقتباسات، موجودہ زمانہ کی اکثر ایسی کتابوں میں شائع ہو چکے ہیں، جو اس دور سے متعلق ہیں۔

حضرت شاہ میراں جی کے فرزند، حضرت شاہ برہان جام بھی بڑے پایہ کے بزرگ تھے آپ کے لطفوظات میں سکھ سہیلایہ، منفعت ایمان، اور ارشاد نامہ، وغیرہ اب منظر عام پر آچکے ہیں۔ اسی طرح حضرت شاہ برہان الدین جام کے فرزند حضرت شاہ امین الدین اعلیٰ کے لطفوظات میں

جی کئی نظمیں اور کئی قد طولیہ مثنویاں شامل ہیں۔ ان میں رموز السالکین، نظم قریمہ، محب نامہ قابل ذکر ہیں۔ اس خاندان کے ارشادات تمام مذہبی اور تصوفانہ خیالات پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح کے اور بھی نظم و نثر کے رسالے موجود ہیں۔ جو سو فیاض کرام کے ملفوظات پر مشتمل ہیں۔ یہ رسالے زیادہ تر بیجا پور کے ابتدائی چار نگرانوں کے عہد سے متعلق ہیں۔

دکن کی ادبی تاریخ میں بیجا پور کے ابراہیم عادل شاہ ثانی (۹۸۸ تا ۱۰۳۷ھ) اور گوگلکنڈہ کے محمد علی قطب شاہ (۹۸۸ تا ۱۰۲۰ھ) کے عہد کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ان دونوں سلاطین کی سرپرستی میں۔ ادبی ذوق کی ترقی شروع ہوئی بلند پایہ شعرا نشوونما پانے لگے اور ان میں محمد علی کے دبیری شاعر و جہی کو غیر معمولی شہرت حاصل ہے۔ جس کی مثنوی "قطب فستری" (۱۰۱۷ھ) عمدہ شعری کارنامہ ہے۔ و جہی کے بعد اس فن کو سب سے زیادہ ترقی بخند اللہ قطب شاہ (۱۰۳۵ تا ۱۰۸۳ھ) کے عہد کے مشہور غواسی نے دی۔ غواسی کی دو مثنویاں "سیف الملوک" و "دیج الجمال" (۱۰۳۵) اور طوطی نامہ (۱۰۵۵ھ) پریم اردو کے ترقی یافتہ اور بسیط شعری کارنامے ہیں۔ اس نے اردو مثنوی کو جس میاز تک پہنچایا تھا۔ وہ بعد کے شعراء کے لئے نمونہ بن گیا۔

مقیمی جو اس عہد کا شاعر ہے اور بیجا پور کے ابتدائی ادبی مثنوی نگاروں میں سے ہے، اپنے آپ کو غواسی کا حوشتہ چہیں بتلاتا ہے۔ اس کی مثنوی "چندر بدن اور مسبار" جو ۱۰۴۸ھ سے قبل لکھی گئی ہے، ادبی اعتبار سے زیادہ اہمیت تو نہیں رکھتی، لیکن اس کا فائدہ بے لیلی مجنوں کے قصہ کی طرح بے حد مشہور ہے۔

مقیمی کے زمانے سے مثنوی لکھنے کا طریقہ بیجا پور میں عام ہو گیا۔ اب مذہبی مثنویوں کے بجائے ادبی مثنویاں لکھی جانے لگیں چنانچہ امین جو مقیمی ہی کا معاصر اور بڑھاپے والا تھا، اس کے اثر سے فارسی کے ایک قصے کا ترجمہ "ہرام و سن بانو" کے نام سے کیا۔ لیکن اس کی تکمیل وہ نہ کر سکا، اور بعد کے ایک بیجا پوری شاعر دولت نے ۱۰۵۰ھ میں اس کی تکمیل کی۔

مقیمی تک زیادہ تر اردو مثنویوں کا مواد یا تو طبعاً ہوتا تھا یا برج بھاشا سے ماخوذ صرف محمد علی کے زمانے کے ایک شاعر احمد نے فارسی استفادہ کر کے "بلی مجنوں" لکھی تھی، لیکن "ہرام و سن بانو" کے بعد سے جو مثنویاں اردو میں لکھی جانے لگیں ان میں زیادہ تر فارسی مثنویوں سے استفادہ کیا گیا۔ چنانچہ اس زمانے میں محمد عادل شاہ کے دربار کے ایک شاعر صنعتی نے ۱۰۵۵ھ میں حضرت تیم انصاریؒ کے مثنویوں کی مہمات کے ایک قصے "قصہ بے نظیر" کا ترجمہ کیا، اور اس کے دوسرے

سال اسی کے پہلے شاعر، ملک نوشنور نے "ہشت بہشت" کو اردو نظم کا جامہ پہنایا۔ ۱۰۵۹ء میں بیجاپور ہی کے ایک اور شاعر، کمال خاں رتبی نے ابن حاتم کے مشہور فارسی رزمیہ خاوندزادہ کو نظم کیا۔ یہ اردو کی پہلی قابل ذکر رزمیہ ٹنوی ہے۔ نہ صرف اس لحاظ سے بلکہ، بیان اور زندقہ کے اعتبار سے بھی یہ کارنامہ قابل قدر ہے۔

"خاوندزادہ کے بعد رتبی لکھی گئی وہ گوکٹنڈہ کے شاعر، جنیدی کی "ماہ پیکر" (۱۰۶۴ء) ہے۔ لیکن اس کا خطوط اب نایاب ہے اس کا ذکر مختلف حوالوں کی کتابوں میں ملتا ہے۔ اس کے بلکہ سال بعد گوکٹنڈہ کا ایک اور شاہکار لکھا گیا یہ ابن نشاطی کی ٹنوی چولہن ہے جو اس میں شک نہیں کہ ایک فارسی ٹنوی کا ترجمہ ہے لیکن آزاد۔ چنانچہ اس میں جگہ، جگہ ماحول اور عہد کے اثرات نمایاں ہیں، غواصی کے بعد یہ دوسرا ڈراما اور اس کی فکر کا شاعر تھا، جس نے ٹنوی کے میاں کو اسلوب اور تکنیک کی منگ بلند کیا۔ بعد کے شاعروں نے، غواصی کی طرح اس کے کارنامے کو نمونہ بنایا چنانچہ ہنزہ رزمی، شرفی، کی ٹنوی "نہ درین" (۱۱۴۳ء) میں اس کے ثبوت ملتے ہیں۔

بیجاپور میں علی عادل شاہ "مانی کے عہد تک اردو شاعری کا ذوق خاطر خواہ ترقی کر چکا تھا۔ چنانچہ خود اس کے دربار نے ملک الشعراء نعتی جیسے زبردست سخن پردازوں کی پرورش کی نعتی بیجاپور کے لافعال شعراء میں شمار ہوتا ہے۔ اس کی ٹنویوں میں سے ایک گلشن عشق، ۱۰۶۸ء میں لکھی گئی، ہندستان کے مشہور نعتی "منورہ" نامی کی عشقہ داستان ہے۔ اس کی دوسری ٹنوی علی نامہ "رزمیہ اور تاریخی ٹنوی ہے۔ اس میں علی عادل شاہ اور مرثیوں وغیرہ کی جگہوں کے حالات نہایت تفصیل سے پیش کئے گئے ہیں۔ لفظیات کے اعتبار سے علی نامہ کی وسعت کو اردو کے بہت کلنا ہے پہنچ سکتے ہیں نعتی کے اسلوب میں ادبیت اور لطف بھی موجود ہے۔ وہ جگہوں کے نعتی نہایت عمدگی سے اور حقیقی پیش کر سکتا تھا۔ علی نامہ "آئی تکمیل" ۱۰۷۶ء میں ہوئی۔ اس عہد کی آخری ٹنویوں کے ذکر سے پہلے، گوکٹنڈہ کی ایک اور ٹنوی "بہرام و گل انعام" کا تذکرہ ضروری ہے جو ۱۰۸۱ء میں لکھی گئی۔ یہ بہت زیادہ اہم کارنامہ نہیں ہے۔ تاہم غواصی اور ابن نشاطی کے درمیان کی تمام نعمیوں اور خصوصیات کا حامل ہے۔

دوسری ٹنوی "ظفر نامہ نظام شاہ" ایک رزمیہ ہے جو تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔ اس میں رام راجہ سے دکن کی دوسری سلطنتوں کی جو جنگ ہوئی تھی، اس کا شاعرانہ حال درج ہے۔ اس کا مصنف حسن شرفی، لہذا یہ شاعر تھا۔ جس کو پہلے، نظام شاہی دربار (احمد نگر) سے توسل رہا۔ پھر وہ بیجاپور

ایا آخر میں محمد قطب شاہ کے زمانہ میں گوکنڈہ آگیا تھا۔ اس کی ایک اور شنوی 'میزبانی نامہ' بھی تہ۔
 نعتی کے بعد سوائے ہاشمی کے بیجاپور میں ایسے بلند پایہ شاعر کم پیدا ہوئے، جن کے کارنامے
 دیرپاہ لہجی کے حامل ہوں۔ صوف شاہ ملک کا ذکر اس کی ضخیم شنوی 'شریعت نامہ' کی وجہ سے کیا
 جاتا ہے۔ یہ شنوی ۱۰۶۰ میں لکھی گئی تھی۔ ہاشمی، وسیع دلچسپیوں کا انسان تھا۔ عادل شاہی سلطنت
 کے زوال کی وجہ سے زمانہ بھی بدل چکا تھا، اس لئے اس نے اپنی شاعری میں عام راستہ سے
 تجاوز کیا اور بختی اور غزل پر توجہ صرف کی۔ اس دور میں دکن کی آخری شنویاں زیادہ تر گوکنڈہ میں
 لکھی گئیں۔ چنانچہ امین، غلام علی، فائز اور لطیف، جن کی تصنیفات ۱۰۹۰ء سے لے کر ۱۱۰۰ء
 کے زمانہ پر حاوی ہیں، سب گوکنڈہ ہی سے تعلق رکھتی ہیں۔

امین، حضرت عمر کے فرزند ابو شمر کے متعلق ایک فرضی قصے کا مصنف ہے جو ۱۰۹۰ء میں لکھا
 گیا ہے۔ اس کے ایک سال بعد غلام علی نے "پداوت" کے قصے کو منظوم کیا۔ اس کا ماخذ فارسی سے
 زیادہ ہندی قصہ تھا۔ فائز، رضوان شاہ روح افزا (۱۰۹۴ء) کا مصنف ہے۔ لطیف نے ایک
 رزمیہ شنوی لکھی ہے جو "ظفر نامہ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں خاور نامہ، کارور سیاں اور علی نامہ کا
 لطف موجود نہیں ہے۔

۱۱۰۰ء کے قریب دو، ڈھائی سال کے اندر، اندر بیجاپور اور گوکنڈہ کے ادبی اور علمی مرکزوں
 کا خاتمہ ہو گیا۔ وہ علماء اور خاص طور پر اُردو زبان کے شاعر، جو عادل شاہی اور قطب شاہی سلاطین کی
 سرپرستی میں اپنے ذوق کی تکمیل میں منہمک تھے، منتشر ہونے لگے۔ کیونکہ ان سلاطین کے جانشین یعنی
 نیپلہ امراء کو اُردو شاعری کا چکا اچھی نہیں لگا تھا۔ شہنشاہی احساس کے ساتھ فطرانہ و شہنشاہی
 دربار کی ادبی روایات اپنے ساتھ لائے تھے۔ تاہم اُردو شاعروں کے قدم اگھڑے تو اس مزین
 میں فارسی شعراء کے قدم بھی نہ جم سکے۔ اُردو شعراء ہی نے دکن کے اگلے ادبی روایات کا تسلسل
 قائم رکھا، لیکن یہ خود منتشر ہو گئے تھے۔ ان کی شعری پیداوار کی یکسانیت منتشر ہو گئی اور خصوصیت
 ان کے کارناموں سے ظاہر ہے۔

چنانچہ دکن میں مغلوں کے تسلط کے بعد جو کارنامے سامنے آتے ہیں، وہ بڑی حد تک ان
 کے پیدا کرنے والوں کی ذہنی حالت کا عکس پیش کرتے ہیں۔ اس زمانے کی شعری پیداوار کو ہم چار
 شعبوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ (۱) مرثیے، (۲) مذہبی نظمیں، (۳) متصوفانہ نظمیں، (۴) نیم مذہبی نظمیں۔
 دکن کے شعراء نے مرثیہ کے تنوع شعری صنفوں کا استعمال کیا ہے، لیکن اس طرز کا زیادہ

کلام قافیہ کی ترتیب میں قصیدے کی شکل رکھتا ہے۔ اس لئے یہ ہمارے دائرہ سے باہر ہے۔
دوسری قسم کی نظموں میں، ولی ویلوری کی "روضۃ الشهداء" (۶۱۱۳۰) "ضعیفی کی" ہدایت ہندی "ذوق کی
وصال العاشقین" جیسی طویل مذہبی نظیں شامل ہیں اس دور میں تیسری قسم کی نظیں بہت زیادہ
مقبول ہوئیں۔ ان میں سب سے پہلے قاضی محمد محمود تجری کی "من لگن" کا ذکر ضروری ہے۔ تجری اصل
میں بیجاپور کے رہنے والے تھے، بیجاپور کی شکست کے بعد بہ حال تباہ گوکلندہ پہنچے۔ دو سال بعد
گوکلندہ کی سلطنت کا سایہ بھی سر سے جانا رہا۔ "من لگن" تصوف کی قدیم نظموں میں حاصل بیت
رکھتی ہے۔ یہ اور حدی کی "پنچھی باچھا" جو منطق الطیر کا ترجمہ ہے بہت پڑھی جاتی تھیں۔ ان کے
علاوہ عشرتی کی متصوفانہ نظیں چت لگن" اور ویک تینگ" بھی کافی مقبول تھیں۔

نیم مذہبی نظموں میں محمد علی عاجز کے قصے قابل ذکر ہیں۔ ان میں فقہ، عقائد وغیرہ کے مسائل کو
قصے کے پیرایہ میں بیان کیا جاتا تھا۔ ان قصوں کو بھی اپنے زمانہ میں کافی مقبولیت حاصل رہی۔

دکن میں شتوی کی ترقی کا آخری زمانہ، آصفیہ سلطنت کے قیام کا ابتدائی دور ہے۔ یہ ایک
عجوبہ زمانہ ہے، جس میں قدیم روایات کی کچھ توشکت و ریخت ہوئی اور کچھ نئی تعمیر شروع ہوئی۔ زبان
اور خیال کے سانچوں کے لحاظ سے، اس دور سے بڑا انقلاب رونما ہونے لگا۔

اس دور کا سب سے بڑا شاعر ولی ہے، جس نے اپنی شاعری میں نئے ماحول اور بدلے ہوئے
مذاق کو سب سے زیادہ نگہری۔ اس کے بعد شعراء کو اس کے نقش قدم پر چلنا آسان ہو گیا۔ شتوی کی حیات
ولی کا کوئی بڑا کارنامہ نہیں۔ اس نے صرف دو میں چھوٹی، چھوٹی مثنویاں لکھیں۔ ان میں سے دو بزرگوں
کی تعریف میں ہیں۔ مگر ایک شتوی جو سب سے شاعر کی ہے، نہایت اہم ہے۔ اس شتوی کا عنوان
شتوی دہلوی صورت ہے۔ یہ اگلی تمام مثنویوں کے مقابلہ میں جداگانہ نوعیت رکھتی ہے۔ اس وقت
تک اردو میں شتوی مرتب نگاری کے لیے استعمال نہیں ہوئی تھی۔ ابتدائی چھوٹی، چھوٹی مثنویاں متصوفانہ
تھیں۔ بعد میں جب کے زمانہ سے اس میں قصے لکھے گئے۔ کچھ زمیہ مثنویاں بھی لکھی گئیں۔ عربی شعراء
اس نوع کے خیالات کے لئے قصیدہ کا استعمال کرتے تھے۔ فارسی شعراء نے بھی ان ہی کی پیروی کی۔
ولی کے اثر سے، جب دہلی میں اردو شاعری کو فروغ ہوا تو ابتدائی زمانہ کے شعراء جیسے
شاہ حاتم اور آبرو نے ولی کی اسی شتوی کی پیروی کی۔ یہ تقریباً میر کے سامنے یہ نمونے تھے۔ اس لئے
ان کی وہ مثنویاں جو فارسی کی تقلید میں نہیں لکھی گئی ہیں، اسی طرز کی ہیں۔ فارسی کی قصہ دار مثنویوں کے
نوع پر پڑنے جو مثنویاں لکھیں وہ، ابتدائی نوعیت کی ہیں۔

دلی کے بعد، دکن میں دونوں طرح کی مثنویاں رائج ہو گئیں۔ خود ان کے جانشین، حضرت شاہ سراج الدین سراج اورنگ آبادی نے، ایک طویل مثنوی "بوستان خیال کے علاوہ کئی چھوٹی چھوٹی مثنویاں بھی لکھیں، جو منصفانہ خیالات سے مملو ہیں۔ سراج کی طویل اور قصہ وار مثنوی "بوستان خیال" اس دلستان کی ذہنی مثنویوں کا سب سے بہتر کا نام ہے، اور اردو کی تمام مثنویوں میں اس کا درجہ "سحرالبیان" کے بعد ہے۔ انداز بیان صداقت جذبات، تکمیل اور شعر خوبوں کی بدولت "بوستان خیال" ہر زمانہ میں قدر کی نظر سے دیکھی جائے گی۔

"بوستان خیال" کے بعد دکن میں مثنوی نگاری کے ذوق پر تیز طاری ہونے لگا۔ تاہم اس آخری دور میں بھی دو تین مثنویاں ایسی لکھی گئیں، جن کی ادبی اہمیت کبھی کم نہیں ہو سکتی۔ ان میں سب سے پہلے قابل ذکر لالہ چچي نارائن شفیق اورنگ آبادی کی "تصویر جاناں" ہے، جو فقہ کی ندرت، اصیلت اور ادبی معیار کی بلندی کے باعث اردو کی بہترین مثنویوں میں شمار کی جاسکتی ہے۔ دوسری مثنوی "نعل و گوہر" ہے جس کے مصنف عارف الدین جاں عاجز اورنگ آباد کے شعراء میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ مثنوی قدیم طرز کے فوق فطری قصوں سے کچھ زیادہ امتیاز نہیں رکھتی، لیکن عاجز کا انداز بیان صاف ستھرا اور موجودہ روزمرہ سے بہت قریب ہے۔ چونکہ اس زمانے میں، اورنگ آباد کو سیاسی مرکزیت حاصل تھی، اس لئے یہاں اچھے، اچھے شاعر جمع ہو گئے تھے اور دکن کا پایہ تخت جبراً آباد میں منتقل ہونے تک اورنگ آباد کو ادبی مرکزیت حاصل رہی۔ چنانچہ کئی سخن پرداز اکناف ہند سے آکر یہیں فروکش ہو گئے تھے۔ ان میں شاہ غلام قادر سامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں، جو برہان پور سے آکر اورنگ آباد میں رہ گئے تھے۔ وہ چھ شاعر تھے اور ان کے اطراف شاگردوں کا ایک خاصہ مجمع تھا۔ وہ شفیق کے ہم عصر اور سبق تھے۔ شفیق نے اپنے تذکرے "چمنستان شعراء" میں ان کی ایک مثنوی شمشاد و صنوبر کے اقتباسات دئے ہیں۔ یہ مثنوی خاصی ضخیم بتلائی جاتی ہے۔ لیکن اب تک اس کا پتہ نہیں چل سکا۔ اقتباسات سے ظاہر ہے کہ یہ مثنوی اچھی ہوگی اس کے خاکے ختم کرنے سے پہلے ایک اور سخن سنج کا ذکر ضروری ہے، جو اپنے زمانے کے استاد شہرہ کئے جاتے تھے۔ یہ شہید محمد خاں ایمان شاگرد حضرت شاہ مجلی ہیں۔ ایمان کا نشوونما نواب نظام علی خاں آصف جاہ ثانی کے آخر عہد میں ہوا۔ یہ پرگو شاعر تھے۔ انھوں نے کئی چھوٹی چھوٹی مثنویاں بھی لکھی ہیں جو پڑھنے اور لطف اندوز ہونے کے قابل ہیں۔ مؤرخ الذکر سخن سنج دراصل قدیم دلستان کے آخری شاعر تھے۔ ان کے بعد نئے عہد کے

نئے خیالات پر نئی شکست و ریخت طاری ہوئی۔ اس دوران میں وکن کی اردو شاعری پر پڑوگی
 سی چھا گئی تھی۔ یہاں تک مزاحیہ ہنس سے پہلے جب یہ شکست و ریخت مٹن ہوگی، جدید احساس
 نے اردو شاعروں میں ایک نئی روح پھونک دی۔

مقدمہ اکبر الدین صدیقی

یہ عجیب بات ہے کہ جس قدر پھولین "مشہور اور مقبول ہے، اس کے مصنف، ابن نشا طی کی جیات، اسی قدر تاریکی میں ہے۔ یوں تو اس عہد کے اکثر و بیشتر شعراء کے حالات پر وہ نغف میں ہیں لیکن ان میں بھی ابن نشا طی کی زندگی کے واقعات خاص طور پر ہماری نظر سے اوجھل ہیں۔ قدیم اردو شعراء کے تذکرے لکھنے کا خیال اس زمانہ میں نہیں پیدا ہوا تھا، دوسرے اس عہد کی تاریخیں بھی کم ملتی ہیں۔ جو تاریخیں موجود ہیں وہ تمام تر فارسی میں ہیں۔ ان میں سے بھی ابن نشا طی کے زلزلے، یعنی سلطان عبداللہ قطب شاہ کے عہد پر بہت کم حاوی ہیں۔ فارسی تاریخوں میں کہیں، کہیں ایسے فارسی شعراء کا ذکر دیا جاتا ہے جو دربار سے توسل رکھتے تھے۔ ان تاریخوں کے مصنفین میں سب سے بہت سے ایسے ہیں جو اردو شعراء کو درخور اعتناء نہیں سمجھتے تھے۔

ابن نشا طی کے کا زمانہ کا ذکر سب سے پہلے غالباً اسٹیوارٹ نے کیا، جس کی فہرست میں پھولین شامل تھی، اس نے ثنوی کے اشعار سے پتہ چلا کر یہ بھی لکھا ہے کہ "ساتھ میں" کا ترجمہ ہے (ملاحظہ ہو شعر ۲۳۹) لیکن مصنف کے حالات کے متعلق وہ کچھ نہیں جانتا تھا اس لئے اس معاملہ میں وہ خوشی اختیار کرتا ہے۔

ابن نشا طی کا تذکرہ سب سے پہلے گارساں دناسی نے کسی قدر تفصیل کے ساتھ کیا ہے، لیکن وہ اس کا دوسرا نام آواری گجھتا تھا اور اسی نام کے تحت اس نے مصنف اور پھولین کے واقعات

لکھے ہیں جو حسب ذیل ہیں:-

”آواری“ (ابن نشاہی) ایک مسلمان مصنف ہے، جو شیعوں ذریعہ سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ حسب

ذیل کتابوں کا مصنف ہے:-

ایک پریوں کا افسانہ، جو دکھنی نظم میں ہے اور جس کا عنوان ”پھولین“ یہ بلداشاہ ۱۳۵۱ء

اور شہزادی پھولین کا قصہ ہے۔ یہ ایک فارسی کتاب ”ساتین“ کا ترجمہ بتلایا جاتا ہے۔

اس کتاب کا ذکر محمد ابراہیم نے اپنے دیباچہ ”انوار الہی“ صفحہ ۱۱ میں دکھن کی مشہور ترین کتاب کی

یہیت سے کیا ہے، اگر ایشیوراٹ کے قول کا اعتبار کیا جائے تو اس کی تصنیف ۱۰۵۹ھ (۱۶۴۹ء)

میں ہوئی ایک خطوط کے اعتبار سے جو ۱۶۱۵ء میں آفس کا ملوک ہے، اس کا سنہ تصنیف ۱۰۶۶ھ (۱۶۵۶-۱۶۵۷ء)

ہے۔ نیز جو عمرہ نقوش مزین ہے بدستی سے نامکمل ہے۔ کئی اوراق غائب ہیں، اور کئی ایسے بے

ترتیب ہیں اس کے استعمال کو مشکل بنا دیتے ہیں۔

اس کتب خانہ میں ایک اور خطوط اس نظم کا صرف ابن نشاہی کے نام کے ساتھ موجود ہے۔

جس کے ۳۰ صفحات ہیں اور ساڑھائیوں۔

۲۔ اس مصنف کی ایک اور تصنیف طوطی نامہ (طوطے کی کہانیاں) بھی ہے، جو ہندوستان کا

ایک قبول قصہ ہے۔ یہ ایک ثنوی ہے جو ۱۰۴۹ھ (۱۶۳۹ء-۱۶۴۰ء) میں لکھی گئی ہے۔ بخشی کی فارسی

کتاب کا ترجمہ، بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ اس کا چربہ ہے، جس کا ایک نسخہ عجیب و غریب نقوش و مزین،

پارس میں بھی ہے یہ نسخہ ہندوستان سے جزل الارو کے ساتھ آیا تھا، بین فویئے (کولنسی)

کے پاس موجود ہے۔ (F. I. E. Baron Feuillec de Cocuen)

اسی موضوع پر دوسرے ہندوستانی کارنامے جو غواہی اور جیدری کے ہیں، ان کا ذکر میں

ان کے مقام پر کروں گا۔ کئی اور ترجمے بھی مختلف مصنفین کے موجود ہیں۔ ان میں سے جن سے میں

واقف ہوں ایک گھنی نثر میں ہے اور جس کا نسخہ ایف فلکونے (F. Falconer) کے قبضہ

میں ہے۔ دوسرا ہندوی زبان اور ناگری خط میں ہے جس کا ایک نفیس نسخہ چھوٹی قطع کا میرے ذاتی

کتب خانہ میں موجود ہے۔

نوٹ ولیم کالج کے کتب خانہ میں ہندوستانی زبان کی ایک جلد ہے جو ”منتخب طوطی نامہ“

سے جوہوم ہے۔ مجھے نہیں کہ یہ انتخابات کہاں سے لئے گئے ہیں۔

آواری کی کتابیں سلطان عبد اللہ قطب شاہ، چانثیں محمد برادر علی قطب شاہ کے نام سے

معنون ہیں، قلی قطب شاہ کی ہندوستانی شاعری قدر کی نگاہوں سے دیکھی جاتی ہے۔ اس کا ذکر میں قطب شاہ کے مضمون میں کروں گا۔ یہ وہی عبداللہ ہے جس نے مغل شہنشاہ شاہجہاں کی اطاعت قبول کر لی تھی۔

دوسری کتاب وہی معلوم ہوتی ہے جس کا ذکر غواصی کے تذکرہ میں کیا جائے گا۔ کیا یہ پورا لندکر مصنف اور اس تذکرہ کا مصنف شاید ایک ہی ہوں گے؟

(تاریخ زبان و ادب ہندوستانی و ہندی جلد اول ص ۲۵۷)

زناسی کا یہ بیان ابن نشاطی کی ذات کی حد تک مختصر اور ایک حد تک پریشان کن ہے۔ اس مضمون سے متعلق چند نوٹ بھی لکھے گئے ہیں۔ سب سے پہلا نوٹ "آدری" کے متعلق ہے۔ اسے وہ فارسی لفظ "آوارہ" کا ہم معنی سمجھتا ہے۔ چنانچہ فرانسیسی میں اس نے اس کا مطلب جس لفظ سے ظاہر کیا ہے وہ "کابل" ہے۔ "بے مقصد آوارہ پھرے والا" کا مترادف ہے دوسرا نوٹ "پھولین" پر ہے۔ اسے وہ "ہیرا" کا نام بھی بتاتا ہے۔ تیسرا نوٹ "بساتین" سے متعلق ہے اور وہ لکھتا ہے کہ "مکن" ہے کہ یہ وہی فارسی کارنامہ ہوا جو ہا دو موضوع پر ہے اور جس کا ذکر حاجی خلیفہ نے کیا ہے۔

لیکن آخری حصہ بیان سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اتنے "آواری" اور "غواصی" کے ایک ہی شخص ہونے کا شبہ ہوتا ہے۔ تاہم وہ اس کا نصفہ نہیں کر سکتا۔ اس سلسلہ میں اسے جو غلط فہمیاں ہوئی ہیں ان کا ذکر آگے کیا جائے گا۔

ابن نشاطی کے زمانے سے کوئی سو سال بعد، جب اردو شعرا کے تذکرے لکھنے کا خیال پیدا ہوا تو اس وقت اکثر شعرا گناہ ہو چکے تھے صرف غواصی کا ذکر تو اردو شعرا کے ابتدائی تذکروں میں ملتا ہے، لیکن دوسرے بہت سے شعرا ان تذکرہ نگاروں کی نظر سے اچھل رہے۔

حال کے زمانے کی بعض تفنیفات، جیسے "وکن ہیں اردو" اور اردو کے "قدیم" میں ابن نشاطی کا ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تذکرے زیادہ تر ذناسی ہی کے بیان پر مبنی ہیں۔ مثلاً "اردو کے قدیم" میں ابن نشاطی پر حسب ذیل نوٹ لکھا گیا ہے:-

"ابن نشاطی گو لکھنؤ کا باشندہ ہے اور سلطان عبداللہ قطب شاہ کا درباری شاعر ہے۔ اس نے دو کتابیں لکھی ہیں اور انہیں سلطان عبداللہ کے نام سے نامزد کیا ہے۔"

یہی ناکافی مواد اردو شہ پارے کی اشاعت تک ہماری دسترس میں تھا۔ ڈاکٹر سید محی الدین

قادری زور پر فیس اردو، جامعہ عثمانیہ نے، تنوی کے تفصیلی مطالعہ سے بعض مزید امور کا پتہ چلایا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں :-

”وہ (ابن نشاظمی)..... نثر نویس تھا اور اس سے قبل شعر گوئی کی کوشش نہیں کی تھی و اپنے زمانے کے زندہ شاعروں کی توصیف و تعریف کا خواہشمند نہیں۔ وہ ان کا ذکر بھی نہیں کرتا، صرف فیروز، محمود، خلقی (خیالی) اور شوقی کو پسند کرتا ہے.. ”پھولین“ کا خاتمہ البیان، گوکنڈہ کی اردو شاعری اور مصنف کی زندگی کی نہایت اہم دستاویزوں میں سے ہے۔ یہ اصل کتاب کی تکمیل کے کئی برس بعد شریک کیا گیا ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کو، اس تصنیف کے بعد سے کیسی شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی۔ ایک طرف بادشاہ نے اُسے شایانِ شان سرفراز کیا تو دوسری جانب کتاب کے ادبیانہ طرز بیان نے پبلک کو بھی اس کا گردیدہ بنایا۔

”اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ قلعہ سدھوٹ میں ایک دولت مند جاگیردارنی تھی، جو ادبیات سے بے حد لگاؤ رکھتی تھی وہ ابن نشاظمی کی تصنیف سے بے حد محظوظ ہوئی اور چاہا کہ اس کو عمرہ تصاویر کے ساتھ نقل کر دیا جائے۔ اس نے شادی کے بیان کو زیادہ تفصیل کے ساتھ لکھنے کا اہم دیا، یہ بتا دینا خالی از لچپی نہیں کہ انڈیا آفس کا محظوظ خوش قسمتی سے وہی نسخہ ہے جو اس خاتون کے لئے لکھا گیا تھا اس میں متعدد خوشنما اور اعلیٰ درجہ کی تصاویر ہیں اور انیس خط نسخہ میں لکھا گیا ہے۔

”خود مصنف کی بھی ایک پاکیزہ ادب چھوٹی تصویر ہے، جو عوامی کی تصویر ہے جو اس کے سیف الملوک کے خطوط میں ہے زیادہ اصلی اور فن کارانہ ہے۔ اس میں ابن نشاظمی ایک ادیب شخص دکھایا گیا ہے جو اپنے دیوان خانے میں، ہاتھ میں سیاض لئے بیٹھا ہے؛“

(اردو شہ پارے ص ۱۰۱ تا ص ۱۰۲)

مولوی نصیر الدین ہاشمی نے اپنی حالیہ تالیف ”یورپ میں دکھنی خطوطات“ میں ”پھولین“ اور ابن نشاظمی کے متعلق زیادہ تر یہی امور لکھے ہیں۔ لیکن انھوں نے سدھوٹ کے نسخے میں، جو اضافے بعد کو کئے گئے ہیں، اُن کو کسی قدر راحت سے بیان کیا ہے۔

ان تمام واقعات سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ابن نشاظمی کے حالات پر خارجی ذریعوں سے بہت کم روشنی پڑ سکی ہے ان کا سب سے بڑا اور واحد ماخذ اس کی تصنیف ”پھولین“ ہی ہے۔

مگرساں و تاسمی کو ابن نشاظمی اور ”پھولین“ کے متعلق چند غلط فہمیاں ہوئی تھیں۔ مثلاً یہ کہ ”آواری“ اور ابن نشاظمی کو ایک ہی شخص سمجھا تھا۔ چنانچہ ”پھولین“ اور طوطی نامہ، کو اسی کی تصنیفات

بتلاتا ہے۔ آخر میں وہ اس شبہ کا اظہار کرتا ہے کہ ممکن ہے غوامی اور آواری ایک ہی شخص ہو اس طرح اس کے بیان کے بموجب آواری، غوامی اور ابنِ نشاطی، تینوں ایک شخص قرار پاتے ہیں۔ پھر پھولبن کے قصبے کے متعلق بھی اس کے بیان کا ایک حصہ صحیح نہیں ہے۔

بظاہر دتاسی کو یہ غلط فہمی، اسٹیوارٹ کی توضیحی فہرست کے سبب ہوئی۔ اس میں پھولبن اور طوطی نامہ کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ اس کا نوٹ حسب ذیل ہے :

”ص ۹ و ص ۱۰ پھولبن“ اور طوطی نامہ۔ دو جلدیں۔ کوارٹو (قطع)

شکستہ آئینہ تحریر اول الذکر تلیو شاہ *Taliu Shah* اور شہزادہ پھولبن کی داستان ہے جو ”لساتین“ کا ترجمہ بتلائی جاتی ہے۔ یہ کئی تصویروں سے مزین ہے، جن سے ایرانی لباس کی وضاحت ہوتی ہے۔ مؤرخ الذکر بخشی کے فارسی طوطی نامہ کا دکھنی نظم میں ترجمہ ہے۔ مصنف، آواری۔ عبداللہ قطب شاہ (۱۶۴۹-۱۶۶۵) کے نام سے معنون ہیں۔

(فہرست کتب خانہ شیوسلطان مطبوعہ ۱۸۰۲ء ص ۱۸)

اس میں شک نہیں کہ اسٹیوارٹ نے، اتنی ہی طور پر نہیں لکھا کہ ”پھولبن“ اور طوطی نامہ دونوں کا مصنف آواری ہے لیکن اسی کے بیان سے اس غلط فہمی کی گنجائش ہے اور قریب قیاس یہ ہے کہ دتاسی کا ماخذ یہی فہرست تھی تاہم اس نے کتابوں کو پڑھ کر ابنِ نشاطی اور غوامی کا بھی پتہ چلا لیا تھا۔ گو وہ اس غلطی کی اصلاح نہ کر سکا، جو اسٹیوارٹ کے بیان سے پیدا ہو گئی تھی۔ بلکہ ایک خیمیت سے اس کی توجیح کرتا ہے۔ اسٹیوارٹ کو پھولبن کے مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا تھا۔

مرتب اور قریب ذکا خیال یہ ہے کہ اسٹیوارٹ کی غلط فہمی کی بنا اس طرح ہوئی کہ انھوں نے کتابت یا کسی اور سہولتی دہر سے پہلے کسی نے ”غوامی“ کو عوامی پڑھ لیا اور اسی طرح انگریزی میں لکھ دیا۔

دوبارہ پھر اس نام کی نقل کرتے وقت ”کائیس“ جو بعض وقت تحریر میں ”آر“ سے بہت مشابہ ہو جاتا ہے، ”آر“ پڑھ لیا گیا اور ”آواری“ ہو گیا۔ اس امر کی تائید کہ آواری دراصل غوامی کے علاوہ کوئی اور شخص نہیں تھا، اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ دتاسی نے طوطی نامہ کا جو سہ تصنیف ۱۶۰۴ء لکھا ہے، وہ غوامی کے ”طوطی نامہ“ ہی کا ہے۔

جہاں دتاسی نے ”غوامی“ کے ”طوطی نامہ“ کا ذکر غلط کیا ہے، وہاں مصنف کے نام کے متعلق کسی طرح کی غلط فہمی کی گنجائش نہیں تھی۔

دوسری چیز پھولبن کے قصبے کے متعلق غلط فہمی ہے۔ اسٹیوارٹ اور دتاسی دونوں ہی نے

اس کو تیلو، تیل یا طیلہ شاہ اور شہزادی پھولین کی دانسان تیلایا ہے۔ مرتب کی سمجھ میں نہ آسکا کہ اس غلط فہمی کی بنیاد کیا تھی۔ کیونکہ جیسا کہ قصبے سے ظاہر ہے کہیں کسی بادشاہ کا نام قصبہ گونے نہیں تیلایا۔ صرف ایک جگہ شعر ۸۰۴ میں اگر بادشاہ کا نام سمجھا ہی جاسکتا ہے تو وہ سلطان عادل ہے دوسرا نام رانی سنوئی کا ہے، آخری قصبے میں تین نام آتے ہیں۔ سمن، بزہایوں فال اور ملک آرا۔ ان میں سے کسی نام کے، مذکورہ بالا ناموں سے خلط ملط ہونے کی گنجائش نہیں معلوم ہوتی۔

پھر کسی شہزادی کا نام، ”پھولین“ بہت ہی عجیب و غریب چیز معلوم ہوتی ہے۔ یہ کتنا بھی صحیح نہیں ہے کہ ”پھولین“ کسی ایک بادشاہ کا قصبہ ہے۔

”پھولین“ جس طرح ابن نشاطی کے حالات کا ماخذ ہے۔ اسی طرح وہ اس کا سرمایہ حیات، بلکہ عین حیات ہے۔ ہمارے لئے اس کی زندگی اسی کا زمانے سے شروع ہوتی ہے، اور اسی پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس سے پہلے کا ابن نشاطی ہماری دسترس میں نہیں ہے۔

ابن نشاطی کے خاندان اور ولادت کا حال بالکل پروردہ خفا میں ہے، لیکن اس کی تعلیم و تربیت کے متعلق، بلا خوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ وہ اعلیٰ پیمانہ پر ترقی تھی۔ وہ ایک لکھا پڑھا انسان تھا، فارسی ادب اور شاعری کے علاوہ فنِ بلاغت اور خاص طور پر نظم معانی اور بدیع سے اُسے خاص لگاؤ تھا۔ اپنی فارسی دانی پر وہ ایک حد تک ناز بھی کرتا ہے کہ تجھے آج فارسی میں دستگاہ حاصل ہے تیرے بغیر کوئی ترجمہ بھی نہیں کر سکتا۔ ساری صنعتوں پر تیری نظر ہے۔ بے کار اپنی اوقات مت ضائع کرے“

تجھے فارسی میں دستگاہ آج نہ کرے ترجمہ بھی کوئی تجھ باج

تجھے معلوم ہے سارے ضائع لکھو اوقات کرتوں اپنا ضائع

جن حساس طبیعتوں کی پرورش ایسے شعری ماحول میں ہوئی ہو، جیسا کہ عبداللہ کے زمانہ میں گوئکنڈے میں موجود تھا، ان کا شاعر بن جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ ابن نشاطی کی طبیعت میں وہ فطری ملکہ موجود تھا جو ایک اچھے شاعر کے لئے ازلیس ضروری ہے، لیکن وہ اپنی شاعری سے زیادہ، اپنی انشا پر دازی پر نازاں تھا۔ چنانچہ تنہوی کے خاتمہ کے اشعار میں وہ کہتا ہے کہ انشا کی طرف میری توجہ ہمیشہ رہی، اور اس سے طبیعت کو ایک حفظ حاصل ہوتا ہے۔

اے انشا پو میرا میں دائم طبیعت کو مری بے حظ ملائم

لیکن اس وقت اس کی انشا پر دازی کا کوئی نمونہ نہیں ملتا۔ حتیٰ کہ یہ بھی نہیں معلوم ہو سکتا کہ وہ

کس زبان میں انشا پر دازی کرتا تھا جس طرح اس نے اپنی انشا کا ذکر کیا ہے اس سے شبہ ہوتا ہے کہ اگر یہ فارسی میں تھی تو غالباً اس کا ذکر وہ ضرور کر دیتا، اس لئے ممکن ہے کہ یہ انشا پر دازی وہ اردو ہی میں کرتا ہو، کیوں کہ اس وقت سے کئی برس پہلے، محمد علی قطب شاہ کے ملک الشعراء، وجہی نے ”سب رس“ کی شکل میں اردو انشا کا ایک نفیس نمونہ چھوڑا تھا۔ بہر حال یہ قیاس ہے، جس کا کوئی ثبوت اس وقت موجود نہیں لیکن یہ ضرور ہے کہ یہ انشا پر دازی وہ جس زبان میں بھی کرتا ہو، اس کی اچھی جھلک اُس نے ”پھولین“ میں دکھادی ہے۔

نظم میں بھی وہ ایک اعلیٰ معیار پیش نظر رکھتا تھا: پھولین کو اُس نے سلاست اور سادگی کے ساتھ ساتھ صنائع کا عمدہ نمونہ بنانے کی کوشش کی ہے۔ یوں تو پوری نظم بیخ ہے، لیکن جیسا کہ خود اس نے بیان کیا ہے اس میں اتالیس صنعتیں استعمال کی ہیں۔ انہی نظم کے متعلق وہ یوں انہماکِ خیال کرتا ہے کہ،

”جو عقلی صنعت کو سمجھ سکتا ہے، وہی میری اس نکتہ دانی کی داد دے سکتا ہے سخن فہم حضرت ہی جان سکتے ہیں کہ میں نے کیسی صنعت سے ایات سرا انجام کی ہیں۔ جو بڑے شعر میں دکھایا جا سکتا ہے، میں نے دکھایا ہے، اور اتالیس صنعتیں نظم میں استعمال کی ہیں۔ اس نظم کو دیکھ کر شاعری کا کام آسان ہو گیا۔ مثنوی کا پایہ بلند اس لئے رکھا ہے کہ ہر شخص اس پر حرف گیری نہ کر سکے۔ اس نظم کو دیکھ کر شاعری کا کام آسان ہو گیا۔ مثنوی کا پایہ بلند اس لئے رکھا ہے کہ ہر شخص اس پر حرف گیری نہ کر سکے۔ اس نظم میں انشا پر دازی کے پورے لوازم موجود ہیں۔ غزل کا مرتبہ اس میں شک نہیں کہ بلند ہے، لیکن میری ہر بیت ایک غزل کے برابر ہے۔ اگرچہ شعر کا فن بلند مرتبہ رکھتا ہے لیکن محض شعر کچھ نہیں جب تک اس میں نصیحت یا صنعت دونوں میں سے کوئی ایک بات موجود نہ ہو اگر میری توجہ اس سے پہلے شعر کی طرف ہوتی تو میں اب تک ہزاروں ہی اشعار لکھ دیتا۔ مجھے تو انشا پر دازی سے ہمیشہ چڑھی رہی ہے اور اس میں ایک لطف آتا تھا۔“

جو کوئی صنعت سمجھتا ہے سو گمانی	دی سمجھے میری یو نکتہ دانی
وہی سمجھے سمجھے ہے جن کوں کچھ بات	جو میں باندھیا سو صنعت سول ایسا
ہر ایک مصرعہ اوپر ہو کر بجز خوب	رکھیا میں قافیہ لامستند خوب
دکھایا میں ہنر کر سب کوں ہلکا	صفت کیتا ہوں شصت و شش محل کا
رکھیا میں مثنوی اونچی پواس دھات	سکت میں کس کوں اپنل نے وہاں بات

میری بے نظم میں انشا کے دھاتاں اے انشا کے دھاتاں ہو رہا تاں
 غزل کا مرتبہ گرچہ اول ہے ولے ہر بیت میرا یک غزل ہے
 اگرچہ شاعری کا فن ہے عالی ولے کیا کام آوے بات خالی
 اول بارے نصیحت اس میں اچھنا نصیحت میں تو صنعت اس میں اچھنا
 یودون اس میں نیں تو یوح ہے سب نہیں دو شعر بے جا یوح ہے سب
 مینے گر شعر پر رغبت جو اچھتا ہزاروں سو پنج بیتاں لکھ کو اچھتا
 اے انشا پو میرا میسل دائم طبیعت کوں میری ہے حظ طامم
 سچ ہر کس کوں میرا طبع ہونا ککر میں یک دکھا یا ہوں نمونہ
 اس پارے کے علاوہ، پوری نظم میں جگہ، جگہ اس کی شاعرانہ طبیعت کے ثبوت
 موجود ہیں۔

ابنِ نشاطی کے متعلق یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ وہ نہایت منکسر مزاج
 واقع ہوا تھا۔ اردو شعرا میں یہ خصوصیت بہت کم دکھی گئی ہے۔ اس سے پہلے کے تقریباً تمام
 اساتذہ نے شعر کے فن میں اپنی استادی جتانے کی طرح طرح سے کوشش کی ہے، اور بعض وقت
 معاصرین پر چوٹیں بھی کی ہیں۔ ابنِ نشاطی بھی رسماً اس گفتگو کا آغاز کرتا ہے لیکن حتی الامکان وہ
 تعلق سے اجتراز کرتا ہے اور اس گفتگو کو وہ یہ کہہ کر جلد ہی ختم کر دیتا ہے کہ،

”خواہ خواہ بڑائی جتانے سے کیا فائدہ۔ سننے والے طعنہ دیں گے۔ اے

ابنِ نشاطی! تو اپنی تعریف آپ نہ کر۔ ہاں اگر کچھ نہر آتا ہے تو ظاہر کر۔ شعر کہتے تو ت
 مجھ پر ایک بے خودی کی کیفیت طاری تھی۔ ایسے میں اگر کچھ بڑائی کی بات نکل گئی ہو،
 تو اس کا الزام مجھ پر نہیں۔ روانی طبع کے ہاتھوں میں مجبور تھا۔ اس لئے اگر کوئی
 بات ایسی نکل گئی ہو تو اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ اے ابنِ نشاطی!
 خود نمائی سے کوئی فائدہ نہیں۔ دنیا میں غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہو کر رہتا ہے۔“

بزرگی کیا سبب یوں چپ کے لینا کہ سن کہ دیوینگے ہر کوئی ہمیں
 رتن اپنی صفت کے نت نکورول ہنر کچھ شعر کا سماج ہے تیوں بول
 یو ہاں بولتے تو مست تھا میں تکلف بات کا مستان آپر نہیں
 رکھو معذو ناکرول کوں بھاری قلم کے ہاتھ تھی سب اختیار

نہ کر ابنِ نشاطی خود نمائی سے ہیں یاں بہا یاں سب بہائی
 جس طرح وہ تعلق کو ناپسند کرتا ہے، اسی طرح وہ اپنے زمانے کے شعراء پر چوٹیں کرنے
 کو بھی درست نہیں سمجھتا لیکن کلاسیکی شعراء کی طرح اس مقصد کو ایک زیادہ ہنرمند پیرایہ میں اس
 ادا کرتا ہے کہ اپنے کمال کی صحیح داد دینے کے لئے وہ اساتذہ پیشین کو یاد کرتا ہے۔ مثنویہ بالا
 اقتباس کے بعد ہی وہ اشعار ہیں جن میں وہ کہتا ہے۔

”افسوس ہے کہ اس وقت استادِ فیروز نہیں۔ ورنہ وہ میری شاعری کی داد
 دیتا۔ سید محمود بھی باقی نہیں رہا جو اچھی اور بڑی شاعری میں تمیز کر سکتا۔ جیف کہ شیخ
 احمد زندہ نہیں کہ میرے کلام کی بلند پایگی کو سمجھ سکتا۔ اگر اس وقت حسن شوقی موٹو
 ہوتا، مجھ پر ہزار دفعہ رحمت بھیجتا، یا پھر ملا خیاالی ہوتا تو میرے کمال کی داد دے سکتا؛
 نہیں دو کیا کروں فیروز استاد کہ دیتا شاعری کا کچھ مری داد
 اے صد جیف جو نہیں سید محمود کتے پانی کوں پانی دود کوں دود
 نہیں اس وقت پر دو شیخ احمد سخن کا دیکھتے بانڈھیا سو میں سد
 حسن شوقی اگر ہوتا تو الحال ہزاراں بھیجتا منج اپراں
 اچھے تو دیکھتا ملا خیاالی یو میں برتیا ہوں سو صاحب کمالی

اس کے قول سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ”پھولین“ سے پہلے شعر لکھنے کی کوشش نہیں کی
 بلکہ انشا پر رومی کی طرف ہی زیادہ مائل رہا۔ اس وقت قطب شاہی سلاطین کی عظم پروری اور
 ادب نوازی کی بدولت پایہ تخت میں بہت سے ایسے علماء و فضلاء جمع ہو گئے تھے، جن کو ادب
 اور شاعری سے غیر معمولی شغف تھا۔ محمد علی کے زمانے سے اس فضا پر گہرا رنگ چڑھ گیا تھا
 اور عبداللہ کا عہد تو گویا اس مذاق کے عروج و کمال کا زمانہ تھا۔ جس طرح کھنڈو کے ادبی عروج
 کے وقت وہاں کے معمولی پڑھے لکھے لوگوں کی طبیعتوں میں بھی شعر اور ادب کا ذوق رچ گیا
 تھا، اسی طرح گو کلتھہ کی فضا میں بھی یہ تخم بکھرے ہوئے تھے۔ ابنِ نشاطی تو اعلیٰ درجہ کا شاعر تھا۔
 اس زمانے کے معمولی، معمولی لوگ بھی اچھے شعر کہہ لیتے تھے۔ غالباً اسی کو دیکھ کر ابنِ نشاطی کے
 دل میں بھی کوئی یادگار کام کر جانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ چنانچہ ”پھولین“ کے سبب تالیف
 کے سلسلہ میں وہ مشرقی شعراء کے ذہنی مستعین اور دیوتا یعنی ”آلف“ کی رہی گفتگو کے بعد
 لکھتا ہے۔

”اے ابن نشا علی! تو کسریٰ نہیں کہ نیکے انصاف کی وجہ سے تیرے بعد تیری شہرت دنیا میں باقی رہے، اور نہ تو حاتم ہے کہ تیری سخاوت کے چرچے رہ جائیں۔ تودہ ابراہیم ادھم بھی نہیں جن کے زہد و تقویٰ کی باتیں آج مشہور ہیں اگر تو رستم ہوتا تو شاید شاہنامہ“ پڑھنے والے تیری داستانیں پڑھ کر تجھے یاد رکھتے۔ مناسب یہ ہے کہ توجس طرح بن پڑے کوئی ایسا بڑا کام کر جا کہ دنیا میں تیرا نام رہ جائے“

”توں کسریٰ نہیں جو رہے تیری عدالت
توں حاتم نہیں جو رہے تیری سخاوت
نہیں جو توں دو ابراہیم ادھم
کہیں گے زہد میں تیج کوں مقدم
توں رستم نہیں جو تیری داستاناں
پڑیں ہر بزم میں ”شہ نامہ“ خواناں
بھلا دو ہے تو اپنا یادگار آج
دنیا میں ہر سند کر آشکار آج

ہم کو شاعر کے قول پر شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ اُس نے اس سے پہلے شعر نہیں لکھا۔ لیکن نظم کو چڑھ کر ہم بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ نوحیقی کا کا نام ہے۔ اس میں اس زمانے کی نظموں کی تمام بہترین خوبیاں موجود ہیں، اور اس کے اسلوب کے متعلق، ہم جناب آغا حیدر حسن صاحب سے بالکل متفق ہیں کہ ”نہرتی کی نغموی گلشن عشق تسلسل اور بلند خیالی میں تو اس سے بڑھ جاتی ہے لیکن سلاست اور روانی میں اس کو نہیں پیچ سکتی“ شعر کے بعض بہترین نغموں کے خیال کے مطابق ”صنعت گری“ اور روانی ”طبع“ میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ خاص طور پر قدیم اردو نغموں میں آخری چیز بہت اہم ہوتی ہے۔ کیونکہ صرف چند نغموں کو چھوڑ کر اکثر نغمویاں مطالب اور مانی کی حد تک ناخوہ ہیں۔

بعض اور قدیم شعرا کے قابل میں، ابن نشا علی، اپنے ذاتی واقعات کی طرف نظم میں بہت کم اشارہ کرتا ہے۔ جو واقعات بھی معلوم ہو سکے ہیں، وہ ضمناً اس کے قلم سے نکل گئے ہیں مثلاً اس کی ابتدائی زندگی کا حال، اس کی نظم سے بالکل معلوم نہیں ہو سکتا لیکن خاتمہ کے دو تین اشعار سے مرشح ہوتا ہے کہ اس کا ابتدائی زمانہ زیادہ خوشحالی میں نہیں بسر ہوا یا کم از کم زمانے نے اس کے حوصلوں کے مطابق اسے نہیں نوازا۔ اس عہد کے اکثر مشاہیر اور شعرا کی طرح اس کا مطلع نظر دہا رہا تھا۔ اس وقت تک دہا میں رسائی اسے حاصل نہیں ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ بیان کرتا ہے۔

”اگر مجھے دربار میں رسائی بیسز توتی تو میرا قلم اس سے بڑھ کر گہرا فغانی کر سکتا اور اگر مجھے کچھ فرامی نصیب ہوتی اس سے زیادہ آبدار شعر سرا انجام کر سکتا جو مرتبہ ایک حقیقی بڑے آدمی کا ہے مجھے مل جاتا تو میں شعر کے فن میں سبھائی کر دکھاتا۔ زمانے نے میری قدر نہ جانی اور میرا صحیح مرتبہ مجھے حاصل ہونے نہ دیا۔“

حضوریاں میں مرا اگر سلک اچھتا گہرنہ اس تے میرا کلک اچھتا
فراغت اس تے گر تک منج کون ہوتا لے موتیاں خوب میں اس تے پروتا
بڑیاں کے ناد اچھتا بڑا بن مسیحا کا دکھانا بات میں فن
زمانہ ناسج کر قدر میرا بچھایا بے دلی سوں صدر میرا

غرض اس مایوسی کی حالت میں اسے خیال پیدا ہوا کہ اس طرح کا جینا اور مزادوں برابر ہیں۔ کوئی کام کر جاؤں جو دنیا میں یادگار رہ جائے۔ ایک شاعرانہ طبیعت کے لئے ظاہر ہے کہ ایک عمدہ نظم کے سرا انجام سے زیادہ کوئی موزوں کام نہیں ہو سکتا تھا، اس لئے اس نے پھولپن کو منظم کرنا شروع کیا۔ مبارک ماہِ رجب میں اس کی ابتدا ہوئی اور عیدِ رمضان کے روزیہ اختتام کو پہنچی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ابنِ نشاطی نے اپنی پوری توجہ، اس نظم پر صرف کی اور تین مہینے کی مسلسل محنت کے بعد، جب نظم مکمل ہو گئی اور اس نے اس پر نظر ڈالی، بے ساختہ اس اس شکر سے اس کا دل لبریز ہو گیا اور سب ذیلی اشعار اس کی زبان سے نکل پڑے:

”ہزاراں شکر یو قصہ نہر کا مٹھائی میں لیا جاگا شکر کا
ہزاراں شکر میری بات کے پھول پڑنے خدمت میں استادان کے تبول
ہزاراں شکر میری طبع کا فن ہوا سورج کے نمنے جگ پر روشن
ہزاراں شکر میرے ذوق کا کام تہر مند ی سوں پایا خوب اتمام
پڑھلین تین مہینے لگ لگایا پنم کا چاند ہو پورا تو آیا
مشقت سوں بہوت دل طو ہوا پر کنگ دن کوں دسیا یو مشک ہو کر

مکمل ہو جانے کے بعد، اس نے پھلپن کو سلطان عبداللہ کے نذر کر دیا۔

”اچھو پو دو مبارک پھول بن، ہو نظم میں جم اچھوشہ کی چمن یو
”ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ نہر مندانہ قصہ، شیرینی میں، مٹھائی کی جگہ لے سکا اور میرا
کلام آستا دوں کے پاس مقبول ہوا۔ اس قصہ کی بدولت، میری طبع کے جوہر

عالم پر آشکار ہوئے۔ خدا کا ہزار ہزار شکر کہ میسر ذوق کا کام، ہنرمندی کے باعث، عمرگی سے انعام کو پہنچ گیا۔ اس پھولبن کو میں نے تین مہینے مسلسل سینچا، جب کہیں چل کر یہ بدر بن کر عالم پر جگمگایا۔ اس میں بڑی مشقت کھینچی پڑی لیکن جب یہ پورا ہو گیا تو اس کی خوشبو سے سارا عالم مہک اٹھا۔

”پھولبن“ ابنِ نشاطی کے عنفوانِ شباب کا کارنامہ ہے اس کا پتہ حسب ذیل شعر سے پتا ہے جو سببِ تالیف کے سلسلہ میں آیا ہے۔

مطول کر تو میسری زندگیانی تو بر خور دار کر میسری جوانی

یعنی ”خداوند! تو مجھے طویل عمر نسیب فرما، اور میسری جوانی کو بر خور دار بنا“

اگر میں پچیس سال کی عمر میں، اس نے یہ کتاب لکھی ہوگی تو اس لحاظ سے اس کی ولادت کا زمانہ ۳۵۰ھ تک ہو سکتا ہے۔ اپنا نام اس نے ہر جگہ ابنِ نشاطی ہی بتلایا ہے، اور یہی نام نظم میں جگہ جگہ آتا ہے۔

”پھولبن“ کے لکھنے کے بعد، ابنِ نشاطی کو جو مقبولیت اور سرفرازی حاصل ہوئی، اس کا ذکر اوپر گند چکا ہے اس کی ابتدائی زندگی کے مقابلہ میں، بعد کی زندگی پر اور خاص طور پر مذکورہ بالا واقعہ پر تین طرح سے روشنی پڑتی ہے۔ ایک تو خود، ابنِ نشاطی کی نظم کے وہ چند اشعار ہیں، جن میں، اپنی نظم کی مقبولیت پر وہ خدا کا شکر ادا کرتا ہے۔ دوسرے، ٹڈھوٹ کا مکتوب نسخہ ہے، جس کے اضافہ سے اس کی مقبولیت اور چند تصویروں سے، دربار میں اس کی رسائی اور خاندانی زندگی میں اس کے مرتبے کا پتہ چل سکا ہے۔ اس نسخہ کی ایک تصویر میں ابنِ نشاطی سلطان عبداللہ کی محفلِ نشاط میں شہر خوانی کرتا ہوا دکھایا گیا ہے دوسری تصویر میں، وہ اپنے دیوان خانے میں بیٹھا ہوا دکھایا گیا ہے۔ اس کے پیچھے خادم دست تیر کھڑا ہے اور سامنے بیاض ہے، جس میں وہ حسب ذیل کا شعر کا مصرعہ اول لکھ چکا ہے :-

خدا کے پاس منگ ہمت بلندی نراکت سوں کیا میں نقش بندی

ایک آخری ثبوت اس کا یہ ہے کہ ”پھولبن“ کے لکھنے جانے کے اڑھتھ (۳۷) سال بعد ۶۱۱ھ

میں گوگندہ کے ایک اور شہور شاعر سید محمد عشرتی کے فرزند ہرنے ”پھولبن“ کے جواب میں جو شبوی ”نیر درپن“ کے نام سے لکھی تھی۔ بعض وقت غلطی سے عشرتی کے نام سے منسوب کر دی گئی ہے۔ یہ شبوی کافی شہرت رکھتی ہے۔ اس کے خاتمہ پر مصنف لکھتا ہے کہ میں نے ”نیر درپن“

رندان کے غزہ کو ختم کی۔ اسی عید مسعود کو ابنِ نشا طلی نے ”پھولین“ لکھ کر اپنی مراد پائی تھی۔ اسی مبارک مہینے میں، خدا نے میرے مقصد کو بار آور کیا؟ نیر درپن کے اشعار حسب ذیل ہیں۔

بنسایا پھولین“ ابنِ نشا طلی مٹھی باس اس کی سبکے تین خوش آئی
جواب اس کا جو یو ہے ”نیر درپن“ ہے پرغ و عشق کی آنکھوں کا انجن

.....
.....
ہوا تیار جس دیساں میں ”پھولین“ مصنف تس لکھیا، ہجرت کے یوسن
سنہ ہجری لے آیا جب یورکھ بار آگیا راسو کوں کم تھے میں پرچار
انتھار مہمان کا غزہ سو جس دن ہوا یو ”نیر درپن“ بد اس چھن
اسی مہینے کی تھی جو عید مسعود لیا ابنِ نشا طلی تا کین مقصود
اسی ماہ مبارک بیچ کرتار میسے مقصد کے رکھ کوں بھی دیا بار

ابنِ نشا طلی، جیسا کہ تا سنی نے لکھا ہے، شیعہ مذہب رکھتا تھا۔ اس کا ثبوت ”پھولین“ کے وہ اشعار ہیں جن کا اوپر حوالہ دیا جا چکا ہے۔ اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ وہ ایک مذہبی آدمی تھا چنانچہ محولہ بالا اشعار کے علاوہ سبب تالیف کے اشعار ۱۵۷ تا ۱۵۸ کے مطالعہ سے، یہ بات اچھی طرح ظاہر ہو سکے گی کہ اس کا مذہبی جذبہ کس قدر گہرا ہے۔ یہاں شاعر کا طرز نہایت درو آگیاں اور موثر ہو جاتا ہے۔ اس حصہ کی ابتداء محبت کے ذکر سے ہوتی ہے لیکن آگے چل کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی یہ محبت دنیوی نہیں بلکہ روحانی ہے۔ نہایت شاعرانہ انداز کے چند اشعار کے بعد وہ کہتا ہے: ”کہو کہ میں اپنے عشق کا احوال کیونکر بیان کروں اور محبت کے راز کس طرح کھولوں۔ اگر مجھے شاہِ شہیداں توفیقِ خطا فرمائیں اور ماہِ شہیداں سے فرصت ملے، تو اپنے شوقِ دل کو کسی قدر وضاحت سے بیان کر سکوں گا۔ دکن سے جب کر بلا پنچوں گا خانے کی طرح سر کے بل چلوں گا۔ پہلے آنسو کی آب پاشی کر کے پھر ہلکوں سے جا روں کشتی کا کام لوں گا۔ اس گنبد تلے، سایہ کی طرح پڑوں گا، اور اس مبارک دیوار کو لگ کر نقشِ دیوار بن جاؤں گا۔ پھر اس مقدس پاک پر سے اپنے آپ کو وار کر دوں گا تو کھ اشکِ خمیں سے ظاہر کروں گا۔ اپنی دونوں آنکھوں کو فرات اور ہودو کرتن کو کر بلا کا میدان کر دکھاؤں گا۔ میرے دل میں سیلابِ گریہ کا جوش ہے۔ اس آب سے نام نہاں کی سیاہی دھل سکتی ہے“

اس طرح مناجات میں بھی اس کے مذہبی جذبات کا کافی اظہار ہوا ہے۔ مثلاً وہ کہتا ہے

” خداوند، اپنے عشق میں ثابت قدم رکھ، میرے سینے میں اپنے آسرا بھروسے اور آنکھوں کو اس قابل بنا کہ وہ تیرا دیدار دیکھ سکیں۔ تو میری زبان میں شیرینی عطا کر۔ اگر دینا نہ مل سکے تو اتنا غم نہیں لیکن میرے دین میں کمی نہ ہو،“ (اشعار ع: ۵، ۵۵)

ابنِ نشاِطی نہ صرف ایک اچھا شاعری نگار تھا اور بیانیہ شاعری پر اسے پورا قابو حاصل تھا، بلکہ غزل یعنی غنائی شاعری بھی وہ اچھی کر سکتا تھا۔ یہ ادبیت ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے ادبی رجحانات سے متاثر تھا۔ دلی سے پہلے غزل کو زیادہ مقبولیت حاصل نہ ہو سکی۔ یوں جنت، جنت شعرا نے غزل لکھی ہے، لیکن محمد علی کے سوا، کسی نے غزل میں کوئی نمایاں کام نامہ نہیں چھوڑا۔ قدیم اساتذہ جیسے وحشی، نصرتی، غواصی وغیرہ، جو سنوئی اور قصیدہ میں بڑی شہرت رکھتے تھے، غزل کی طرف زیادہ متوجہ نہ تھے۔ دلی نے اردو غزل کو اتنا بلند کیا کہ وہ فارسی کے ہم پل ہو گئی، اور چونکہ فارسی غزل کی شاعری کا ذوق ہندوستان بھر میں ادبی حلقوں پر چھایا ہوا تھا، اس لئے اردو غزل کو فوراً ہندوستان گیر مقبولیت حاصل ہو گئی۔ ابنِ نشاِطی کے زمانے کے شعرا: پیر بیانیہ شاعری کا رنگ اس قدر غالب تھا کہ غزل نہ لکھنا، شاعر کو کمال کے زینہ سے نیچے نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ خود ابنِ نشاِطی نے اس طرف اشارہ کیا ہے: تاہم نمونہ کے طور پر اس نے ایک غزل لکھ دی ہے، جو سلاست اور شیرینی کی وجہ سے ایک خاص لطف رکھتی ہے۔ اس غزل کو پڑھ کر یہ کہنابالغہ نہیں کہ اگر ابنِ نشاِطی اس ذوق کو ترقی دیتا، تو وہ اردو کے بہترین غزل گو شعرا میں ہو سکتا تھا۔

کارنامہ

ثمنوی کے ارتقا کے گذشتہ سرسری خاکے سے، یہ چیز واضح ہے کہ ”پھولین“ قدیم اردو کی ترقی یافتہ، بسیط ادبی ثمنوی ہے۔ اس میں وہ تمام خصوصیات موجود ہیں جو اس زمانے کے کسی ہندوستانی شعری کارنامے میں پائی جاسکتی ہیں اس کے علاوہ ”پھولین“ چند ایسی خصوصیتوں کی بھی حامل ہے جو اس زمانے کی دوسری ثمنویوں میں کم پائی جاتی ہیں؛ ان میں سے ایک چیز کسی واقعہ کی جزئیات پر شاعر کی گہری نظر، اور اس کے بیان کی صداقت اور سلاست ہے۔ قییم ادب میں یہ کسی قدر بعد کے زمانے کی پیداوار ہے، اس لئے اس کی زبان بھی نسبتاً صاف اور قابل فہم ہے۔ اس کے پڑھنے اور سمجھنے میں وہ دشمنی نہیں ہیں جو اس سے پہلے کے کارناموں مثلاً نصرانی کی ثمنویوں یا خود اسی عصر کی دوسری تصنیفات میں ہو سکتی ہیں۔ ابنِ نبطی کی زبان، اس کے اکثر معاصرین کے مقابلے میں زیادہ صاف اور سلیس ہے۔ ”پھولین“ بہت زیادہ طویل ثمنوی بھی نہیں ہے، جس کے پڑھنے سے طبیعت اکتا جائے۔ ایک اور امتیاز بھی ”پھولین“ کو یہ حاصل ہے کہ اس میں بعض ایسے اشارے آگئے ہیں جن سے کچھ اہم معلومات حاصل ہو سکتی ہیں، ابنِ نبطی نے اپنے سے پہلے کے بعض ایسے شعرا کا ذکر کیا ہے، جن کے متعلق کسی اور جگہ سے مواد دستیاب نہیں ہو سکتا۔ آخری چیز یہ ہے کہ جو شخص بھی اس کے مطالعہ میں تھوڑی بہت رحمت برداشت کرے اس کے لئے پُرمی کا سامان مہیا ہے یہ ثمنوی کا سادہ سیدھا اور بے تکلف اسلوب

بیان کی خوبی، قدیم طرزِ تحریر کی صناعتی اور سب سے بڑھ کر ایک پُر لطف قیصے کی دلکشی ہے۔
 ”پھولین“ ایک ایسا ادبی کارنامہ ہے جس کا حقیقی مقصد، مسرت زائی ہے اور یہ چیز شعر اور قیصے، دونوں سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس میں شاعری کا وہ تمام لطف موجود ہے جو کسی زبان کے ابتدائی دور کے شعری کارناموں کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس کا فقہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے انوکھا اور خاصا دلچسپ ہے۔ اس لئے جب تک اس کی زبان عام فہم رہی، ادبی حلقوں میں اس کا مطالعہ ضروری سمجھا جاتا رہا اس کا ثبوت اس کے مغلطات کی وسیع تعداد اور اس کی شہرت جس کے مقابلہ میں خود مصنف کی شہرت بھی ماند پڑ گئی تھی۔ اس وقت بھی، جب اس کی زبان قدیم سمجھی جاتی ہے، اس کی وقت کم نہیں ہوئی اور یہ قدیم ادب کے شہ کاروں میں شمار ہوتی ہے۔

کسی ادبی کارنامے کی خوبی، اس کے مطالعہ کے بغیر پورے طور پر ذہن نشین نہیں ہو سکتی۔ بہتر سے بہتر تنقید بھی، اس کے صرف چند پہلوؤں پر روشنی ڈال سکتی ہے۔ یہی حال ”پھولین“ کا ہے اس میں جو صناعتی صرف ہوئی ہے اور ایک مکمل کارنامے کے لحاظ سے، اس کا چو پایہ ہے، وہ تو اس کے مطالعہ کے بغیر پورے طور پر ظاہر نہیں ہو سکتا۔ یہاں صرف اس کے چند نمایاں خصائص کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے

شعری اعتبار سے ”پھولین“ کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کے اسلوب کی سادگی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اس وقت تک اردو شاعری، کافی ترقی کر چکی تھی پھر بھی ”پھولین“ میں ابتدائی نظموں کی پوری سادگی موجود ہے۔ اس زمانے تک شعری اصطلاحات یا لفظیات، جیسی کوئی چیز اردو میں رائج نہیں ہوئی تھی، اور ہر شاعر، حتی الامکان اپنی بول چال کی زبان ہی میں شعر لکھتا تھا۔ اسی لئے زبان اور اسلوب میں قدیم شعر کی بعض وقت حد سے زیادہ غیر رسمیت اور بے تکلفانہ طرزِ نگارش بعد کی رسمی شاعری کی علوی طبیعتوں کے لئے، اجنبی سی معلوم ہوتی ہے جتنی کہ تیرا در سوتا مہتھی اور میر جن تک کے کلام میں بعض وقت یہ محسوس ہوتا ہے کہ موجودہ شاعر کسی چیز کو جس طرح ادا کرتے ہیں وہ اسے اس طرح ادا نہیں کرتے۔ مثلاً میر کا ایک شعر ہے :

دل پہنچا ہلا کی کو نپٹ کھینچ کسالا
 لے یار مرے سلہ اللہ تعالیٰ
 اس مفہوم کو بعد کے شاعر کچھ اس طرح ادا کرتے۔

مرا تیرے بجر میں لے یار جسرے
 اب سانس بے لینا بھے دشوار خبرے

لیکن موجود شاعری میں چیز، جو ہندی شاعری کی طرف رجعت کے رجحان کے تحت ادا کی جا رہی ہے وہ ایک وضع بن گئی ہے؟ پھولبن کی حد تک ایک اور وجہ اجنبیت یہ ہے کہ اس زمانہ کے بہت سے الفاظ اب استعمال نہیں ہوتے۔ لیکن ان تمام امور کے باوجود، ہم اس کی غیر معمولی سادگی اور سادہ بیانی سے متاثر ہونے بغیر نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ ذیل کا اقتباس ملاحظہ کے قابل ہے۔ اس میں ملکِ سند کا بادشاہ اپنے مکار وزیر کو، سمن بر کے پرچاے کی ترکیبیں بتلاتا ہے۔ اشعار کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

”بادشاہ نے کہا ”تو پچ پچ دوڑیں ہے میری عقل پر آفریں۔ لیکن یہ بھی جان لے کہ وہ گل بے خار نہیں ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس گنج پر مار بیٹھا ہوا ہے کسی بادشاہ کا فرزند، اس پر فریفتہ ہو کر اور اپنا گھر بار چھوڑ کر، اس چنچل کو رہاں لے آیا ہے۔ اور وہ بھی دن رات اس کے ساتھ جو رو کی طرح زندگی بسر کر رہی ہے تو پہلے اس کو کورا تے سے بنا۔ لیکن یہ کام اس طرح کرنا کہ وہ دلبر مجھ سے رنجیدہ نہ ہو، اور اس کے نازک پھول جیسے دل کو صدمہ نہ نیچے“

”کیا شہ اس کوں سچ توں دوڑیں ہے	کہ تیری عقل پر صدمہ آفریں ہے
ولے نہیں ہے کتے دو پھول بن خار	سنیا ہوں میں کہ ہے اس گنج پر مار
بڑے یک پادشاہ کا کوئی فرزند	دوانا ہو، دل اس کی زلف سوں بند
وے کر چھوڑا اپنا گھر دار ایک بار	لے کر آیا ہے اس چنچل کوں اس ٹھار
دو چنچل بھی دگا کر جیو اس سانت	رہی ہے جو رو، ہول دس ہور رات
اول اس مرد کوں توں کار سٹنا	ہوں اس گرد کوں توں جھاڑ سٹنا
دغا شہزادہ کوں اس دسات وینا	اول چیلے سوں جیو اس وضع لینا
کہ وو دھن مجھ سوں آزرہ نہ ہوئے	دونازک پھول پز مردہ نہ ہوئے“

ابن نشاطی کے اسلوب کی یہ خصوصیت اس کے معاصر بلکہ پیشرو شعراء کے مقابلے میں بھی زیادہ نمایاں ہے۔ چنانچہ آغا جید رحیم صاحب نے اپنے مضمون میں جو رسالہ ”تحفہ“ میں شائع ہوا تھا، اس خصوصیت کی طرف خاص طور سے اشارہ کیا ہے۔ یہ سادگی نہ صرف زبان کی مد تک ہے، بلکہ خیالات اور انداز فکر میں بھی یہ چیز موجود ہے۔

دوسری اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں جگہ، جگہ جزئیات کے ایسے نفیس مرتفع پڑھنے والے کی نظر کے سامنے سے گذر جاتے ہیں کہ ان سے نظم اور قصے کے لطف میں خاطر خواہ اضافہ

ہو جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس طرح کے مرتفعہ قدیم ثمنویوں میں دستیاب ہوتے، اور متوسطہ ہمدکی ثمنویوں کے مقابلے میں زیادہ تعداد میں دستیاب ہوتے ہیں۔ لیکن یہ کہنا شاید مبالغ نہ ہو کہ مرتفع نگاری میں پھولین کو ایک امتیاز حاصل ہے۔ اس میں واقعات کے ایسے جزئیات بھی نظر انداز نہیں ہونے پاتے، جن کی طرف عام حالتوں میں ذہن منتقل نہیں ہونا حالانکہ ادبی مسرت زانی اور لطف کے یہی گوشے ہوتے ہیں، لیکن جو لطف اور بے ساختگی قدیم زمانے کی شاعری کے مرقعوں میں دیکھی گئی ہے، وہ بعد کے مرقعوں میں کم پائی جاتی ہے۔ اس کا ایک سبب تو یہ ہے کہ بعد کے زمانے میں یہ چیز سوچ سمجھ کر سراخام کی جاتی ہے، اور قدیم شاعری میں یہ چیزیں، روانی میں شاعر کے قلم سے نکل پرتی تھیں۔

قدیم قصوں کی مقبولیت کا ایک اہم عنصر بھی یہی مرتفعہ اور ان کی وسیع اظہار کی بے ساختگی ہوتی ہے۔ یہ نہایت جزئی تفصیلات پر حاوی ہونے میں مثلاً "پھولین" میں جہاں خط لکھنے کا ذکر کیا جاتا ہے وہاں محض یہ کہہ کر مال نہیں دیا جاتا کہ خط لکھا گیا جس کا مضمون یہ تھا، بلکہ اس میں منشی کو طلب کرنے، اس کے مٹھنے کی وضع، قلم کی خوبی، کاغذ کا رنگ، روشنائی کی خصوصیت، القاب کے لوازم اور سب سے بڑھ کر مضمون کی سادہ پرکاری، ایسے جزئیات ہیں جو خط کو بھی ایک زندہ چیز بتلاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ قدیم شاعری اور داستانوں کے مرقعوں میں سے اکثر مرتفعہ ایسے ہوتے ہیں، جو لطف بیان سے زیادہ گہری اہمیت رکھتے ہیں۔ یہی وہ زاوے ہیں جہاں سے شاعر کے ماحول پر روشنی پرتی ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ ابنِ نفاطی نے اپنے کارنامے کو فارسی کی اساس پر مبنی کیا تھا، اور فارسی شاعری اس وقت تک عروجِ کمال کو پہنچ چکی تھی، اس لئے "پھولین" میں ایسے بیانات کا ہونا کوئی اونگھی بات نہیں ہے۔ لیکن اس سلسلے میں ایک چیز قابل ذکر ہے کہ ابنِ نفاطی جزئیات میں ایک حد تک خود اپنے ماحول کی ترجمانی کرتا نظر آتا ہے۔ بعض اور ثمنویوں کی طرح "پھولین" کی فضا پوسے طور پر ایک نصب العین قضا نہیں ہے بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا پس منظر اس زمانے کی عام اور درباری زندگی ہے۔ مثلاً جہاں وہ سمن کے جزیرے کے محل کا نقشہ کھینچتا ہے، اس کی دیواروں پر قطب شاہی بزم کی تصویریں بھی دکھاتا ہے۔ اسی طرح سندھ کے پادشاہ کی طرف سے جب اس کا وزیر سمن برکو، ہمایوں فال کی موت کی خبر سنانے جاتا ہے، تو سمن برکی حرکات سکناات کا جو نقشہ وہ کھینچتا ہے، اس میں بڑی حد تک خود اس کے ماحول کا عکس موجود ہے۔

ان مرقعوں اور مناظر کے پہلو پہ پہلو ”پھولین“ کے وہ مرقعے بھی ہیں جن کا مقصد محض شاعرانہ کمالات دکھانا ہے ان میں وہ مرقعے بھی شامل ہیں، جو داستان گوئی کی خصوصیت سمجھے جاتے ہیں۔ ان میں یہ ہوتا ہے کہ جہاں کھانوں کا ذکر آجاتا ہے، داستان گو کھانوں کی پوری قسمیں بیان کرنے تک دم نہیں لیتا، اسی طرح جہاں پتھیاردوں کا تذکرہ ہو، وہاں وہ ہر طرح کے پتھیاردوں کا ذکر ضروری سمجھتا ہے۔

اشخاص قصہ کی نفسی کیفیتوں اور جذبات کے مرقعوں کی بھی ”پھولین“ میں کمی نہیں ہے۔ یہاں بھی اس کی یہ خصوصیت موجود ہے کہ چھوٹی، چھوٹی تفصیلات تک نظر انداز نہیں ہونے پائیں۔ ابنِ نشاہی کے اسلوب کا ناس و صف درو اور اثر ہے۔ ظاہر ہے کہ اس میں اصل نظم کا حصہ کم ہونا چاہئے۔ کیونکہ اگر خود شاعر کے اسلوب میں یہ خصوصیت موجود نہ ہو تو اصل کے موثر اور دلکش بھی چھٹس چھٹس ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ترجمے میں اگر ترجمہ کرنے والے کی ذاتی کوئی چیز بھی ہوتی ہے بھی اسلوب، اس کا اپنا ہوتا ہے ”پھولین“ میں اصل سے مطابقت کو جانچنے کا موقع نہیں تھا، کیونکہ اصل ثمنوی ہم کو کوشش کے باوجود نہ مل سکی۔ لیکن شواہد ایسے موجود ہیں، جن سے یہ کہنا آسان ہو گیا ہے کہ شاعر نے، اس میں اپنے ذاتی عنصر کو کافی جگہ دی ہے۔ مرتب کو اس کا یقین ہے کہ ”پھولین“ اصل نظم سے زیادہ دلچسپ ہے۔ جس کا ایک ثبوت اس کی شہرت اور مقبولیت ہے۔ ”پھولین“ قدیم ہونے کے باوجود آج تک زندہ ہے اور اس کے مقابلہ میں اصل نظم مردہ ہو کر رہ گئی ہے۔

اس خیال کی مزید تائید مناجات کے حصے سے بھی ہوتی ہے۔ یہ حصہ بڑی حد تک خود ابنِ نشاہی کی ذات سے متعلق ہے اور ظاہر ہے کہ اسے اس نظم سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ یہ حصہ ”پھولین“ کا بہترین حصہ ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ”پھولین“ کے اسلوب کی خوبی اصل سے زیادہ خود ابنِ نشاہی سے متعلق ہے۔

ایک چیز جو اس دور کی بعض مشہور نظموں میں کھٹکتی ہے، وہ سلسلہ خیال کے جوڑ ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی دور کی نظموں میں بہت سی باتیں بے کہے ہوئی جاسکتی تھیں۔ یہ چیز اردو ہی کی قدیم نظموں کے ساتھ محسوس نہیں، بلکہ دنیا کی اکثر زبانوں کی قدیم تحریروں کا ہی حال ہے۔ قدیم اردو میں اس کا ایک اچھا نمونہ ”مستحکم“ کی چند ربن و سبار ہے۔ اس خاص نقطہ نظر سے یہ ثمنوی بہت سقیم ہے۔ اس میں جگہ، جگہ، اور ”سو“ ایک وسیع مطلب کا قائم مقام ہوتا ہے۔ ”پھولین“

میں ایسے کھانچے بہت کم، بلکہ پوری نظم میں شاید دو چار سے زیادہ نہیں ہیں، اور یہ بھی خاص طور پر وہاں محسوس ہونے میں جہاں نئے بیان کی ابتداء ہوتی ہے۔ ورنہ عام طور پر ”پھولین“ کا تسلسل کہیں مجروح ہونے نہیں پاتا۔ متوسط دور کی شنیویوں میں ایسے کھانچے بہت کم ہو گئے ہیں اور بعض مشہور شنیوی نگاروں مثلاً نواب مرزا شوق کے پاس تو اس کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ جن لوگوں کے پیش نظر ایسے نمونے یا جدید دور کی بیانیہ نظمیں یا فقے ہوں، وہ قدیم نظموں کی اس خصوصیت کو ایک کمی محسوس کریں گے۔ اس میں شک نہیں کہ اچھی شاعری اسمانی ہوتی ہے۔ لیکن اس سے مراد مطلب کا ضبط نہیں ہے۔ تسلسل کے اپنے موجودہ معیاروں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم ”پھولین“ میں بھی کہیں کہیں یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے سیاق و سباق کے تسلسل کے لئے کچھ الفاظ یا جملوں کا اضافہ ضروری تھا۔ مثلاً ذیل کے تین پارے ملاحظہ ہوں۔

(۱)

رومانی روزاٹ یک پھول لائے ۴۴۸ نظر نل شاہ کے گذرانتا جائے
کر یک دن پھول دیکھا سو جہاندار ۴۴۹ و سے تس پھول میں خشکی کے آثار

(۲)

دھویں آہاں کے ہوسر پر بدل چھائے ۵۹۸ گرم بھاپاں سوں ہوڑاں پو پھلا آئے
سو ووا ونا ر پد من ذات بدلی ۵۹۹ طبیعت کی میری سب ہات بدلی
۳۔ نقل روح کے فقے کے سلسلے کا ایک شعر ہے، جس میں بادشاہ کے برن کے جسم میں منتقل ہو جانے کا حال لکھتے ہوئے شاعر کہتا ہے۔

ہر حال اس سنجند روز تھا شاہ سود کیکھا رہ میں یک طوطے کوں ناگاہ
ان میں سے بعض کھانچوں کے متعلق مرتب کا قیاس ہے کہ وہ کتابت کا تصور نہیں، لیکن
اس سلسلے میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس خصوصیت کی وجہ سے، قدیم نظموں میں بعض جگہ
نہایت پر لطف ڈرامائی کیفیت بھی پیدا ہو گئی ہے۔ ”پھولین“ سے اس کی دو تین مثالیں پیش کی جاؤ
ہیں

پہلو مثال میں، اس بادشاہ کا حال بیان کیا گیا ہے، جس کا وزیر شکرے کرچین کا ملک فتح
کر لے گیا تھا۔ اتفاق سے چین کے چند تماش اس ملک میں وارد ہوئے۔ کسی نے بادشاہ کو اس کی
خبر دی۔ یہ سنتے ہی وزیر کا خیال بادشاہ کے ذہن میں تازہ ہو گیا اور طرح، طرح کے اندیشے دل

دل میں گزرنے لگے۔

(۱)

ہواشہ غرق یوں اس فکر میں ہیں کہ جا آئے لھوا جیوں میاں میں ہیں
جو کوئی پھر پھر کو بدلانے سے ہے ایماں تراں بار رس کوں کرنا ہو قسرباں
جو کوئی اپکار یکس کا نا کرے یاد فلک چھپلوا سے جیوں ننگ کے ناد
اندیشہ خوب نہیں کر دل میں آکر ندیم یک تھا سو یویا اس بلا کر
(۲) طوطا، سنوتی سے پریشیاں حالی کا سبب پوچھتا ہے۔

لیگا ہے تج کوں کس کے درد کا تیر ہوا کئے غم سوں گل کر دل تیرا تیر
جلے سوں سوں اپنے مار کر آہ دیتی پھر کر جواب اس دھات دو ماہ
کہ سب عالم اوپر روشن ہے یو بات دیوا میں سو سہاویے کس سندر است

(۳) طوطا سنوتی کو اپنا ماجرا سنا تا ہے، اور اسے ترک تبت بتلاتا اور کہتا ہے کہ تو ذریعہ سے کہہ کہ
تجھ پر مجھے شبہ ہوتا ہے۔ وہ نقل روح کا فن جانتا تھا، اگر وہ اپنا ہنر دکھانے تیار ہو جائے تو تو
مری ہوئی قمری کو اس کے آگے رکھ دے اور جب وہ اپنی روح کو مردہ قمری کے تن میں منتقل کرنے
تو آگے اپنا کام میں جانتا ہوں۔ ایک روز جب وہ بواہوس جرم میں آیا تو سنوتی نے طوطے سے
جو کچھ سنا تھا کہہ دیا، وہ اچھل کر کہنے لگا: تو مجھے جس طرح آزانا چاہتی ہے آزما! اس نے فوراً
مردہ قمری کو اس کے سامنے اس طرح رکھ دیا جیسے کوئی آزمانے کو رکھتے ہیں:

دکھانے گر نہر آے گا تو کافر موی قمری کوں اس کے سامنے دھر
کرے جب روح کو نا ہوتے توں نام وہاں تے میں بھتا ہوں میرا کام
حرم میں ٹیک دن آیا سو وکول سکھی تھی جس روش سوں تیوں اٹھی بول
اچھل پڑ کر کب حاجت اُپر آ تو کیوں، بیخ آزماتی سے سوا زما
موی قمری کوں لیا کر درمیانے سٹے، سٹے ہیں جیوں کئی آزمانے

غرض پھولین“ صوری اور معنوی ہر اعتبار سے ایک قابل قدر کارنامہ ہے، اور اس زمانہ کی
بہترین نظموں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ابنِ نشاطی کو صرف اس ایک نظم کی وجہ سے جو لازوال شہرت
نصیب ہوئی، وہ قدیم یا جدید زمانے کے کم شعرا کو نصیب ہو سکی ہوگی۔

ایک چیز جو پھولین“ کے ادبی معیار کو سمجھنے میں ایک حد تک مدد دے سکتی ہے، وہ یہ ہے

کہ اس کے قصبے حتی الامکان ان کے اصلی رنگ روپ میں پیش کئے جائیں۔ اس لئے ذیل میں قصوں کا خاکہ کسی قدر تفصیل سے پیش کیا جاتا ہے۔ اس خاکہ میں صرف چند طویل تشریحات ترک کر دی گئی ہیں۔

مشرق میں کہیں ایک شہر تھا، جو کچن پٹن کہلاتا تھا۔ یہ شہر ہندی کے کنارے اس طرح آباد تھا کہ ہندی اس کے حصار کی خندق معلوم ہوتی تھی۔ پورا شہر، شہر کی ہر چیز کچن پٹن یعنی سونے کی تھی۔ حصار، برج، محلات حتیٰ کہ زمین اور درخت، کنکر اور پتھر سب سونے کی تھیں جدھر نظر اٹھا کر کیئے سونا ہی سونا نظر آتا، اسی لئے اس کا نام کچن پٹن پڑ گیا تھا۔

اس شہر کے استحکام اور خوبی کا یہ حال تھا کہ اس کے حصار کی بلندی ایسی تھی کہ ہوا کو بھی گزرنے نہیں دیتی تھی۔ پانی بھی اس کی وسعت کو پہنچتا پہنچتا دو چار منزل دم لے لیتا تھا۔ ایسا نادر شہر ساری زمین پر آنکھوں کے مسافرنے کبھی دیکھا اور نہ کسی کے کان کے جاسوس نے سنا تھا۔ اس کی ہوا کی یہ تاثیر تھی کہ سدا نشوونما کا ہنگام رہتا۔ اگر کوئی سوکھی لکڑی لاکر کاڑھتا تو وہ سبز ہو جاتی اور اس میں شاخیں نکلنے لگتیں۔ اس زمین پر کانٹے بھی بکھیرے جاتے تو وہ بھول کے بھانٹے ہو کر چھوٹتے تھے۔ اس کے محلات میں اگر کوئی چتر کار، تصویر آتارنا تو وہ تصویر فوراً حرکت کرنے لگتی۔ جو چٹے وہاں سے نکلنے، مٹھاس میں، شہد سے زیادہ تھے، اگر اس پانی کا ایک قطرہ آزمانے کو کوئی دریا میں ڈال دیتا تو تعجب نہیں کہ تمام سمندر ٹھٹھا ہو جاتا۔

اس شہر کے تمام لوگ خاطر جمع اور خوش حال تھے اور سب کے دل کے آہو جفا کے تیروں سے ہر وقت فارغ البال۔ عشرت گویا وہاں پیدا ہوتی تھی۔ اس میں سے جتنی بھی لیجیے رکھی نہ ہوتی تھی غرض وہاں سب کچھ تھا اور اگر کچھ نہ تھا تو وہ غم ہے۔ اس شہر پر عجیب آسمانی فیض نازل تھا کہ اس میں پینچ کر بوڑھے بھی تازہ جوانی پاتے تھے۔ اس پر سمیٹہ خوشی کی بارش ہوتی رہتی تھی۔ اسی حالت میں وہ شہر رہتا تھا۔

اس شہر کا ایک بادشاہ تھا نہایت نامور اور خوش بخت، اسے دنیا کے بادشاہوں میں سروردہ حاصل تھی۔ بڑے، بڑے، تاجدار اس کی اطاعت اور ضبط میں تھے۔ روئے زمین پر اس کا نامانی نہ تھا اور بجز اس کے حکم میں تھے ہر بانی کے آسمان کا یہ سورج، جہاں پرور کے نام سے دنیا میں مشہور تھا۔ جو کوئی فلک کا ستیا اس کے پاس آتا، جی کی طرح پرورش پاتا اور جو کوئی تھوڑا

کی سپی کو اس کے سامنے پھیلاتا مقصد کے موتی سے پڑ جاتا۔ کسی کو کسی پر دست درازی کی مجال نہ تھی۔ اگر ہوا خاک کو پریشان کرتی تو زمین کو ہوا سے تاون دلایا جاتا اور اگر کہیں دھرتی پانی کو چرکتی تو، اس کو کھود کر پانی نکالا جاتا۔ شہر گویا ایک باغ تھا اور بادشاہ ایک باغبان۔ اسی کی بدولت سارا جہان تازہ تھا۔

نوابز کاخیر دینے والا، چاند سورج کی بات اس طرح کہتا ہے کہ جب سورج بلندی سے پستی کی طرف آیا اور مغرب کے معبد میں جا کر ٹھہرا اساتھ ہی رات کی تشریاں نمودار ہوئیں اور سارا عالم نیند کے سجدے میں گر پڑا۔ درندوں نے اپنی اپنی گوی کے گوشوں کی راہ لی اور چرندے کونوں سے لگ کر ٹیٹھ گئے۔ پکھی بھی آشیانوں میں محتلف ہو گئے، راحت کی فراغت نصیب ہوئی تو بادشاہ نے بچھونے پر استراحت کیا۔ اور جب نیند لگ گئی تو خواب میں ایک درویش کو دیکھا جس کے جسم پر آجلا سا پرہن تھا اور ایک باریک سیلے سے سر نہنگی ہوئی تھی، سر پر شلہ کے عوض دستار اور ہاتھ میں ایک رنگین طرح دار عسما تھا۔ وہ ہاتھ میں مصلیٰ لئے ہوئے تھا اور اس کا دل ریاضت کی بدولت مصفاً، اگرچہ اس کا پورا جسم ہو سے خالی تھا، لیکن پشانی پر سجدے کی لالی موجود تھی، وہ اس حالت سے بادشاہ کے دربار میں کھڑا نظر آیا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اجازت کا منتظر ہے۔

جب صبح ہوئی اور پرندوں نے تسبیح و تہلیل شروع کی، اور سورج خطابت کا ساز و سلیمان لئے آسمان کے منبر پر خراماں ہوا۔ بادشاہ یکبارگی نیند سے بیدار ہوا اور رات کے خواب کو دھیان میں لیا اس کے دل میں خواب کے متعلق طرح طرح کے اندیشے گزرنے لگے، فوراً خادم کو بلایا اور حکم دیا کہ دربار میں دیکھ آ کہ کوئی اس طرح کا درویش تو نہیں کھڑا ہے، اگر وہ دربار میں نہ ملے تو اس کو جہاں ملے ڈھونڈ کر لے آئے خادم دربار میں گیا، بازار ڈھونڈا، لیکن ایسا درویش نہ ملا۔ وہ گلی، گلی، اس دلی کو ڈھونڈتا پھرتا تھا، آخر ایک خانقاہ میں پہنچا جس کے درویشوں پر نور برتنا تھا۔ وہاں اربابِ اطاعت اور اہلِ عبادت جمع تھے اور آپس میں طریقت، معرفت، حقیقت کی گفتگو کر رہے تھے خادم نے جب غور سے دیکھا تو وہ درویش ان ہی میں بیٹھا نظر آیا۔ درویش سجدہ کیا اور بادشاہ کا حکم نیا۔ درویش روشن خمیر پہلے ہی سے یہ بات جانتا تھا، اس لئے یہ کہہ کر اٹھا اور ساتھیوں سے اجازت لی کہ کسی کا دل توڑنا خوب نہیں، جب وہ دربار میں آیا تو بادشاہ کو بڑی خوشی ہوئی۔ درویش بڑا صاحبِ کمال تھا۔ اس کی زبان بات میں مشاق اور فہم کی طرح ہر وقت اس کے ہاتھ میں تھی۔ وہ روز ایک تازہ حکایت بادشاہ کو سناتا، اور ہر شب ایک نیا سوزا سے دیتا۔

جب درویش قہر کھتا رہتا تو بادشاہ بے مے، مست نظر آتا۔

ایک نزل رات، جب بدر، سورج کی طرح روشن تھا، اور دن رات میں کوئی فرق نہیں معلوم ہوتا تھا، بخوبی پریشان تھے کہ چوبیس ساعت کا دن کیسے آگیا۔ اصطلاب لے لے کر دیکھتے تھے لیکن یہ راز ان پر حل نہ ہو سکتا تھا، ایسی رات میں بادشاہ نے خوش ہو کر درویش سے کہا: تمہاری باتوں میں عجب کچھ سوز ہے کہ میں بے مے مست ہو جاتا ہوں۔ اب کچھ گفتگو: درویش نے سوچا کہ اس سے معرفت کی حقیقت کھول کر کس طرح کہوں اس کا بھناہرا ایک کے لئے آسان نہیں ہے، بہتر ہے کہ ایک مہازمی حکایت اس کو سناؤں۔ یہ پھر اگر اس نے لب کھولے اور یوں شکر ریز ہوا۔

”ملک خراسان جو سب میں بڑا ملک ہے، میرا باپ وہاں کا پردھان تھا۔ وہ نہایت روشن ضمیر اور صاف باطن شخص تھا، اس کی عقل و فراست کا یہ حال تھا کہ انفلاطون، ارسطو اور بوعلی سینا اس کے شاگرد کی حیثیت رکھتے تھے چھ مہینے بھر جو بات ہونے والی ہوتی، وہ بتلا دیتا۔ اسی سے میں نے ایک حکایت سنی ہے کہ کثیر میں ایک نہایت عقلمند اور عادل بادشاہ تھا۔ اس کی حکومت ہر چیز پر تھی۔ اگر گل اس کی اجازت کے بغیر ٹھکھلاتے، تو ہوا کے ہاتھ سے اُن کے ٹکڑے اڑا دیتا۔ اور جو گرس بغیر حکم کے آنکھ کھولتی تو ہوا کے ہاتھوں خوب جھکولے کھاتی۔ جب بادشاہ حکم دیتا سر و ملتے بلکہ شاید ایک اور پاؤں ہوتا چلنے لگتے۔ ہوا کو اس کی قدرت نہیں کہ بغیر اس کی اجازت کے چمن سے نہکت کوئے کر پر آگندہ کرے۔ بشکل اس کے اشارے کے بغیر لب کھول سکتا تھا اور نہ طوطی اور بلبل بول سکتی تھی۔

ایک روز جب موسم بہار پرتھا اور ہر طرف پھول کھلے ہوئے تھے، بلبلین نغمہ نبھایا کر رہی تھیں، کوئلیں ٹوک کر رہی تھیں بادشاہ نے مجلس جمائی، جب وہ مجلس کو زینت دینے بیٹھا تو ایسا معلوم ہوا تھا کہ فردوس میں رضواں بیٹھا ہوا ہے، ایسے میں باغبان ایک پھول لے کر حاضر ہوا۔ ایسا معلوم ہوا کہ گویا بادشاہ کو خوشبو لے کر آئی۔ اس پھول کی بو مشک و عنبر کی طرح تھی جس پر ساری عقل و ذرقت ہو گئی۔

باغبان نے وہ پھول بادشاہ کے نزدیک لایا اور بادشاہ گل گل طرح شگفتہ ہو کر تعجب سے پوچھنے لگا،

”لے بن کو سنا پانی دینے والے! ایسا پھول چمن میں آج تک نہیں دیکھا تھا، اگر اس کا پھول لاکر میسے چمن میں لگایا تو تیرا وہی گل کی طرح زرد سے پُر کردوں گا؟ مالی نے یہ حکم سن کر اپنا سر زمین پر رکھا اور پانی کی طرح بغیر مز کر دیکھے چلا، اس پھول کو وہ چمن چمن ڈھونڈتا پھرا کئی ہفتہ بعد پھول اس کے ہاتھ لگا اور اُسے لاکر بادشاہ کے چمن میں لگایا۔ ہر روز وہ ایک پھول

بادشاہ کی نذر کولانا اور بادشاہ اس سے بے حد محظوظ ہوتا۔

ایک روز جب بادشاہ نے پھول دیکھا تو اس میں سوکھنے کے آثار نظر آئے۔ رنجیدہ ہو کر مالی سے سبب دریافت کیا۔ مالی نے جواب دیا: چمن میں ایک کالا بلبل ہے جو گل کا عاشق ہے۔ کبھی تو وہ پھول پر آکر پروں کو پھیلا دیتا ہے اور کبھی کانٹوں پر سینہ مارتا ہے کبھی اپنے جنگل سے پتھریاں کھولتا اور کبھی منقار سے کلیاں شتر تیز کرتا ہے۔ کسی وقت خوشی سے جھوم جھوم کھڑا ہوتا ہے اور کسی وقت زار زالی کرتا ہے اس لئے پھول کلا گیا جو یہ سن کر بادشاہ کو ہزار رنج ہوا۔ اس نے حکم دیا کہ بلبل کے لئے ایک پھاندا باندھو اور اس کے حلقے ایسے تنگ کرو کہ پانی بھی اس میں پھلی کی طرح سپر جائے اور اگر ہوا بھی اس میں سے گزرنا چاہے تو پر بندے کی طرح گرفتار ہو جائے۔ شکاری نے اسی طرح کا پھندا اس جھاڑ کے نیچے باندھ دیا اور بلبل کو دھوکا دینے کے لئے اس میں کھردانے بھی ڈال دئے۔

آسمان دام ہے اور تارے دانے، کیونکہ اس کے کاروبار دام جیسے ہیں۔ اس دام سے کسی کو غافل نہ رہنا چاہئے۔ اس کا کام بے وفائی ہے اور اس سے کدورت کے سوا کچھ حاصل نہیں۔ دیکھو کہ ستاروں کو کبھی رکھتا ہے اور کبھی نہیں رکھتا۔ بادل کو گھڑی بھر کے لئے کہیں امن نہیں دیتا۔ دو دست جو یک تن ہو کر رہتے ہیں انھیں جوزا کی طرح الگ کر دیتا ہے۔ جو کوئی خوشی سے پاؤں پسا کر بیٹھتا ہے، اسے عقرب بن کر ڈنگ مارتا ہے۔ بیچارے بلبل نے جب اس جگہ دانے پڑے دیکھے تو بڑا خوش ہوا اور سمجھا کہ آج نیچے کی یادری ہے، میرا بخت فجر سے سازگار ہے شاید میرے رُخ میں چاند ہے اور میرے ستارے کی فحیر نظر عنایت ہے کہ محبوب اور چارہ دونوں ایک جگہ مل رہے ہیں، عرصہ سے بغیر کھانے پئے پڑا تھا۔ ہارے آج راحت کے ساتھ چارہ کھا کر، بلبل کا نظارہ کروں گا۔ اسے کیا معلوم تھا کہ دشمنوں نے شکاریں زہر ملا کر رکھا ہے بلبل مارے خوشی کے گل کی طرح شگفتہ ہو کر دیوانہ وار دانے پر گرا، جوں ہی اس کا پاؤں پڑا، پھندا گلے میں تھا۔ وہ غریب دانہ کھانے گیا تھا، اٹا پھندا گلے میں پڑ گیا اور پھڑپھڑانے لگا۔

غیر مطلع بری چیز ہے اسے خوب نہ جانو، اس سے ذلت نصیب ہوتی ہے۔ وہی تمام بلبلوں سے چھوٹے ہوئے ہیں جو طبع داری سے دور ہیں، وہ بلبل دانے کی طرح سے بند میں گرفتار ہوا۔ پھندے میں پڑ کر بلبل اپنے گل کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ میرے جان کے ساتھی، اے میری روح کی راحت، تیرے رُخ سے میرے نین روشن اور تیرے لب سے میرے

بین شیریں تھے۔ نیری نزدیکی سے میرے برگ کی تازگی تھی۔ تیری جدائی میں میری مرگ ہے۔ میری آنکھوں میں اندھیرا چھا رہا ہے۔ لے یا تیرے بغیر میں کیونکر رہوں۔ میں آج تک بغیر کھائے پئے تیرے قدموں کے پاس چھانوں ہو کر پڑا تھا۔ جہاں بھی جاتا پھرا سی جگہ لوٹ آتا اور تجربہ کو بغیر پلک مارے گھورتا رہتا۔ مجھے اس کا غم نہیں کہ میں گرفتار ہو گیا، غم اس کا ہے کہ تجھ سے دور پڑ گیا۔ پاپی تنکاری نے جب بلبل کو دام میں پھنس کر زاری کرنے دیکھا تو غصہ سے ہونٹ چباتا ہوا تم کی آستینوں کو چڑھا کر دوڑتا ہوا آیا اور اس کو کپڑے بچھے میں ڈال دیا۔ پنجر اتانگ تھا کہ دم بھی باہر نکل نہ سکتا تھا، اس کی تنگی بخیلیوں کی گور بلکہ چشم مور سے زیادہ تھی۔ تنکاری اس پنجرے کو لے کر بادشاہ کے پاس آیا اور سلیم جلالا، پنجر اس کو پیش کیا۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور بلبل کو ایک جزادی پنجرے میں ڈال کر دربار میں رکھا۔

جب بلبل نے دیکھا کہ اب وہ دن رہے نہیں، اور محبوب کے درشن کے دروازے اس پر بند ہو گئے ہیں تو مر کر پیروں میں چھپا کر اور کوئے ڈھال کر رونے لگا کہ ”مجھ پر جو بیت رہی ہے اس کا حال، اس نکل سے کون بیان کرے گا؟ اس حور کے بغیر، میرے لئے دنیا دوزخ ہے، اور اس مند کی جدائی میں، دن رات کی طرح تاریک۔ جب سے اس سے گلبدن سے دور ہوا ہوں، میرے بدن کا رواں، رواں کاٹنا ہو کر سل رہا ہے۔ یون کے بغیر میرا کوئی محرم نہیں جو اس کے پاس جا کر میرا غم کہہ سناے۔“ لے خوش باش ہوا، بارے تو ہی میرا دکھ پھول سے بیان کر، کاش میرا جسم ہوا کا ہوتا! میں کسی نہ کسی طرح یہاں سے اڑ کر اس کے پاس پہنچ جاتا۔ لیکن افسوس اب وہ پاؤں کہاں جو اس تک جا سکوں، اور وہ آکھ کہاں جو اس کا درشن دیکھ سکوں؟ بلبل کو اس طرح زاری کرتا دیکھ کر بادشاہ نے ایک روز اس سے پوچھا: ”تو کیوں اس قدر پریشان ہے؟ کس جادو چشم کی خاطر اس طرح بے خواب اور کس کی زلف کے لئے اتنا بے تاب ہے۔ مجھے کہہ کر کس لہلی کا تو مجنوں ہے اور کس کی نلکہ کا تجھے تیشہ لگا ہے کہ تو نے کوہ کن کا پیشہ اختیار کیا۔“ پچ بتا کہ تو کس کنول کا بھنورا اور کس پھول کا بلبل ہے؟“

بلبل بادشاہ کی گفتگو سن کر، آنکھوں کے دریا سے نمونی رونے لگا، اور یوں جواب دیا کہ ”تو میرا دکھ نہ سنے اور میری آگ کے پھول نہ چنے تو بہتر ہے۔ جس کے دل میں میرا سا دکھ بھرا ہوگا، اس کے لئے زمین سخت اور آسمان دور ہے۔ جو وہ چنڈے میں پھنسا ہوا اور جس پر میتی ہو، وہی میرا دکھ سمجھ سکتا ہے۔ کیا تباؤں میرا دل غم سے کیوں پھاڑیں کھا رہا ہے۔“

پوچھ نہ کہا جاسکتا ہے اور نہ کہنے میں آسکتا ہے اور اس کے کہنے میں فائدہ ہے اور نہ چپ رہنے میں۔ اگر یہ بات زبان پر لاؤں بھی تو کیا فائدہ؟“

بادشاہ بلبلیں کے غم سے اشکبار ہو کر کہنے لگا، ”شکر کھائے بغیر منہ میٹھا نہیں ہو سکتا اور بغیر مشورے کے کام درست نہیں پڑتا۔ مجھے اپنے دل کی بات سنا، ممکن ہے کہ میرے ہاتھ سے تیرا مقصد پورا ہو۔“

اس قدر دلاسا پا کر، بلبلیں اپنا احوال بادشاہ کو اس طرح سنانے لگا۔
 ”میرا باپ ختن کا سوداگر تھا، مال و دولت کی اس کے پاس کچھ کمی نہ تھی، گھر میں بہروں کے انبار لگے ہوئے تھے، اور روپے اور دینار ڈھیروں سے تھے۔ تمام بندر گاہوں میں اس کی شہرت تھی، وہ سب سوداگروں میں بڑا تھا۔ طرح، طرح سے بیش قیمت کپڑوں کے بستوں سے اس کی دکانیں بھری پڑی تھیں۔ دریا میں اس کی کشتیاں اتنی چلتی اور کھڑی تھیں کہ ان کی گرنی سڑ دریا سوکھ کر کچھڑ ہو گئے تھے۔ وہ اپنی تجارت کے سلسلہ میں عربستان، حلب، روم، شام، بنگالہ، آسام، واسط، اسرافین، صفابان، ماین، تبریز، شروان، ہمدان، کاشان، ارمن، روس، طوس، سرانڈیپ، شیراز، اردبیل، ختن، یمن، داماند، تجارا، سمرقند، کابل، لاہور، ماندو، ماہور، غرض سارے عالم کا پکرنگا تار تھا۔ اتفاق سے وہ ایک دفعہ تجارت کے کئی سامان لے کر، گجرات گیا۔ اس سفر میں، میں بھی اس کے ساتھ تھا۔ اس وقت میری ابتدائی جوانی تھی اور ذوقِ عشرت نے مجھے بدست بنا رکھا تھا۔

م، جہاں ٹھہرے تھے، وہیں قریب میں ایک زاہد پارسا رہتا تھا، اس کی ایک بیٹی تھی۔ بڑی چتر، بڑی چنل۔ میں اس کا سراپا کیا بیان کر سکوں گا۔ اس کے ابرو کا نور، محراب مسجد پر کبھی نہیں دیکھا گیا اس کی پیشانی، چاند سے زیادہ چمکدار تھی۔ اس کی پلکوں کو تیرا اس لئے نہیں کہنا چاہئے کہ کبھی کوئی تیر کا اسیر نہیں ہوتا۔ اُس کے نین کو گرگس کہنا نازیبا ہے، کیونکہ گرگس میں وہ ناز کہاں؟ اس کی ناک چھپے کی کلی کی طرح نازک تھی۔ اس کے رُخسار کو لالے سے کیسے تشبیہ

دوں کر لالہ میں داغ ہوتا ہے۔ ہونٹ کو لعل کیونکر کہوں کہ لعل میں وہ نرمی اور ناز کی کہاں؟ دانتوں کو اتار دانے نہیں کہہ سکتے، ان پروانے بھی دیوانے تھے۔ اس کی ٹھنڈی جیسا سب دنیا میں کہاں ہے جس میں عشق کا آسب ہو؟ اس کی کر کے سامنے شترزے کا ذکر ہرزہ ہے سرو، اس قدر کی حد کو نہیں بچ سکتا۔ اگر اس کی چال کو کوئی بنس کی چال سے تشبیہ دے تو اس کی عقل پر ہنسنا

چاہے۔ غرض اس موہنی کا سراپا جیسا تھا، اس کی تعریف کرنے کی مجھ میں سکت نہیں۔

میرے دل میں اس کے دیکھنے کی ہوس پیدا ہوئی۔ جب وہ یاد آتی تو میرے سینے میں گدگدی ہوتی ہے۔ اس کی پرست کی ہوا جو لگی تو میرا حال دگرگوں ہونے لگا۔ میں ہر روز اس کی لگی کو جاتا۔ پاپیادہ اور اکیلا۔ آہستہ آہستہ قدم رکھتا ہوا کبھی اس دیوار سے لگ کر چلتا اور کبھی اس دیوار سے۔ تاکہ کوئی نہ دیکھ لے اور وہاں پہنچ کر اس چند بدن کے گھر کی طرف منہ کر کے، آنکھوں کے تارے بکھیرتا اور آہوں کا کھلا ہانہ دھنا۔ کتنے دن بعد، امید کا سورج طلوع ہوا اور میرے بخت کے آنکھوں کو نور بخشا۔ نصیبہ جو دوست ہوا تو، یکایک وہ چنیل میری طرف جھانک کر دیکھی میری اور اس کی نظریں چار ہوئیں اور ہم دونوں کے دل مل کر ایک ہو رہے۔ اب یہ حال ہوا کہ جس طرح میں اُسے یاد کرتا، وہ بھی مجھے یاد کرنے لگی۔ کبھی میں اُس کے قدموں کے پاس سر سے چلتا جاتا اور کبھی وہ مجھے گھر پہنچا جاتی۔ اسی طرح سے دن رات گزرتے گئے۔ کبھی لوگوں کے ڈر سے ہم اپنی جگہ پر رہتے اور کبھی کوئی نہ سنے جیسا بات کرتے یا چھپ کر اشارے کرتے۔ کبھی ایک دوسرے کو آنکھیں پھاڑ، پھاڑ کو دیکھا کرتے اور کبھی، ایک دوسرے کو نظروں میں چراتے۔

ناگہاں کسی نے زاہد کو اس کی خبر کر دی۔ چاڑی خور کا منہ جگ میں کالا۔ زاہد نے خیر سکر تملانے اور اپنے آپ میں غم سے پچھا اس کھانے لگا۔ آبرو جانی دیکھ کر وہ مدے شرم کے ایک جسٹس میں بند ہو گیا۔ اور سرد کی طرح ایک قدم پر کھڑا ہو کر، دھاک کے پتوں کی طرح ہاتھ پھیلا یا اور بد دعا کی کہ ہماری صورت تبدیل ہو جائے۔ اتفاق سے اس روز رحمت کے کوڑ کھلے تھے، اُس کی دعا تیر کی طرح آسمانوں کے ساتوں سپر سے گزر گئی اور سیھی نشانہ پر جا لگی۔ میں تھی کوٹ کے ساتھ بلبل اور وہ گل کی صورت میں تبدیل ہو گئی۔ اسی وقت سے درون کی اور سینہ چاکی میں بننا ہوں۔ بلبل نے دعا پر کلام ختم کیا اور کہا: آگے مجھے سب معلوم ہے، اب میرے بخت ہیں اور تیری نظر؟

یہ سوال سن کر بادشاہ کو خیال آیا کہ اس کے خزانے میں ایک انگوٹھی ہے جس کو اگر مسوخ پر پھرائیں تو وہ صورت اصلی پر آجاتا ہے۔ اسی وقت خزانے دار کو بلا کر، انگوٹھی لانے کا حکم دیا۔ جب انگوٹھی آگئی تو بادشاہ نے پہلے وضو کیا، پھر آتیہ الکری کو پڑھ کر، دونوں پر اس کو پھرایا خدا کے فضل سے وہ جیسے پہلے تھے ویسے آدی بن گئے۔ دونوں ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت

تھے۔ جوان کی صورت دیکھتا کہتایہ لیلیٰ ہے اور یہ محبوں، شیریں اور فرہاد ایسے ہی تھے، کیا یوسف اور زلیخا دنیا میں پھر آئے ہیں؟“

بادشاہ بہت خوش ہوا اور بڑی دھوم سے اُن کا بیاہ کر دیا۔ سو داگر کے بیٹے کو دربار میں ایک بڑا منصب عطا کیا گیا۔ وہ ہر روز صبح بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوتا اور قصوں سے اس کا دل بہلایا کرتا۔ ایک روز بادشاہ نے اس سے فرمائش کی کہ آج کوئی عشق کا قصہ بیان کر کیوں کہ محبت اور اُس کے سوز سے تو واقف ہے۔ یہ حکم سن کر اس نے اس طرح قصہ شروع کیا۔

ملوک چین میں، میں سے ایک کے متعلق میں نے سنا ہے کہ وہ بڑا عالی ہمت اور صاحبِ شکر تھا۔ ایک روز دربار بھرا ہوا تھا اور بادشاہ تخت پر جلوہ افروز کہ حاجوں نے اگر خبر دی۔ چین سے ایک نقاش آیا ہے اور کئی نقش لکھ کر لایا ہے۔ چین کا نام سنتے ہی بادشاہ کے چہرے پر غم کے آثار نمودار ہوئے اس نے ایک وزیر کو بڑے لشکر کے ساتھ چین کا ملک فتح کرنے بھیجا تھا۔ اُس وقت سے اُس کی خبر نہیں آئی تھی۔ بادشاہ کے دل میں اندیشے گزرنے لگے کہ کہیں وہ خود ملک لے کر نہ بیٹھ گیا ہو پھر یہ سوچ کر یہ کہانی خوب نہیں، اُس نے ایک نذیم کو طلب کیا اور حکم دیا کہ کوئی حکایت بیان کر تاکہ غم غلط ہو۔ نیم واقف کا رہتا ہوا موقع کے مناسب اس نے یہ حکایت بیان کی۔

ایک راجہ غم و ذکا میں بڑا مشہور تھا۔ اُسے جوگیوں سے بڑا اعتقاد تھا۔ ملک ملک کے جوگی اس کے پاس آئے تھے ایک ایک روز ایک جوگی اس کے شہر میں آیا۔ بادشاہ نے خود جا کر اس کو لیا۔ محل میں لا کر عزت سے بٹھایا اور احوال پوچھنے لگا کہ تم کہاں سے آئے اور کہاں رہنے والے ہو؟ کرم کیا کہ ہم کو درشن دکھلایا۔ جوگی نے جواب دیا: اے بادشاہ! ہم آنے، جانے والے کون، جو کچھ کرتا سوچتی کرتا ہے۔ ہماری ناتھ کی ڈور اسی کے ہاتھ میں ہے۔ بادشاہ نے اس کو بہت عزت سے رکھا۔ اس کے لئے گھی اور دودھ کا راتب مقرر کر دیا۔ جوگی نے یہ سوچ کر بادشاہ کے پیار کا کچھ تو ابکار کروں اُسے نعل روح کا منتر سکھا دیا، جس سے وہ کسی اور جسم میں جاسکتا تھا اور جب چاہے واپس اپنے تن میں آسکتا تھا۔ بادشاہ کا ایک وزیر بڑا ہوشیار تھا، اور وہ اُس زمانہ میں اتفاق سے ایک بڑا کام انجام دے کر آیا تھا۔ بادشاہ نے خوش ہو کر اس سے فرمایا کہ: کیا مانگا ہے؟ مانگ اس نے سجدہ کر کے کہا: میری ہمت سے سبم درز کی کمی نہیں۔ اتنی کرم بخشی تو نے کی ہے کہ کسی چیز کی حاجت نہیں۔ لیکن اگر مجھ کینے پر مہربانی کے نعل روح کا منتر مجھے سکھا دے تو، ذہ نوازی ہے۔ بادشاہ یہ سنتے ہی کال کو ہاتھ لگا کر سو نچنے لگا کہ اس کو یہ منتر سکھانا، اپنے

باؤں پر آپ کھاڑی مارنا ہے۔ لیکن قول دے چکا ہوں، نا، بولوں تو جھوٹا ٹھہرتا ہوں۔ بادشاہ دنیا میں جھوٹ بولنے لگیں تو پھر کون کسی کو پتیا لے گا۔ یہ سوچ کر، خدا پر توکل کیا اور اس کو منتہر سکا دیا۔ ایک روز بادشاہ شکار کے لئے گیا۔ جب شکار کھیل کر واپس ہونے لگا تو قضا کے حکم پر وہ شکر سے جدا ہو گیا۔ اس کے ساتھ سوائے اس وزیر کے کوئی اور نہ تھا۔ پھرتے پھرتے دونوں ایک جنگل میں پہنچے۔ یہاں راستہ میں ایک ہرن مردہ پڑا ہوا ملا۔ بادشاہ کو خواہش ہوئی کہ اس کے جسم میں جا کر منتہر کو آزماؤں، تھوڑی دیر ہرنوں کے ساتھ پھروں اور ہرنیوں کی پیت کا مزہ لوٹوں؟ یہ سوچ کر اس نے اپنی روح ہرن کے مردہ جسم میں منتقل کی اور پھرنے کے لئے جنگل کی طرف چلا گیا۔ وزیر نے بادشاہ کا جسد خالی پڑا ہوا دیکھا تو بادشاہ بننے کی ہوس دل میں پیدا ہوئی۔ فوراً اپنی روح کو بادشاہ کے جسم میں داخل کیا اور اپنا جہتم لوہار سے ٹکڑے، ٹکڑے کر کے پھینک دیا اس طرح دغا بازی سے وہ سلطنت لے کر بیٹھ گیا۔

اس بادشاہ کی ایک رانی تھی جس کا نام ستونتی تھا۔ اس کی عصمت اور عفت کا یہ حال تھا کہ چاند سورج بھی اس کی چھانوں دیکھنے نہ پاتے تھے۔ اگر کبھی وہ آئینہ کے سامنے جاتی تو اپنے مردم خیزم کو دیکھ کر شرم جاتی اور کبھی ہال کھولنے کنگھی لیتی تو پنچہ کا نمونہ سجھ کر پھینک دیتی۔ نرگس کو دیکھ کر منہ پر آنچل کھینچ لیتی۔ اس کی پاکدامنی کی عورتیں تمس کھایا کرتی تھیں۔ اس نے بادشاہ کے چال چلن نئے دیکھے تو اس کو شہرہ ہوا۔ جب کبھی وہ اس سے محبت کا اظہار کرتا ستونتی چلے سے مال دیتی۔

اصلی بادشاہ جب واپس آیا تو اپنے جسم کی جگہ خالی دیکھی۔ اسے بڑا رنج ہوا لیکن کیا کرتا نا چار مکار وزیر کو کوستا پھرتا تھا کہ ایک مرا ہوا طوطا نظر پڑا۔ اس نے فوراً اپنی روح کو اس میں منتقل کیا اور نئی زندگی اختیار کر کے بادشاہ کے شکاری کے گھر پر جا بیٹھا۔ شکاری اسے دیکھتے ہی بچر اور ست کرنے لگا۔ طوطے نے اس سے کہا کہ پنجرے کی ضرورت نہیں، میں خود گرفتار ہوتا ہوں، لیکن ایک بنجر پر تو مجھے بادشاہ کے ہاتھ بیج دے یہ شکاری اس کی گفت گو سن کر حیران ہوا اور اسے پنجرے میں ڈال کر فریبی بادشاہ کے پاس لے گیا۔ وہ بھی اس کی مٹھی باتیں سن کر بہت خوش ہوا، اور اسے خرید کر اسی مقام پر رکھا جہاں ستونتی رہتی تھی ایک روز طوطے کو موقع ملا، اس نے ستونتی سے پوچھا اے سرو آزاد تیری جوانی کا رنگ کیوں برباد ہوا، کس کے غم میں تُو بے گل ہے؟ ستونتی نے آہ کھینچ کر کہا: سب عالم پر یہ بات روشن ہے کہ دیا نہ ہو تو

رات کیسے سہانی ہے اور جس کے منہ میں تنبول نہ ہو۔ وہ منہ کیونکر بھلا لگے گا۔ جدائی میں مرنا آسان ہے، بغیر پیو کے زندہ رہنا مشکل۔ پریشان ہوں مگر محبت میں ثابت قدم ہوں۔ شمع کی طرح جل رہی ہوں لیکن اپنی جگہ سے ٹلی نہیں؛ طوطے نے اس کی وفاداری دیکھی تو رو کر اپنا سارا ماجرا کہہ سنایا، اور کہا کہ اب کے وہ تیرے ساتھ محبت کا اظہار کرے تو، تو اس سے کہہ تو وہ راجا نہیں ہے، تمہارے جیسے شبہ ہوتا ہے۔ وہ نقلِ روح کا فن جانتا تھا۔ وہ فریبی تمہارے پر قابو پانے کے لئے اس پر تیار ہو جائے تو، تو وہ قمری کو اس کے سامنے رکھ دے۔ آگے میں اپنا کام کھتا ہوں۔

چنانچہ یہی ہوا۔ جب اس نے ستونتی سے یہ سنا تو اچھل پڑا، اور کہا، تو کیا آزماتی ہے، دیکھ! ستونتی نے فوراً مری ہوئی قمری اس کے سامنے رکھ دی، جوں ہی قمری نے قمری کے جسم میں اپنی جان ڈالی، بادشاہ، اپنے اصلی جسم میں آگیا اور قمری کی ٹانگیں چیر کر اسے پھینک دیا اور سلیمان کی طرح پھر تخت پر بیٹھ گیا۔ دنیا کو خوشی نصیب ہوئی اور سب آداب، احترام بجالائے۔ اتنے میں ایک وزیر آیا اور بادشاہ کی مدح و ثنا بجا کر عرض کی، "اے فرزندہ طالع وہ بدبخت اسی طرح فنا ہوا جس طرح ایک بادشاہ، کسی عورت پر فریفتہ ہو کر تخت کھو بیٹھا تھا؛ یہ سُن کر بادشاہ اس کی طرف متوجہ ہوا، اور پوچھتے لگا، وہ کون کوتاہ بین تھا جس نے عورت پر بھول کر اپنی عزت گنوائی؟ وزیر نے یہ دیکھ کر کہ بادشاہ کی طبیعت فہم سننے کی طرف راغب ہے، یوں گویا

نہوا۔

قدیم زمانے میں ملکِ عجم کا ایک پادشاہ تھا، جس کی بیٹی بڑی نبول سورت تھی۔ اس کا نام سمن بر تھا۔ اور سارا عالم اس کے حسن کا شبلی۔ مصر کا شہزادہ ہمایوں فال بھی اُس کے حسن کا شہرہ سُن کر اُس کا دیوانہ ہو گیا اور اُس کو دیکھنے کے لئے ملک اور ماں اور باپ کو چھوڑ کر یہ حال نباہ روانہ ہوا۔ بڑی شقیں اٹھاتا آخر، اس شہر میں پہنچا۔ وہاں جو دیکھا ہے تو شہر ہر طرف عاشقوں سے گلزار بنا ہوا ہے۔ کتنوں نے اُس کے زخار کے دھیان میں اپنا گریبان چاک کر رکھا تھا کئی اس کے بام کی طرف منہ اٹھا کر سوسن کی طرح سوزبان سے اُس کی تعریف کرتے تھے، کچھ اُس کے دہن کی یاد میں گل کی طرح منہ موند کر پڑے تھے۔ بہت سے اُس کے قدم کی یاد میں سرو کی طرح ایک پاؤں پر کھڑے ہوئے نظر آئے اور چند اُس کے غم، بزم میں بیل کی طرح سے پوش ہو گئے تھے۔ جب عشق کا سوز دل میں ضبط نہ ہو سکا تو وہ بھی شب و روز اس کے محل کے پاس جاتا اور آنکھوں سے ہلو کے دریا بہا کر اپنے دامن کو شفق کر دکھاتا اور کہتا اے میرے

نیچے کے سورج اس حالت میں کب تک پڑا رہوں کہ دن کو نور نہ دیکھ سکے۔ حسن کے آسمان سے
 چاند کی طرح باہر نکل اور میری آنکھ سے آنکھ سے آنکھ سے کوٹھڑ کر یہ کتنے دن تک یوں ہی رقتا اور آنسو
 کے پانی سے منہ کو دھوتا رہا۔ اتفاق سے ایک روز طالع کی اس پر نظر ہوئی۔ اس چنچل نے اُسے
 جھانک کر دیکھا۔ ادھر اُس نے بھی اسے دیکھا اور دیکھتے ہی دونوں بے قرار ہو گئے۔ دونوں کی
 نظر سے جو تیر نکلے سینوں کے سپر سے پار ہو گئے۔ شہزادی اُسے دیکھ کر ناز سے یوں بول اُٹھی۔
 تو کہاں کارہنے والا ہے اور عاشقی کا بار سر پر لئے یہاں کس لئے آیا ہے؟ اس طرح یہاں آنا
 اور اپنے آپ کو رسوا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ میرے ماں باپ نہیں گے تو اس کو کس طرح روا
 رکھیں گے؟ اس مقام سے نکل جا اور اس بلا کے بار سے سبکدوش ہو جا۔ اس طرح اُس
 نے عاشق کو کس کر دیکھا کیونکہ سونا بغیر کسے ظاہر نہیں ہوتا اور اگر ظاہر بھی ہو تو اس کا کتنا بہتر ہی ہے
 کہنے کو تو اس نے کہہ دیا، لیکن دل سے اس کی دیوانی ہو رہی تھی۔ شہزادے نے جوں ہی یہ بات
 سنی، معلوم ہو گیا کہ اس کے تن سے نکل گئی۔ گلابی چہرہ زعفرانی ہو گیا اور اس طرح جواب دیا
 ”اے سونہری! جب سے تیرے عشق نے دل میں ڈیرا جما یا ہے، حال کا بے حال ہو گیا ہے اور رات
 صبراً تھ سے چھوٹا جا رہا ہے۔ تیری محبت میں بلا حنت سے منہ مڑ کر بلا سر پہ لی ہے۔ اگرچہ میرا
 باپ مہر کا بادشاہ ہے لیکن آج میری آنکھیں روغنیل ہیں۔ میرا نام کہنے کو تو ہمایوں ہے، لیکن
 تیری جدائی سے میرا دل پر خون ہے؟ شہزادی یہ نام پہلے ہی سُن چکی تھی، پھر بھی، دلی کی بات پوشیدہ
 رکھی اور جواب دیا: تو ایک جدا چہی کا پھول ٹھیرا اور میں ایک بن کی کنوٹی کلی۔ نومصری میں عجی۔
 تیری بات کو پچ کس طرح مانوں اور تجھے سچا عاشق کس طرح جانوں، کیا خبر کہ تو چاند ہے یا تارا۔
 اور محبت میں اُدھورا ہے کہ پورا کتنے ہی ایسے آتے جو خواہ خواہ کے عاشق بنتے اور طبع کی طرح
 غالی شور مچاتے ہیں؟ یہ سنتے ہی اس کے ہوش اڑ گئے، پھر جب جو اس درست ہوئے تو قہقہہ لگا کر
 کہا: جس صانع نے تیرے رخ کو گل بنایا اور مجھے ٹبل کیا جس قادر مطلق نے تیری زلف کو تاب
 دے کر مجھے تیا ب کیا، جس محن نے تجھے حسن اور مجھے وصل کی آس دی، وہ شاہد ہے کہ میری بات
 سمجھت نہیں ہے۔ میں دل سے تیرا عاشق ہوں۔ میری بات کو پچ مان اور مجھے اپنا جان؟ جب
 شہزادی نے اس میں عشق کے چانے دیکھے، تو آہستہ نیچے اتر کر آئی اور اُسے سینے سے لگایا۔
 کبھی کہ یہ میرا سچا عاشق ہے اور خود بھی اس دیوانے کی دیوانی ہو رہی۔ پھر تو دونوں کے آپس میں
 اُسے سے سہ چہر چھاڑ ہونے لگی۔ کسی دن تک ایک دوسرے کے دشن سے خوش حال رہے لیکن

اس طرح سے چوری کتنے دل چل سکتی ہے؟ آخر اس بات کا شہرہ ہونے لگا۔ دونوں نے مل آپس میں مشورہ کیا۔ ہم کو ایک دوسرے کے دیکھے بغیر نہ دن کو چین نصیب ہے اور نہ رات کو آرام نہا سی دوری بھی ہم کو گوارا نہیں، یہ بات اب سب پر ائمہ شرح ہو گئی ہے۔ مرث بادشاہ کے کانوں تک پہنچی ہے۔ وہ بڑا عیلا ہے۔ ہم دونوں کو زندہ نہ چھوڑے گا۔ کب تک یہاں اس طرح ٹرتے پڑے رہیں۔ مناسب یہ ہے کہ گھر سے نکل چلیں اور کسی مقام پر جا کر اس طرح مل جل کر رہیں جیسے پھول میں بو، ترن میں جوت اور منے میں ستی رہتی ہے۔ دشمنوں کے جگر کو پانی کریں اور برانما زوں کی آنکھوں میں خاک جھونکیں، میں فلاں باغ کو جانے کی اجازت لے کر آتی ہوں۔ اس نے کہا: میں بھی آتا ہوں، وہاں سے ہم دونوں مل کر کہیں نکل چلیں۔

غرض یہ ٹھہرا کر دونوں گھر سے نکل بھاگے، سیر کرنے، تماشے دیکھتے شہر بند میں حوصل ہند تھا لنگا کے کنارے، ایک محل "بیت العاشقین" میں قیام پذیر ہوئے۔ یہاں وہ بے کھٹکے لطف اڑا۔ تر تھے کبھی محل کی کھڑکیاں کھول کر دریا کی سیر کرنے اور کبھی ایک دوسرے کی صراحی دار گردن ہاتھ میں لے کر، لب لعل کے پیالے سے مئے پیئے۔ ہمالیوں اس بات پر مغر تھا کہ یہ بھی جتنے تک کسی پر ظاہر نہ ہونے پائے

وہاں ایک مالنی رہتی تھی، جو بادشاہ کے پاس پھول کے ہار پہنچایا کرتی تھی۔ سمن برس کے پاس بھی وہ پھول کے ہار، طے، چوٹی وغیرہ گوند کر لایا کرتی تھی۔ اسے سمن برس نے اس ہو گیا تھا اور اکثر اسی کی خدمت میں رہا کرتی۔ ایک روز یہ اصرار اس نے، سمن برس سے حالات پوچھے، سمن برس نے ہمالیوں کی نصیحت فراموش کر کے سارا حال کہہ سنایا۔

مشیت یوں بھی کہ ایک روز مالنی کو پھول گوندتے دیکھ کر سمن برس نے وہ ہار اس سے لیا اور خود گوندھ کر دیا، مالنی مقررہ وقت پر وہ ہار لے کر ہمیشہ کی طرح بادشاہ کی خدمت میں گئی اور جبہ بجالاکر ہار اس کے سامنے پیش کیا اور ہاتھ جوڑ کر اس کے سامنے کھڑی تھی کہ بادشاہ پھول دیکھ کر یکایک بول اٹھا، تو یہاں کئی روز سے آتی ہے اور پھول کے ہار دے جاتی ہے آج تک ایسا ہار کبھی نہیں لائی۔ یہ تیرا نہ تو نہیں سچ بتا کہ یہ ہار تجھے کہاں سے ملا؟ اس نے بہت سے عذر کئے لیکن بادشاہ غصے سے کہنے لگا، اگر تو سچ ہے نہ بتائے گی تو قسم ہے خدا کی کہ تیری بوٹی، بوٹی پھول کی پنکھڑیوں کی طرح جدا کر دوں گا، جب اس نے دیکھا کہ عذر کی گنجائش نہیں رہی تو ساری حقیقت کہہ سنائی۔ شہزادے کی بڑی تعریف کی اور سمن برس کے حق، کا

حال بیان کیا۔ یہ ذکر سن کر، بادشاہ کے دل میں سن بر کے عشق کی آگ بھڑک اٹھی۔ مہربانہ سے زحمت ہوا اور سن بر کو دیکھنے کی ہوس اس کے دل میں پیدا ہوئی۔

دوسرے روز صبح بادشاہ پھل کے شکار کا بہانہ کر کے کشتی میں سوار ہوا اور سن بر کے محل کے نیچے پہنچا۔ اس وقت وہ بال سکھانے بیٹھی تھی، اور ایسی نظر آتی تھی، جیسی کوثر پر کی حور۔ بال جو اس کے رخ کے اطراف بکھرے ہوئے تھے ایسے معلوم ہوتے تھے، گویا چاند پر بدلی چھائی ہوئی ہے۔ جون ہی بادشاہ کی نظر اس پر پڑی وہ بے خود ہو گیا اور عشق کی موجوں میں اس کے صبر کا سارا اثاثہ ڈوب گیا۔ جو لوگ موجود ہوتے یہ حال دیکھ کر پریشان ہو گئے اور فوراً بادشاہ کو واپس لے گئے۔ محل میں پہنچنے کے بعد فریروں میں سے ہر ایک حال پوچھنے حاضر ہوا۔ سب مل کر بادشاہ سے کہنے لگے، بادشاہ پر سب حال آشکارا ہے، کیا عرض کریں عقلمندوں نے کہا ہے کہ بادشاہ کو یہ چند کام مناسب نہیں۔ کشتی میں بیٹھ کر دریا پار جانا، مات کو چوری سے پھیرنا اور شراب کی مجلس جمانا، یہ سن کر بادشاہ نے جواب دیا۔

”یہ سب جانتے ہیں تاکہ اگر کوئی دشمن ملک پر دھاوا کرے تو اسے فوج کے ذریعہ اور فوج نہ ہو سکے تو زر سے دفع کرنا ممکن ہے۔ لیکن جب عشق کا سلطان ملک دل کو غارت کرنے آئے تو اس موقع پر میرے لئے کیا تدبیر ہے؟، تاؤ، اور اس میں میری کیا تقصیر ہے۔ کو۔ اب مجھے تاج و تخت بھلا معلوم ہوتا ہے اور نہ کوئی اور چیز اچھی لگتی ہے۔ آج سے گلے میں کھنی ڈال لیتا ہوں تاکہ وہ مہتری مجھ مل سکے۔ مجھے شاہی کیا کام آئے گی۔ کھوکہ آج سے میری بادشاہی ختم ہو گئی مجھے اس پریشانی میں مبتلا نہ کرو۔ مجھے مال اور دھن درکار نہیں، وہی دھن چاہئے اور یہ کام ہر طرح کرنے تیار ہوں“

یہ گفت گوسن کر سب کے سب بغیر دم مارے، کھڑے رہے۔ لیکن ان میں ایک وزیر فرست میں بے نظیر تھا اس نے عرض کی، بادشاہ نے جو کچھ فرمایا، سب مقبول ہے، لیکن بادشاہوں کے جذب میں یہ بات نامقبول ہے، انھیں دل مضبوط رکھنا اور دُور بینی سے کام لینا لازم ہے۔ جو کچھ بھی ہو، ہمت اور استقلال کو ہاتھ سے نہ دینا چاہئے۔ جلد بازی سے کام نہیں ہو سکتا۔ آہستگی سے کام لینا ضروری ہے۔ کلیوں کے نمودار ہوتے ہی پھول نہیں کھلتے اور کھلیں بھی تو ہر ایک کو نہیں ملتے، نگورے آہستہ آہستہ بلند ہوتے۔ چاند نیم کی رات تک چل کر، پورا ہوتا ہے۔ اگر شہ کا حکم ہو تو میں اس کام کو سر آٹھوں سے انجام دوں گا۔ ہر ترکیب سے اس تارے کو توڑ کر تجھ سے

ملاؤں گا:

بادشاہ نے فرمایا، بے شک نو دور بین ہے تیری عقل پر آفریں، لیکن وہ بھول بے ہمار نہیں معلوم ہوا ہے کہ اس گنج پر راجھی ہے۔ کسی ٹبے بادشاہ کا فرزند، اس پر دیوانہ ہو کر اور اس کی زلف میں دل چھینا کر گھر دار چھوڑا سے یہاں لے کر آیا ہے اور وہ چنچل بھی اس سے مل لگا کر، جو رو کی طرح اس کے ساتھ تہتی ہے۔ پہلے تو اس مرد کو نکال پھینک اور اس گرد کو جھاڑ پھینک، اور یہ کام دغا اور جیلے سے اس طرح ہو کہ وہ من موہن ٹبھ سے آرزو نہ ہو اور وہ نازک بھول پڑ مردہ نہ ہو۔

اُس جیلہ گرنے پھر بادشاہ سے کہا کہ: ابھی ندی کے کنارے جا کر، ضیافت کا اسباب تہیا کریں اور اس ایک دو دن کے مہمان کو دعوت دے کر بلائیں۔ اس کو خوب شراب پلائیں، پھر اس سے شرط کریں کہ برہنہ ہو کر دریا سے کنول کا پھول توڑ لائے۔ اس کو آسان جان کر وہ غدر نہ لایگا اور جپوں ہی جائے گا خود آپ ڈوب مرے گا، نہنگوں کا لقمہ بنے گا۔ ہم انجان رہیں۔ سمن، برکوگمان نہ آئے گا کہ ہم نے دغا دے کر اُسے مارا ہے۔

بادشاہ کو یہ بات بہت پسند آئی، فوراً ضیافت کا سامان درست ہوا اور ہمایوں خال کو وہاں بلا لایا گیا۔ اس نے مروت سے انکار نہ کیا اور چلا آیا۔ بادشاہ نے بزم خوب آراستہ کی تھی، دو دو یہ ساتیان موش کی نظار بھی اور مطرب میٹھے نغمے کے چھپے رازوں کو کھول رہے۔ رہا بتن، تن، تانتاں بچتے اور طنورے جھن جھن جھنا جھن بول رہے تھے۔ غرض ایک لطف تھا۔ بادشاہ کا اشارہ پاتے ہی ساتی کھلی زلفوں اور ملی آنکھیوں کے ساتھ حاضر ہوئے اور شراب کے دور چلنے لگے۔ پھر بادشاہ نے کہا: اب بیٹھ کر شطرنج کھیلیں اور دنیا کی فکر سے آزاد ہوں؟ ہمایوں خال، بغیر شبہ کے شطرنج کھیلنے بیٹھ گیا۔ لیکن جیسا پہلے ہی سے طے ہو چکا تھا، شہزادے کو مات ہوئی اور اسی بات کھری رکھنے کے لئے وہ برہنہ ہو کر دریا میں کودا اور فوراً ایک مچھلی اس کو نکل گئی۔

اس ظالم نے تین دن تک تعزیت کے مراسم ادا کئے پھر حوش خوش اپنے گھر آیا اور اس نکار دہرے کو بلا کر کہا کہ جا اس موہنی سے جو بات کہنے کی ہے کہہ۔ وزیر خود ہی صاحب بن کر سمن برکے پاس گیا۔

سمن برکا یہ حال تھا کہ ہمایوں کے بچھڑنے کی وجہ سے تین دن سے دکھ میں تھی۔ تپنے اور رونے کے بغیر اُسے دو سہرا کام نہ تھا۔ آپ ہی کہتی، ”بھے یہ معلوم نہ تھا کہ پہلے اپنی محبت کی دیوانی کر کے تو

اس طرح چلا جائے گا۔ خدا جانے تو کہاں ہے؟ تیرے بغیر میں کیسے زندگی گزاروں؟ اب جینا کس کام کا، اس سے بہتر ہے کہ زہری لوں؟ ایسے میں دستک کی آواز سنی، سمجھی کہ ہماری آج ہر سکوت توڑ کر دلا۔ کے لئے کسی سے کچھ کہلایا ہے۔ ننگے سر اور ننگے پیر و روتی ہوئی اور آسمرے میں کھڑے ہو کر پوچھنے لگی، کیا خبر ہے، بھائی، مجھے اس کی خبر سناؤ، تباہ و کورہ میرے جی کا من بیت کہاں، مجھ پر کواہ امریت کہاں ہے۔ مجھ زادھاری کا آدھا روہی تھا، اس کے بغیر سارا عالم میری آنکھوں میں اندھیرا ہے۔ تین دن سے مجھے رونا لگا ہے۔ یہ سن کر اس کرنے افسوس کا اظہار کیا۔ پھر شہزادے کے دریا میں ڈوب مرنے کی خبر سنائی۔ یہ سنتے ہی من بر پر آسمان ٹوٹ پڑا۔ زمین پر نیکیاں کھانے لگی اور روتے، روتے بیہوش ہو گئی۔ جب ہوش آیا تو لال اور ہنسی پھاڑ دی اور دم کا سارا زور نوح کر پھینکیا۔ آنکھوں سے کا جل پونج دیا۔ کنگھی کے ٹکڑے، ٹکڑے کر کے اور اور منہ دیکھنے کی آرسی کو بھڑک کر پھینک دیا۔ ہاتھوں کی جوڑیاں چور چور کر دیں اور بیان کر کر کے رونے لگی۔ میں یہ نہ جانتی تھی کہ دشمن اس طرح گھڑبائیں گے اور یوں غم کے دریا میں ڈال دیں گے۔ اگر یہ جانتی تو اس کو دل کے اندر پھینکتی، آنکھوں کی تپنی بنا کھتی۔ من بر کا دکھ دیکھ کر حجاب بھی ٹھنڈا پڑ گیا اور اس شمع رُو سے کچھ بول نہ سک کر، اپنا منہ کالا کیا۔ بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر، جو کچھ حال دیکھا تھا کہہ سنایا۔ یہ سن کر بادشاہ نے کہا: تو ایک دفعہ اور اس کے پاس جا، اور جس جیلہ اور تدبیر سے ہو سکے اس کے غم کی آگ ٹھنڈی کر اور میرے عشق کی گرمی سے اُسے نرم کر تیرے بغیر کوئی دوسرا یہ کام نہیں کر سکتا۔ تجھ سا عقلمند آج کم ہے۔ غرض وہ پھر اٹنے پاؤں لو۔ من بر کے پاس جا کر اُسے ترکیب سے اس طرح سمجھانے لگا۔

۵۱ اس جگ میں جس نے گوارا دیکھا، وہ آخر گور میں جانے والا ہے۔ جو پھول شاخ پر ٹھلتا ہے، وہ آخر فنا کی باد سے گر جاتا ہے۔ جو چیز بھی دنیا میں موجود ہوئی ہے، وہ ایک راز نابود ہونے والی ہے۔ یہ مہینا دو پہر کی چھاؤں ہے۔ دنیا میں نام کے بغیر کچھ نہیں رہتا۔ کسی کو ابد کی خلعت نہیں بخشی گئی۔ سب عالم پر یہ بات ظاہر ہے کہ خدا کی قدرت کا قوی ہاتھ، اگر مغرب میں چاند کو غروب کرتا ہے تو اسی گھڑی سورج کو طلوع کرتا ہے۔ اگر دارا سے بادشاہی چھین لینا ہے تو اسی دن سکندر کو تاج عطا کرتا ہے، جب دن کو ختم کرتا ہے تو اسی گھڑی رات کو ظاہر کرتا ہے۔ دنیا کے کام بند نہیں رہتے۔ اس دم کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔ مجھ سے پوچھتے ہو تو یہ اچھا ہے کہ بادشاہ طالب ہو اور تو مطلوب۔ اس یوسف کو قصہ ماضی سمجھ کر تو اس سلیمان سے راضی ہو جا۔ شاہ

تیری محبت میں صادق ہے۔ وہ تیرے عشق میں دیوانہ ہو رہا ہے۔ سمن برنے اس سے جب یہ باتیں نہیں تو اس کو یقین ہو گیا کہ شہزادے کو مارنے والے یہی ہیں۔ بو بھرا منہ اس کی طرف کر کے اور غصہ سے ہونٹوں پر کف لاکے کہا: میں پہلے ہی تیری صورت دیکھ کر سمجھ گئی تھی کہ تو بڑا فتنہ بڑا مکار ہے، صورت میں انسان، لیکن سیرت میں عین خناس ہے۔ تجھے میرا نواں نواں کیوں نہ کو سے، یہاں آکر کچھ کہتا ہے اور وہاں جا کر کچھ کہتا ہے۔ اور وہاں جا کر کچھ کہتا ہے۔ علم کی طرح تیری دوزبائیں ہیں لیکن میں ایسی بھوکی نہیں ہوں کہ تیری باتوں میں آجاؤں۔ میں وہ کون نہیں ہوں جو سورج کے بغیر کسی اور چاند سے شگفتہ ہو۔ محبت کی رہ روش میں یہ بڑا عیب ہے کہ دوسرے کو دیکھوں تو یہ بات پھر کبھی زبان پر نہ لاء، اور تجھے قسم ہے کہ جس طرح آیا ہے، اسی طرح واپس جاؤ۔ ذریعے دیکھا کہ اس کی بات کا کچھ اثر نہیں ہوا، وہ چپکے سے چلا گیا اور بادشاہ کے پاس جا کر سب حال بیان کیا یہ سننے ہی بادشاہ رنجیدہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ اب کیا تیرے کر دو؟ افسوس وہ کچھ پر عبرت نہ ہوئی۔ اب حکومت کا بوجھ تیرے سر ڈال کر، اسی کے درپر جا کر پڑا ہوں گا اور اُس کے آستانے پر سر رکھ کر اسی کا نام چنارہوں گا۔ شاید اس طرح اُسے کچھ ہر آجائے۔

غرض اُس نے جو کہا تھا وہ کر دکھایا اور سمن بر کے درپر جا کر بیٹھا لیکن اس کا بھی کچھ اثر نہ ہوا۔ اب ادھر کی سننے کہ مصر کا بادشاہ، بیٹے کی جدائی میں ہر دم تڑپتا رہتا وہ صرف بیٹے کو دیکھنے کی آس میں زندہ تھا۔ اتفاق سے کسی نے آکر شہزادے کے دغا سے مارے جانے کی خبر اس کو سنائی دیا اُس کی آنکھوں میں تاریک ہو گئی اور مارے غم کے زمین پر لوٹنے اور سر پر خاک اڑانے لگا۔

ذبیروں نے یہ حال دیکھا تو اُس کے پاؤں پر گر کر سمجھانا شروع کیا کہ لے شاہ، آنا غم کرنا مناسب نہیں۔ رونے سے کیا فائدہ؟ اس کی ممانعت آئی ہے۔ خدا سے صبر مانگو، وہی صبر کا اجر دے گا۔

بادشاہ نے کہا۔

میں اپنے آپ کو کس طرح سمجھاؤں۔ مجھ اندھے کی وہی ایک لامٹی تھی۔ جس کو ظالموں نے توڑ ڈالا۔ موت بھی نہیں آتی کہ مر رہوں۔ یکیدگی دل میں خیال آتا ہے کہ دشمن کے ملک پر آگ ہو کر برسوں، اور اس کے گھر بار کو بھونک کر ملک کو تاراج کر دوں۔ دل میں یہ طے کر کے فوج کی تیاری کا حکم دیا اور اُن کی آن میں ملک سند پر جا پڑا۔ شاہ سندھ کو اطلاع دی گئی کہ کوئی بادشاہ بڑا بھاری لشکر لے کر اس طرف کو آ رہا ہے۔ پوچھنے سے یہ معلوم ہوا کہ وہ مصر کے دلیر ہیں۔ یہ سن کر بادشاہ سوچنے لگا کہ مبادا دل کے ساتھ ملک بھی جائے، پھر تو اس موٹی کو پانا مشکل ہو جائے گا۔

تاج اور تخت کے بغیر اس سے ملنا دشوار ہے۔

پہلے ایک قاصد کو مصر کے بادشاہ کے پاس بھیجا تاکہ اس کے آنے کا سبب دریافت کرے۔ ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ ہم ہندی لڑنے پر آجائیں، نوشیر بھی جنگل کی راہ لیتے ہیں۔ ہمارے سپاہی جنگ کو ایک کھیل سمجھتے ہیں، مسلمانوں میں جھگڑا کفر ہے، یر رزم سرسری نہیں، اس کا نتیجہ بڑا ہوگا۔ اگر خاموش لوٹ گئے تو دنیا میں تمہاری عزت رہ جائے گی؟

قاصد یہ پیغام لے کر جب مصر کے بادشاہ کے پاس گیا تو اس نے غصے سے تلوار پر ہاتھ ڈال کر کہا، "اس سنگدل سے جا کر لوں کہ تو نے ناحق جس کی جان لی۔ میں اس کا سنگا باپ ہوں۔ میرے دل میں آگ لگی ہے، تجھے مارے بغیر ٹھنڈی نہ ہوگی۔ تو نے اپنی فوج کی تعریف کی ہے اب میری فوج کی تعریف سن، لڑائی سے ہمارے دلہروں کو عشق ہے۔ پرتھویوں کو دلہروں کی زلفیں سمجھ کر یہ دست درازی کرتے ہیں اور دھنک کو ابرو اور تیر کو مڑگاں جانتے ہیں۔ تیغ کی جھلکار دیکھ کر، معشوق کے زخار کی طرح اُسے بوسے دیتے ہیں۔ تجھ میں مسلمان کے شیوے نہیں۔ اس لئے تیرے ساتھ لڑنا داجب ہے۔ یہ کہہ کر قاصد کو روانہ کیا اور دونوں طرف جنگ کی تیاریاں ہونے لگیں۔ بڑا گھمسان کارن پڑا، دونوں طرف کتنے ہی سپاہی کام آئے۔ آخر مصریوں کو فتح ہوئی اور ظالم بادشاہ کو جیتا گرفتار کر کے شاہ مصر کے روبرو لائے۔ مصر کے بادشاہ نے غصے سے اس کی طرف دیکھا اور کہا "تو نے اپنے نفس کی خاطر گنہ گاری مول لی۔ آخر شاہی کو ہاتھ سے گنویا اور بلا میں پھنس گیا۔ نہ یہاں تیری ابرورہی اور نہ وہاں کچھ نکو کاری۔ جس طرح تو نے شہزادے کی جان لی ہے، اسی طرح اب تو بھی مرے گا۔"

شاہ ہند نے عرض کی کہ، اجازت ہو تو ایک گزارش کروں۔ میرے خزانے میں ایک مچھلی ہے جس کو اگلے حکیموں نے بڑی صنعت سے بنایا ہے۔ اس پر طلسم لکھے ہوئے ہیں۔ اگر اس کو پانی میں ڈال دیں تو خود بخود چلنے لگتی ہے اور دریا کی گہرائیوں کی حقیقت لکھا لاتی ہے۔ پہلے شہزادے کی خیر لو، پھر جو چاہے مجھے سزا دو، اس مچھلی کو فوراً منگا کر پانی میں ڈال دیا۔ دو دن کے بعد وہ شہزادے کی خبر کا پتہ لے کر آئی۔ اس میں لکھا تھا کہ شہزادے کو ایک مچھلی نکل گئی تھی۔ اس کو وہ منہم نہ کر سکی، اور سن کے جزیرہ پر جا کر اگل آئی۔ اب وہ جینا ہے اور پریوں کی قید میں دن گزارتا ہے؟

جب شاہ مصر کو یہ معلوم ہوا کہ شہزادہ جینا ہے تو اس کا دکھ کچھ کم ہوا۔ ہند کے بادشاہ کو

ایک مقام پر رکھ کر وہ اپنے ملک کو روانہ ہوا۔

اب سمن برکا حال سنئے۔ شہزادے کی جدائی میں، وہ پھول کی طرح کلا کر زمین پر پڑی ہوئی تھی۔ اس کا رنگ خزاں کے پتے کی طرح زرد پڑ گیا تھا اور اس کا جسم عشق کی آگ سے پھنک رہا تھا۔ کبھی وہ ٹھنڈک لئے، چند نگانے تو چند ننگی جلی کر راکھ معلوم ہونے لگتا۔ جدائی کی تاب نہ لا کر کبھی غصے سے آسمان کی شکایت کرتی۔ جب اس کو شہزادے کے جیتا ہونے کی خبر ملی تو اس نے سوچا کہ اس مقام پر میں کب تک پڑی رہوں، بھلا یہ ہے کہ اس کو ڈھونڈھنے نکلوں۔ مگن ہے کہ اس طرح پاسکوں؟

سفر کا ارادہ کر کے، اس نے جوگن کا ساروپ بنایا جسم پر نہاک ملی اور نگلے میں کٹھا ڈال روانہ ہوئی۔ اس کو اس حال میں دیکھ کر سب افسوس کرنے لگے کہ یہ نازک قدم والی جو پھول پھٹی چلنی تو پاؤں میں چھالے پڑ کر نلما اٹھتی اور جس کے جسم پر چند ننگی بوٹھ ہو جاتا تھا، نازکی سے ہاتھ دھو کر کس طرح پردیں کو جا رہی ہے۔ یہ پاپی عشق اس کے سر کہاں سے پڑا، دیکھنے والوں کی نظر وہ زخم ہو کر لگتی تھی۔

غرض سمن بر روانہ ہوئی اور طرح طرح کی مصیبتوں میں پڑنے کے بعد، ایک جزیرے کو پہنچی۔ جزیرہ نہ تھا، بلکہ جنت کا ایک باغ تھا۔ سرو کے درخت ہر طرف سر اٹھائے کھڑے تھے۔ وہاں کے درخت طوبی سے مشابہ تھے۔ درختوں کی ڈالیاں آپس میں ملی ہوئی ایسی نظر آتی تھیں جیسے حوریں، ہاتھ میں ہاتھ ملائے کھڑی ہیں۔ سبزہ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کسی نے زرد کا فرش بچھا دیا ہے۔ سمن بر نے فور سے دیکھا تو وہاں ایک محل نظر آیا۔ اس محل کی خوبی کو دیکھ کر عقل کا طراح بھی حیران اور فکر کا مہندس بھی گم تھا۔ اہل فن اسے دیکھ کر صورت دیوار ہو جاتے تھے۔ اس کے چشمے، بریوں کے زمین اور طاق، حوروں کے بھنیوں معلوم ہوتی تھیں۔ ہر دیوار ایسی جھلک رہی تھی جیسے آئینہ رخساروں کے رخسار، ہر جگہ سنگ مرمر کا فرش اور چوڑے کے بجائے سونے کا طع تھا اس کے مینارے تیریا جیسے اور چاند تاروں جیسے لنگورے اور کلس تھے۔ دیواروں پر تصویریں آداری گئی تھیں کہیں بلیں تھیں، کہیں درخت، کہیں جھکی ہوئی ڈالیاں، کہیں سورج کی تصویر سونے سے اور چاند کے روپے سے بنائی گئی تھی۔ شفق کا نقشہ سنگرف سے اوپر کا دریا کے کف سے اُتار آگیا تھا۔ ایک جگہ قطب شاہوں کی بزم کی تصویر تھی اور دوسری جگہ ترکمانوں کے رزم کا نقشہ کھینچا گیا تھا۔ سمن بر نے جانا کہ یہ بریوں کا مقام ہے، اس لئے وہیں رہ پڑی۔

وہاں کا بادشاہ جس کے حکم میں، دیو اور پریاں بھی تھیں، جب انتقال کر گیا، تو اس کا بیٹا نہ ہونے سے راج بیٹی پر مقرر ہوا۔ اس کا نام ملک آرا تھا۔ ایک روز موسم خوشگوار دیکھ کر، ملک آرا نے سواری کا سامان کرنے کا حکم دیا، اور سیر کو نکلی۔ ہر جگہ نئے، نئے تاشے دیکھتی وہ ایک پہاڑ کے دامن میں پہنچی، جب پہاڑ پر چڑھی تو اسے دُور سے وہ محل نظر پڑا جس میں سمن بر رہتی تھی۔ اس نے لوگوں سے پوچھا: وہ دُور جو اعلیٰ سی چیز نظر آرہی ہے بتاؤ کیا ہے؟ کسی نے کہا: یہ سورج کا مقام ہے، کسی نے اسے صبح کے نور کا مقام، بتلایا، کسی نے "چاند گھر" اور کسی نے "اندرا کا مکان" کہا، چندا سے گلستانِ ارم، اور چند کوہِ طور، بتلاتے تھے۔ ایک نے کہا: یہ بیت المقدس ہے دوسرے نے کہا: بس رہنے بھی دو وہ بھی کوئی چیز ہے، غرض جب کسی سے بات مخلص نہ ہوئی تو اس نے دید بانوں کو بلا کر کہا کہ وہاں جا کر دیکھو وہ کون سا مقام ہے اور وہاں کے رہنے والے کون ہیں؟

حکم پاتے ہی وہ دوڑے اور خیر لائے کہ وہ ایک عالیشان محل ہے۔ پہلے خالی معلوم ہوا تھا، جب غور سے دیکھا تو تخت پر ایک عورت بیٹھی نظر آئی۔ نہ جانے آدی ہے، یا پری ہے، یا سورگ کی کئی البسری ہے لیکن وہ وہاں موجود ہے؟ پری کو یہ گفتگو سن کر وہاں جانے کی خواہش ہوئی جب وہاں پہنچی تو سمن بر کو دیکھ کر اسے تعجب ہوا، اور اس کا حال پوچھنے لگی۔ کہ تو کون ہے، اور تیرے ماں باپ کون ہیں؟ کس نے تجھے تیا ہے۔ مجھے تو بہت ہی دکھاری معلوم ہوتی ہے؟ سمن بر نے آہ بھر کہا: میرے درد کا طوار آسمان کا پھر رکھنا ہے۔ اگر قیامت تک بھی میان کروں تو نہ سر سسکے گا۔ دکھ میرا باپ ہے اور درد ماں۔ میرے سخت میں اور مجھ میں سازگاری ہے۔ نہ آسمان مجھ پر ہر بان ہر اور نہ میرے لال کی مجھ کو خیر ہے؟ غرض یہ تک خون کے آنسو رو، رو کر اپنے درد کا حال سناتی رہی ملک آرا یہ احوال سن کر، منہ کو پلو لگا کر دیر تک روتی رہی۔ پھر دلاسا دیکر کہا کہ تو دل دکار نہ ہو۔ حملے کے لطف کی امید وارہ، آج سے تیرے لئے خوشی ہے۔ اگر میرے شہر کو چلے گی تو میں ہر تیرے سے تیرا کام کروں گی۔ پریاں میرے حکم میں ہیں۔ میں تیرے کام کو اپنا سمجھ کر انجام دوں گی؟

سمن بر کو ایسا محسوس ہوا کہ غیب سے اسے دولت مل گئی۔ اس نے پری سے عاجزی کے ساتھ کہا: اس وقت تو میری سگی بہن بن کر مجھ اپنے پیو سے ملا اور میرے زخموں کے لئے عیسیٰ ابن مریم کا کام کر، القصہ اس گفتگو کے بعد دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ لے کر اٹھے، اور پری، سمن بر کو اپنے نگہ میں لے گئی۔ وہاں اسے عزت کے ساتھ ایک محل میں رکھا۔ کچھ دن اسی طرح لطف سے

گنڈر گئے۔ ایک دن سمن بر نے ملک آراء کو اس کا وعدہ یاد دلایا۔ اس نے ساتھ ہی اپنے منشی کو بلا کر پریوں کے بادشاہ کو نامہ لکھا یا کہ ایک شہزادہ پریوں کے بند میں گرفتار ہے۔ اگر اس کا کھوج لگا کر یہاں روانہ کرو تو، ہربانی ہوگی :

پریوں کے بادشاہ نے ملک آراء کے نامے کو بڑی عزت دی اور نامے کے مضمون سے واقف ہونے کے بعد اپنے سینوکوں کو حکم دیا کہ جہاں ہو شہزادہ کو ڈھونڈ لاؤ۔ حکم پاتے ہی وہ دورے اور شہزادہ کو سمن کے ہزرے سے اٹھالائے۔ شاہ کی نظر جب شہزادے پر پڑی، تو اس کا حسن کبھی کبھی نہ گیا، وہ دل میں سوچنے لگا کہ اس حسن پر یہاں کیا اگر جو یہ بھی دیوانی ہو جائیں تو کچھ عجب نہیں۔ بڑی محبت سے اپنے نزدیک بٹھایا اور حال دریافت کیا۔ شہزادے نے سارا حال بیان کیا۔ پھر شاہ نے اسے دلاسا دے کر، کہ تیری پریم پیاری، جلد ہی تجھ سے ملنے والی ہے :

پریوں کے ساتھ ملک آراء کے نگر کو روانہ کیا۔ ملک آراء کو جب شہزادے کے آنے کی خبر ہوئی تو اس نے، سارا شہر آراستہ کیا۔ خود اسے لینے گئی اور لا کر ایک محل میں رکھا۔ ایک نیک گھڑی دیکھ کر، دونوں کو ملایا اور پھر ان کے مال باپ کو خط لکھا کہ تمہارے نو چہرہ جو تم سے دور پڑے تھے، وہ میرے پاس ہیں اگر حکم ہو تو انہیں روانہ کرتی ہوں :

دونوں بادشاہ یہ خبر سن کر نہایت خوش ہوئے اور بڑی دعاؤں اور اظہارِ منونیت کے ساتھ جواب لکھا کہ شہزادے کو حفاظت کے ساتھ روانہ کرو، تو فہاری نیکی جگ میں مشہور رہے گی۔ ملک آراء نے بڑے کر و فر اور شکر کے ساتھ دونوں کو، ان کے ملک کی طرف روانہ کیا جب اپنے شہر کو پہنچے تو خلقت ان کے دیکھنے کے لئے جمع ہوئی، اور سب کی خوشی دونی ہو گئی۔ وزیروں نے خدمت بجلائی۔ شہزادہ کو تخت پر بٹھا کر اس کی دہائی پھرائی گئی۔ خوشی کے شادیا نے ہر طرف بچنے لگے اور شہزادہ بے فکری سے راج کرنے لگا۔

زاہر پارسا، یہ قصہ بادشاہ سے بیان کر کے بہت کچھ انعام و اکرام پایا اور دین و دنیا دونوں میں سرخرو ہوا۔

ادھر تفصیل سے پیش کئے ہوئے خاکے سے ظاہر ہے کہ پھولبن نہ تو ایک فقہ ہے اور نہ صرف پریوں کا افسانہ، جیسا کہ تواسی کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔ اصل میں یہ قدیم مشرقی فن قصہ

درقصہ کا نمونہ ہے جس کے زیادہ مشہور و معروف کارنامے ”الف ایلمہ“ ”باغ و بہار“ وغیرہ ہیں لیکن ان دونوں میں بھی ”پھولبن“ قصے اپنی ترکیب کے لحاظ سے الف ایلمہ سے زیادہ مشابہ ہیں۔ اس میں عموماً ایک قصہ دوسرے قصے کے اختتام کے بعد شروع ہوتا ہے۔

پھولبن کا اصل قصہ کچن پٹن کے بادشاہ کا ہے، جو درویش کو خواب میں دیکھتا اور خادم کو بھیج کر اسے طلب کرتا ہے۔ لیکن یہ بہ ذات خود کوئی بیسٹ اور طویل قصہ نہیں ہے، بلکہ دوسرے قصوں کے لئے تعارف یا چوکھٹے کا کام دیتا ہے۔ زاہد سے گویا قصہ گو کا کام لیا گیا ہے۔ وہی ذیل کے قصے بادشاہ کو سناتا ہے۔

کشمیر کے بادشاہ کے باغ کے گل و بلبل کا قصہ جس کا درمیانی اہم قصہ ختن کے سوداگر کے بیٹے اور گجرات کے عابد کی بیٹی کا ہے۔ سوداگر کا بیٹا بھی بادشاہ کو ذیل کا قصہ سناتا ہے۔

کسی بادشاہ کے سامنے چین کے نقاش کے وارد ہونے کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس کا وزیر اس کا دل بہلانے کے لئے نقلِ روح کا قصہ بیان کرتا ہے۔

اسی بادشاہ کے سامنے، ایک اور وزیر کمن براور بہاؤں فال کی داستانِ محبت بیان کرتا ہے۔ جو پھولبن کا اہم ترین قصہ ہے۔

اس طرح ”پھولبن“ میں تین بیسٹ قصوں کے علاوہ، تین تعارفی قصے بھی ہیں، جو ان قصوں کے لئے چوکھٹے کا کام دیتے ہیں۔ یہ تمام قصے زاہد کی شخصیت سے منسوب کر دئے گئے ہیں لیکن زاہد اور کچن پٹن کا بادشاہ ”پھولبن“ کے اہم اشخاص نہیں بلکہ اس کے اہم اشخاص،

(۱) ختن کے سوداگر کا بیٹا اور گجرات کے عابد کی بیٹی۔

(۲) جوگیوں کا معتقد بادشاہ اس کا دغا باز وزیر اور رانی ستوتی۔

(۳) کمن بر بہاؤں فال، ملک سندھ کا ناعاقبت اندیش بادشاہ اور اس کا مکار وزیر ہیں

فنِ قصہ درقصہ کے ادنیٰ نمونے وہ ہوتے ہیں جن میں کسی بادشاہ یا امیر کے سامنے، اس کا کوئی وزیر، ندیم یا کوئی جہاں دیدہ شخص، یکے بعد دیگرے چند قصے بیان کرتا ہے لیکن جب ان قصوں سے اور قصے پیدا کئے جاتے ہیں تو تھوڑی سی پیچیدگی پیدا ہو جاتی ہے اور اس پیچیدگی کی مناسبت سے پڑھنے والوں کی دلچسپی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بھی دو طریقے ہیں ایک تو یہ کہ کسی قصہ کو ادھورا چھوڑ کر، درمیان سے نیا قصہ شروع کر دیا جاتا ہے تاکہ حالتِ منظرہ پیدا ہو اور پڑھنے والے کی دلچسپی میں آگیا ہوتا جائے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک قصہ ختم کرنے کے

بعد دوسرا قصہ شروع کیا جاتا ہے، ”پھولین“ اس دوسری نوعیت میں داخل ہے۔

سلسلہ قصص کا آغاز زاہد کے الفاظ میں اس طرح ہوتا ہے کہ معرفت کی حقیقت، شخص کی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ اس لئے کوئی مجازی حکایت بیان کی جائے؛ زاہد کی شخصیت اور انداز آغاز سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ”انوار ہسبلی“ کے حکیم بید پائے برہمن کا قائم مقام ہے اور ان قصوں کی ظاہری دلچسپی کی تہ میں کوئی معنویت ضرور ہے۔ لیکن قصوں کے پڑھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ترکیب میں ایسے اجزاء بہت کم شامل ہیں صرف جوگیوں کے معتقد بادشاہ کا وزیر ایک کردار ہے، جو بد معاش VILLAIN کی سیرت کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں رانی ستوتی ٹانجی کا کردار ہے جس کی عفت، پاکدامنی اور فراست کو مثالی بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ دوسرا کردار جو کوئی اخلاقی معنویت رکھتا ہے وہ ہمایوں خاں اور سمن برہنہ کے قصے میں ملک سندھ کے ناعاقبت اندیش بادشاہ اور اس کے مکاناتیل وزیر کے کردار ہیں سمن برہنہ شہسوری طور پر ایک مکندہ کردار بن گئی جس کی حیات محبت، نقاشی اور لپکا لپکا بنیوی پونقصوں کے دوران میں کہیں، کہیں بادشاہوں کے لئے نصیحتیں بھی آگئی ہیں۔ یہ ممکن ہے اس سلسلہ قصص کی ابتداء بھی، اور سلسلوں کی طرح اخلاقی مطلع نظر کے تحت ہوئی ہو جیسا کہ زاہد کی شخصیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ ”پھولین“ کی خوبی میں اس چیز کا کوئی دخل نہیں ہے بلکہ اس کے قصوں کی تمام تر دلچسپی، محاکات، شعری نکات اور سلاست بیان میں مضمر ہے۔

اس اعتبار سے قدیم اور جدید تنویوں میں ”پھولین“ ایک انفرادیت کی مالک ہے۔

ابن نشاطی کے کارناموں میں ایک اور تنوی، ”طوطی نامہ“ کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس خیال کی بنیاد اسٹیوارٹ کی فہرست کا بیان معلوم ہوتا ہے۔ اس میں ”پھولین“ اور ”طوطی نامہ“ کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ اور آخر میں بغیر وضاحت کے، آوازی کو مصنف لکھ دیا گیا ہے۔ اسٹیوارٹ کا انداز بیان ایسا مبہم ہے کہ نہ تو یہ آسانی کے ساتھ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ وہ آوازی کو دونوں کا مصنف سمجھتا تھا اور نہ یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اسے وہ ان میں سے کسی ایک کا مصنف تصور کرتا تھا۔ اسٹیوارٹ کو ”پھولین“ کے مصنف کا نام معلوم نہیں تھا اور غالباً اسی لئے اس نے ”طوطی نامہ“ کے ساتھ، جس کے مصنف کو وہ آوازی سمجھتا تھا، ”پھولین“ کا بھی ذکر کر دیا۔

ذنا سی لے اسٹیوارٹ کے بیان میں جو چیز مبہم تھی، اسے واضح کرنے کی کوشش کی اور اس غلطی کا شکار ہوا جس کا امکان تھا۔ حالانکہ اسے ”پھولین“ کے مصنف ابن نشاطی کا پتہ چل چکا تھا۔ پھر بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسٹیوارٹ کے بیان کی تردید پر اسے دسترس نہیں تھی۔

اس لئے اس نے پہلے آواری اور ابنِ نشاہی کو ایک ہی شخص تصور کر کے پھولین اور طوطی نامہ دونوں کو اُس سے منسوب کر دیا۔ لیکن اُس نے ”طوطی نامہ“ کا جو سنہ بتلایا ہے وہ غواصی ہی کے ”طوطی نامہ“ کا ہے۔ اسی بنا پر اسے غواصی اور آواری کے ایک ہی شخص ہونے کا شبہ ہوا۔

بعد کے تذکرہ نگاروں نے غالباً ان ہی دو بیانات کی سند پر طوطی نامہ کو ابنِ نشاہی سے منسوب کیا ہے۔ چنانچہ اردوئے قدیم کے مصنف نے، ان دونوں فنون کی ابنِ نشاہی کی تصنیف بتلایا ہے۔ ”طوطی نامہ“ کا سنہ انھوں نے قناسی کے بیان کے بموجب ۱۰۷۱ھ اور میرجی استوارٹ کے حوالہ سے ۱۰۶۳ھ لکھا ہے۔

استوارٹ نے بظاہر یہ تو پھولین کی تصنیف کا سنہ لکھا ہے اور نہ طوطی نامہ کا لیکن اس کے بیان کے آخری حصہ میں دو سنہ درج ہیں ان کے متعلق شاید یہ غلط فہمی ہو سکتی تھی کہ غالباً اس نے عنوان کے ناموں کی ترتیب کے لحاظ سے، پہلا سنہ ”پھولین“ کا لکھا ہوا اور دوسرا سنہ ”طوطی نامہ“ کا۔ اس طرح ”پھولین“ ہے۔ ۱۰۶۳ھ متعلق کیا جا سکتا تھا اور طوطی نامہ سے ۱۰۵۳ھ چنانچہ قناسی نے یہی کیا ہے اور میرجی استوارٹ کے حوالہ سے ”پھولین“ کا سنہ ۱۰۵۹ھ لکھ دیا۔ لیکن چونکہ انڈیا آفس کے نسخے سے بھی وہ واقف تھا۔ جس سے اس کا سنہ تصنیف ۱۰۶۶ھ ظاہر ہوتا ہے اس لئے وہ استوارٹ کے قول کو مشتبہ ہی سمجھتا ہے۔ پہلے سنہ کو پھولین سے متعلق کرنے کے بعد اس کو چاہئے تھا کہ طوطی نامہ کے سلسلہ میں بھی وہ میرجی استوارٹ کا دوسرا سنہ ۱۰۶۳ھ لکھ دیتا۔ لیکن یہاں وہ ایسا نہیں کرتا، بلکہ وہ صبح ۱۰۴۹ھ جو غواصی کے ”طوطی نامہ“ کی تصنیف کا ہے، وہی لکھتا ہے۔ عجب ہے کہ قناسی کو صرف ایک سنہ کے متعلق اس طرح کی غلط فہمی ہوئی اور دوسرا سنہ جو رہ گیا تھا اُسے مصنف اردوئے قدیم نے استعمال کر لیا۔ استوارٹ نے جو سنہ تحریر کئے ہیں وہ دراصل عبداللہ قطب شاہ کے عہد حکومت کے ہیں۔ اسی لئے جن لوگوں نے استوارٹ کے سین کو نظروں کی تصنیف کے نہ سمجھا، انھیں اس پر تشفی نہیں ہو سکتی۔

ہم نے اوپر، غواصی کے مسخ ہو کر ”آواری“ بن جانے کے امکان کا جو ذکر کیا ہے، اس کے لحاظ سے، یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ قناسی کے پیش نظر جو ”طوطی نامہ“ تھا وہ غواصی ہی کا تھا، چنانچہ اس کا سنہ اور خود قناسی کا شبہ اس خیال کو تقویت دیتا ہے۔

اس کے علاوہ، اگر ہم قناسی کے قیاس کے بموجب ۱۰۴۹ھ کے ”طوطی نامہ“ کو ابنِ نشاہی کی تصنیف مان لیں، تو اس سے خود ابنِ نشاہی کے اس بیان کی تکذیب ہوتی ہے، لہذا اس

”پھولین“ کے خاتمہ کے اشعار میں دیا ہے کہ میں نے اس سے پہلے کوئی نظم نہیں لکھی۔ دنیا پر اپنا جوہر طبع ظاہر کرنے کے خیال سے یہ ایک نمونہ پیش کیا ہے؛ وغیرہ اس لحاظ سے ”یہ طوطی نامہ“ ابن نشا علی کی تصنیف نہیں ہو سکتی۔ اور اگر بالفرض، ابن نشا علی نے یہ نظم بعد کو لکھی ہوتی جس کا کسی نے تذکرہ نہیں کیا ہے، تو ”پھولین“ کی تصنیف کے بعد اس کی شہرت کا اندازہ کرتے، ظاہر ہے کہ اس کی کوئی نظم اس طرح گننام نہیں رہ سکتی تھی۔

”پھولین“ کی تاریخ تصنیف میں اختلاف ہے اور اس اختلاف کی بنیاد ثنوی کے شعر ۲۶۰ کے نسخوں کا اختلاف ہے جس میں نظم کی تکمیل کا سنہ بیان کیا گیا ہے۔ انڈیا آفس کے کتب خانے میں ”پھولین“ کے جو نسخے محفوظ ہیں ان میں اور رائل ایشیاٹک سوسائٹی، لندن کے نسخے میں یہ شعر اسی طرح لکھا ہوا بتلایا گیا ہے (ملاحظہ ہو یورپ میں دیکھی مخطوطات۔ ص ۷)

انتھا تاریخ تو لایا یہ گلزار آگیا رہ سوکوں کم تھے تیس پرچار

لیکن بوم ہارٹ کی فہرست میں ۱۳۱۰ء کے نسخے سے یہ شعر حوالہ کیا گیا ہے، اس کا دوسرا مصرع یوں ہے: آگیا رہ سوکوں کم تھے تین پرچار۔ ممکن ہے کہ تین، سہو کتابت ہو اور اصل میں تیس ہو۔ بہر حال، یہ تیس پرچار تین پرچار نتیجہ میں کوئی فرق نہیں ہوتا، اور اس لحاظ سے ثنوی کی تصنیف کا سنہ ۱۰۶۶ء قرار پاتا ہے۔ یہی سنہ دہاسی نے لکھا ہے اور اردو شہ پارے کے مرتب نے بھی اسی کو مستند سمجھا ہے، کیونکہ انڈیا آفس کا نسخہ جیسا اوپر لکھا جا چکا ہے، مسبوٹ میں ایک علم دوست خاتون کی لٹچی سے نہایت اہتمام کے ساتھ بالتصویر لکھا یا گیا ہے یہ نسخہ غالباً قدیم ترین بھی ہے۔ مصنف ”دکن میں اردو“ نے اپنی کتاب کی پہلی اشاعتوں میں ۱۰۷۶ء لکھا تھا، لیکن بعد کی اشاعت میں، وہ اپنی رائے بدل کر ڈاکٹر قادری زور کے ہم خیال ہو گئے اور اپنی حالیہ تالیف یورپ میں دیکھی مخطوطات میں بھی یہی سنہ درج کیا ہے۔

لیکن مرتب اوراق ہذا کے پیش نظر ”پھولین“ کے جتنے نسخے تھے، ان سب میں دوسرے مصرعے کے لفظ ”تیس“ کی جگہ ”بیس“ لکھا ہے۔ نسخہ ”دیں جو غالباً کتب خانہ آصفیہ کے مخطوطے کی نقل ہے، یہ لفظ صاف لکھا ہوا ہے۔ ج میں آخری اشعار موجود نہیں ہیں۔

ب، اور ۱ میں یہ شعر صاف پڑھا جاتا ہے اس طرح ثنوی کا سال تصنیف، پہلے سنہ کے مقابلہ میں دس سال بعد یعنی ۱۰۷۶ء معین ہوتا ہے۔ مصنف ”اردو کے قدیم“ نے کتب خانہ آصفیہ کے نسخے کی بنا پر یہی سنہ لکھا ہے۔

عام طور پر قدیم کتابوں میں، نقطوں کے ترک ہو جانے یا بے ترتیب لکھے جانے کی وجہ سے اس طرح کی غلطیاں آسانی سے ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ مرتب کے پیش نظر نسخوں میں، اکثر غلطیاں اور اور بے ربطیاں، اسی کا نتیجہ ہیں۔ اگر صرف ان ہی امور کا خیال کیا جاتا تو شاید، موجودہ نسخوں میں میں کے لفظ کے توار کے باوجود انڈیا آفس کے نسخے کی تحریر کو ترجیح دی جاتی کیونکہ معلومہ نسخوں میں بظاہر سب سے زیادہ مستند یہی ہے۔ لیکن اتفاق سے "میں" کی تائید میں ایک اہم خارجی ثبوت ہمارے پاس مزید موجود ہے۔ ۱۱۴۴ء میں مشہور شاعر سید محمد عشرتی کے فرزند نے جو "منوی" نیر درین" لکھی تھی، اور جو غلطی سے عرصہ تک خود عشرتی کی تصنیفات میں شمار کی جاتی رہی۔ اس کے خاتمے کے اشعار سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ "منوی" پھولین کے جواب میں لکھی گئی تھی، چنانچہ مصنف، وہ نون کا مقابلہ کرتا ہے اور صاحبان نظر سے اپیل کرتا ہے کہ یہ کارنامہ، "پھولین" سے بہتر نہیں تو اس سے کتر بھی نہیں ہے۔ اسی سلسلہ وہ "پھولین" اور نیزہ درین" کی تصنیف کے سبب بھی بیان کرتا ہے، "پھولین" کے متعلق جو شعر ہے وہ حسب ذیل ہے۔

سنہ ہجری لے آیا جب یورکھ بار اگیارہ سو کون کم تھے میں پرچار
 "نیر درین" میں لفظ "میں" کے متعلق شبہ کی گنجائش نہیں کیونکہ یہ خط نسخ میں صاف لکھا ہوا ہے۔ پھر تبرکی شہادت مصنف سے قریب ترین ہے۔ اسی لئے ۱۰۶۶ء زیادہ قریب تھیاس ہے۔

"پھولین" ایک نہایت مقبول نظم ہونے کی وجہ سے لوگ اس کی نقلیں کر کر اپنے پاس رکھتے تھے اسی لئے یورپ اور ہندوستان کے کتب خانوں میں اس کے خطوط عام طور مل جاتے ہیں۔ انڈیا آفس کے کتب خانہ میں اس کے دو خطوط موجود ہیں، جن میں سے ایک ۱۰۳ء میں تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔ اس میں عنوانات منظوم ہیں۔ پہلا عنوان جو عام نسخوں میں نہیں ملتا، حسب ذیل ہے،

نخستین یومنا کرتا ہوں در توحید جانی جسے در حرف میں ظاہر کیا اسرار پہنپانی
 دوسرا مخطوط ۱۲۲۷ء کا مکتوبہ ہے۔ رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن (۱۸۸۱ء) میں بھی "پھولین" کا ایک مخطوط موجود ہے جس کا سنہ کتابت ۱۱۶۴ء ہے۔ بیوس سلطان کے کتب خانہ میں بھی اس کا ایک مخطوط موجود تھا، جس کا ذکر میجر اسٹیوارٹ نے اپنی فہرست میں ۱۰۶۷ء "طوطی ناز" و منزل کے ساتھ کیا ہے۔

جیدرآباد کے کتب خانوں میں بھی پھولبن کے نسخے دستیاب ہو جاتے ہیں۔ متن کی ترتیب میں جن نسخوں سے مدلی گئی ہے اور جن کے حوالے جا بجائے گئے ہیں ان میں سے ذیل کے تین نسخے یعنی ۱۲ ب اور م عالی جناب نواب سالار جنگ بہادر کے کتب خانہ مشرقی کے مخزومہ ہیں۔
نسخہ ۱۲، نمبر کتب خانہ ۲۳، تقطیع ۱۸ x ۶ x ۴۔ کاغذ کھرا دیسی، ۱۵ اسطری مسطر، شکستہ آمیز نستعلیق خط، آخری نصف سے زیادہ حصے میں اشعار ترچھے لکھے ہوئے ہیں۔ عنوانات فارسی نثر میں ہیں۔ سنہ کتابت درج نہیں ہے۔ لیکن اختتام کتابت کی تاریخ، جہنہ، دن اور وقت۔
”بسم شہر شہبان روز دوشنبہ وقت عصر“ درج ہے۔ کاتب میر محمد رضا حسینی ورق ۱۱ پر ۶۱۰۶
بعد کے قلم سے لکھا ہوا ہے جو غالباً سنہ تصنیف ہے۔

نسخہ ۱۳ - ۳۷ - تقطیع ۸ x ۶ x ۵۔ کاغذ قدیم دیسی کھرا، قدرے کرم خوردہ، ۱۰ اسطری مسطر، خط شکستہ آمیز نستعلیق۔ آخری ورق مفقود تھا جو بعد میں کتب خانہ آصفیہ کے نسخہ کی مدد سے اضافہ کیا گیا ہے۔ اس میں بھی درمیان کے چند صفحات پزتر چھے لکھے گئے ہیں۔ عنوانات منظوم ہیں۔ تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔

نسخہ ۱۴ - ۳۷ - تقطیع ۶ x ۸ x ۵ کاغذ کھرا مگر قدیم نہیں ہے۔ خط شکستہ آمیز نستعلیق، عنوانات فارسی میں سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔ یہ نسخہ بعد کا زمانہ کا لکھا ہوا ہے۔ چنانچہ اس میں جگہ جگہ قدیم الفاظ اور محاوروں کی بجائے جدید الفاظ اور محاورے داخل کئے گئے ہیں۔ اس میں صحافی کی منہقت میں نسخہ ج کے ان اشعار کے علاوہ، جو متن ہذا میں موجود ہیں مزید ۱۱۳ اشعار اضافہ ہیں۔ اشعار کی تعداد ۱۹۲۱ بتلائی گئی ہے۔

نسخہ ۱۵ - مخزومہ کتب خانہ جامعہ عثمانیہ جیدرآباد کن تقطیع ۲ x ۸ x ۶۔ کاغذ قدیم دیسی کھرا، قدرے کرم خوردہ، زشت نستعلیق خط، عنوانات کیلئے اشعار کے درمیان جگہ چھوڑی گئی ہے۔ سنہ کتابت وغیرہ درج نہیں ہے۔ یہ نسخہ نہایت بے احتیاطی سے لکھا گیا ہے چنانچہ جا بجا الفاظ، مصرعے اور اشعار چھوٹ گئے ہیں۔ خاص کر آخری حصے اس کی وجہ سے بالکل ناقص ہو گیا ہے۔

نسخہ ۱۶ - ملوکہ جناب آغا جید حسن صاحب۔ تقطیع ۳ x ۸ x ۶ کاغذ جدید دیسی کھرا، ۱۱۔ مسطر میں خط زشت نستعلیق، سنہ کتابت درج نہیں ہے۔ یہ نسخہ حال کا لکھا ہوا ہے اور غالباً نسخہ ک نقل ہے، جس میں بعد کو نسخہ ب سے عنوانات لکھے گئے اور اشعار کی تصحیح کی گئی ہے۔

ننو کہ، مخزن کتب خانہ تصفیہ حیدرآباد دکن ۱۶۷۷ (شنوات اردو) تقطیع ۶x۸ کاغذ
 وی، ۱۳ سطریں۔ خط زشت نستعلیق، عنوانات سرخ روشنائی سے فارسی میں لکھے ہوئے ہیں۔
 سنکٹیت ۱۱۹۳ء ہے۔ کاتب علم اللہ۔ خاتمہ پر ابیات کی تعداد بست صد بیت پنجاہ کم مورخ ہر
 لیکن موجودہ حالت میں ابیات کی تعداد صرف ۱۹۱۲ ہے۔ درمیانی اوراق غائب ہیں۔

مقدّمہ کو ختم کرنے سے پہلے چند طور پر مہم پوسن کے متعلق بھی ضروریں اس اضافہ کا ذکر سب سے
 پہلے اردو شدہ پارے کے مرتب کیا ہے اور اس کی اہمیت بھی بتلائی ہے جس کا اقتباس پیش کیا جا چکا ہے
 لیکن اس کے مصنف اور اس کی شاعری کی نوعیت سے متعلق، اردو شدہ پارے سے کچھ زیادہ معلومات نہیں
 ہو سکتیں۔ اس کی تلافی بود میں یورپ میں کھنی مخطوطات میں ہونگی، جہاں ان امور پر تفصیل بحث کی گئی ہو۔
 قطب شاہی حکومت کے خاتمہ کے بعد، گوکنڈہ کے اکثر سربراہ اور وہ خاندان، جنوب اور شرق
 کی طرف کوچ کر گئے۔ ان میں دربار سے توسل رکھنے والے اہلکار کے علاوہ علماء اور خاص طور پر
 اردو شاعر بھی تھے۔ شعرا کے نقل مقام کر جانے کا ایک سبب وہ امر تھے جن کے ساتھ ان شعرا کا
 تعلق تھا دوسرے مغل حکمران اپنے ساتھ فارسی شاعروں کا مذاق لائے تھے ان سے دکھنی شعرا کی
 سرپرستی کی توقع غمٹ تھی۔ یہی سبب تھا کہ ۱۱۰۰ء کے بعد جو کھنی شعرا نمود حاصل کر سکے۔

ان میں ایک تعداد دیور، سھوٹ، کرنول جیسے مقامات سے تعلق رکھتی ہے۔ ان مقامات میں
 کچھ امیر اور جاگیردار بھی ایسے یا قرہ گئے تھے، جو کھنی شاعری کا مذاق رکھتے تھے اور کھنی شعرا
 کی سرپرستی کر سکتے تھے۔ ان ہی میں سھوٹ کے جاگیردار، عبد الحمید خاں بھی تھے جن کے اجداد
 میں سے ایک امیر رحیم خاں کو عبد اللہ قطب شاہ کے عہد میں یہ جاگیر عطا ہوئی تھی، قطب شاہی
 سلطنت کے خاتمہ کے بعد اس میں شک نہیں کہ مغل دربار کی طرف سے یہ جاگیر اسی خاندان
 کے ایک فرد عبد البنی خاں، ان ہی کے فرزند تھے جو باپ کے بعد جاگیردار ہوئے اور ۱۱۵۹ء میں
 وفات پائی۔ ان ہی کے ایک رشتہ دار، کریم خاں کی فرمائش پر محمد حیدر ابن محمد جعفر جو اپنے
 آپ کو ابن نشاظمی کے اتباع میں ابن جعفر کہنا زیادہ پسند کرتا ہے، یہ اشعار اضافہ کئے۔
 اس طرح اصل مہم پوسن کے کوئی ایک سو سال بعد ضمیمہ شامل کیا گیا۔ نصیر الدین ہاشمی صاحب
 کے قول کے مطابق، یہ (۲۳۱) اشعار پر ختم ہے۔ اور اس میں ابن نشاظمی نے ہمایوں خاں اور
 سمن برکی شادی کے جو حالات مختصر طور پر بیان کئے تھے ان کو پھیلا کر لکھا گیا ہے۔ ہاشمی صاحب
 نے اس کے اقتباس بھی دئے ہیں جن کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ابن جعفر معمولی درجہ

کاشاعر تھا۔ لطف کے لمحات کو طویل کرنے کی خواہش اور یادگار کے طور پر اس نے یہ اشعار لکھ دئے۔ تاہم ایک چیز اس میں ضرور قابلِ قدر ہے اور وہ رسومِ شادی اور معاشرت وغیرہ کی تفصیلات ہیں۔ یہ نیمیہ سدھوٹ کے اس نسخہ کے ساتھ شامل ہے، جو اب انڈیا آفس میں محفوظ ہے (ملاحظہ ہو توضیحی فہرست بلوم ہارڈٹ ۱۹۷۱ء)۔

اس طرح کے افسانے اور غالباً اصلاہیں بھی ”پھولین“ میں وقتاً فوقتاً ہوتی رہی ہیں۔ چنانچہ ”پھولین“ کے خطوط کی تفصیلات میں، اشعار کی تعداد کے اختلاف سے، یہ چیز نجوبی نجوبی واضح ہے۔ مرتب اور اراقِ ہذا کو اس کا شہ ہے کہ متنِ ہذا کے وہ اشعار جو مدحِ صحابہ سے متعلق ہیں، الحاقی ہیں۔ لیکن مرتب کے پیشِ نظر جو نسخے تھے ان میں کسی کو کسی پر ترجیح دینے کی کم گنجائش تھی۔ اس طرح کی چھان بین کے لئے مزید اور مستند نسخوں کی ضرورت ہے جو قیمتی سے یہاں دستیاب نہ ہو سکے۔ لیکن ہے کہ یہ کام بھی بعد میں کسی زیادہ مستعد اور باہمت اہلِ قلم کی سعی سے انجام کو پہنچے۔

در حمدِ باری تعالیٰ

نخستیں یو بنا کرتا ہوں در توحیدِ سبحانی
 جہنے دو حرف میں ظاہر کیا اسرارِ نہانی

اول میں حمد رب العالمین کا	دل و جاں سوں کہوں جاں آفریں کا
خداوند تجھے ہے جمِ خدائی،	بہمیشہ تجکوں سا جے کبریائی
ازل کوں نہیں سچ تیرا بدایت	ابد کوں فہم نہیں تیرا نہایت
اپنی قدرت کی نیکی ساتھ تر جگ	کیا توں کاف کوں میں توں یکا یک
ملا کر ایک جاتوں کاف ہور نوں	دکھایا اپنا قدرت جگت کوں
گنگن ہور دھرت کوں دیتا توں ہستی	بلندی اوس کوں دیتا اس کوں پستی
سُرخ ذرہ ہے تیرے نور کا نیک	چندر قطرہ ہے سچ سمور کا نیک
فلک کے بحر میں بے بادیاں توں	نوے چند کی کیا کشتی روا توں
عجب تیری خدائی ہے خدایا	جسے جس دھات منگلتا توں بنایا
کیا توں چہرہ دن کا نازیں خوب	دیا توں زلفِ شب کوں غمیں خوب
دیا خواباں کے رخ کوں صبح کا تاب	بندیا نیناں پو دو ابرو کے محراب
ماضنت کے ہاناں سوں یک یکٹال	بندیا محراب دو نیناں کے اُپراں
پشتانی میں رکھیا آدھے چندر کوں	دکھا باسر کے بالال میں انبہ کوں
لکھیا توں جیبکے طالع منے بات	دیا لبکے نصیباں میں توں ناباں

عاصرف نسخہ انڈیا آفس میں ہے ۲۰۱۱ ج میں نہیں ہے ۲۰۱۰ سوں ۲۰۱۱ اور ج میں نہیں غہ قدرت پرورد
 علا جلاں (د) ۲۰۱۱ گنگن انڈیا آفس میں ۲۰۱۱ ج (انڈیا آفس) بعد میں ہے ۲۰۱۱ مہامت و

جگت ہے منفق اس بات اُہراں
 جہاں لگ ہے سفیدی ہو سیاہی
 زمیں تیں نیشکر جب بھار آیا
 چمن کے جان تک پھولاں رہیں سب
 اہس کی ذات میں ایسا توں یک ہے
 دیا توں آرسی کون دل کی جھلکار
 سفت میں تیری نہیں ہے چال سب کی
 سخن اس ٹھار پر ہے مختصر خوب
 ادب کا ٹھار ہے یاں جان کریں
 سدا ابن نش علی کون لے بسان
 مرے دائم دعا کے پھول بن کون
 میں قافل سب ترے اثبات اُہراں
 تری قدت پو دتی ہے گواہی
 شہادت پر تری انگلی اُچا یا
 تری وحدت اُپر کھولے اُپے لب
 اگر ڈھیری اچھے اچھے بی دو نہیں کئے
 رکھی ہے نانوں غفلت کا توں زنگار
 زباں اس ٹھار پر ہے لال سب کی
 کہے ہیں مختصر ہے بھوت مرغوب
 زباں اپنی لیسا گردان کریں
 کرم کرتوں، کرم کر، ہو ہمدان
 نورک تازہ قبولیت کے سپہوں سوں

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

جو کچھ مطلب سوتیرا ہے خدا کے پاس منگ ہم جم
 شکل مقصود عالم جو کہ ہے موجود رحمانی

الہی غیب کے پردے سستی توں
 توں کر دل کون مرے آئینہ کردار
 مجھے تجھ عشق میں ثابت قدم رک
 مرے مطلب کے شاہد کا دکھاموں
 محبت کا جو دکھیوں تس میں دیدار
 سدا عزت کی صف میں محترم رک

(۱) ہے قائل جگ ترے اثبات پر سب ۛ ہے عالم منفق اس بات پر سب

(۲) تجے جیوں پوجنا ہے تیوں نہ پوجے ۛ تجے جیوں پوجنا ہے تیوں نہ پوجے

(۳) س (۵) ۱۴، اگر ڈھیری اچھے بھی دو نہیں ہے (۱۵) ۵ (۱۵) س نادر (۱۶) پر (۱۵) (۱۶)

(۱۷) دیوے کا تجھ خدا جو منگ لیگا ۛ جو کچھ منگتا سو منگ اللہ دے گا۔ صرت (۱۷) میں

مرے سینے میں بھرا سر تیرے
 محبت سوں تری دے آشنائی
 تری باتاں کو سننے گوش دے گوش
 مٹھائی دے شکر کی جہ زباں کوں
 شکر کرتوں سدا گفتار میرا
 اگر دنیا زیادہ نہیں تو میں غم
 دے غبشش جہ ولایت شاعری کا
 مرے خاے کوں دے گوہر نشانی
 معلول کرتوں میری زندگانی
 مرے دے بات میں موسیٰ کا اعجاز
 سج آئینہ کوں دل کے دے جلا توں
 دنیا کی بیتاں سوں رکھ تو امین
 زبون ہوتے نگہ رکھ تن کوں میرے
 نہ رہے تیوں دور کوچ دل کی کستی
 دو کیا رحمت ترا ہے اللہ اللہ
 دربار رحمت کے جس دن آویں گے جوش
 گنہ کوں گرچہ میرے میں ہے غایت
 گواہی دیویں گے جس دن جہوں رو
 تری رحمت کہ جس دن ہوے گی عام
 کدورت سوں صفا کر راہ میرا

میں دے دیکھنے انوار تیرے
 کہے ہیں "آشنائی روشنائی"
 سمجھنے راز تیرے ہوش دے ہوش
 توجہ شہد کا کر مجھ دہاں کوں
 ہنسر کا گرم کر بازار میرا
 دے توں دین کوں میرے نہ کر کم
 تو کشور کرم عطف مجھ ماہری کا
 دے مجھ نامے کوں خوبی کی نشانی
 توں بر خور دار کر میری جوانی
 مری دے بات میں عیسیٰ کا اعجاز
 سدا صحت کی راحت سوں جلا توں
 نگہ رکھ توہر یک آفت سوں بس دن
 امانت رکھ خزاں سوں بن کوں میرے
 ہیئت سچ کوں دے توں تندرستی
 کیا لا تقنطوا من رحمت اللہ
 نہ کر ابنِ نشا طلی کوں فراموش
 دے رحمت ترا ہے بے نہایت
 ہو مجھ ابنِ نشا طلی کے کدھن توں
 بہشت ابنِ نشا طلی کوں دے انعام
 نبی کوں کر شفاعت خواہ میرا

صفا کا زاہ دکھلا مجھ، صفا کا

صفا کا راہ، جو ہے مصطفیٰ کا

فی النعت سید المرسلین خاتم النبیین

کہوں میں نعت سرور کا شفیع المذنبین برحق
کہ جس کے نورسوں پر تو کیا دو جگہ کون تابانی

کردوں میں نے ظلمات ابتدا نعت
محمدؐ پیشوا ہے سروراں کا
محمدؐ تو ان نبی ہے آج برحق
ہوا آدم بیچ احمد کی خاطر
تزی تعریف کا اونچا ہے پایا
نبیؐ توں پاک، تیرا پاک دیں بے
اگر ہوتا نہ تو، آدم نہ ہوتا
شرف پایا ہر آدم تجھ طرف تے
تزی تعریف کرنے کس کون حد ہے
اٹھے معلوم سب کون یو بشارت
یوں آیا توں ہوے پھر سارے مسل
چہرہ انساں کا پایا تجھے سوزنگ
اے مقصود تجھ میوے سوں میرا
شریعت کا سٹیا آوازو جگ میں
حقیقت تجھ سوں ہر حق کا ہویدا
صفاداری کی رہ میں تیری ہر سو
پنکھی اڑتا سو جگہ تجھ شاہ پر کا

چھے حق کے پیمبر کا ادا نعت
اے مرغی سب پیغمبراں کا
تو کون یک اشارت میں کیا شق
پیالہ جیوں کہ آیا بد کی خاطر
خدا قرآن میں تج کوں سرا یا
سچا توں رحمت اللعالمین ہے
نہ آدم بلکہ یو عالم نہ ہوتا
ہوا موجود عالم تجھ طرف تے
ہوا تو روح، آدم سو جسد ہے
کہ توں معنی ہے آدم سو عبارت
کہ پھول آگے پیچھے آنے اے پھل
کھل آدم کا لیا یوں تجھ کئے منگ
اے مطلب ترے سیوے سوں میرا
طریقت کون کیا توں تازہ جگہ میں
خدا کا معرفت تجھ سوں ہے پیدا
کریں جاروب حوراں اپنے گیسو
اے اجسربناں کے دو شاہ پر کا

۱۱۔ دُخعت حضرت سرور عالم ﷺ علیہ وسلم (۲۸۵) حرف ۲۷ میں (۲۸۵) حرف ۲۷ اور (۲۸۵) حرف ۲۷ میں کون نبی تجھ کون

سرایا (۲۸۵) حرف ۲۷ اور (۲۸۵) حرف ۲۷ میں (۲۸۵) حرف ۲۷ اور (۲۸۵) حرف ۲۷ میں کون نبی تجھ کون

مذنبی تو تو آدم عبارت (۲۸۵) حرف ۲۷ اور (۲۸۵) حرف ۲۷ میں (۲۸۵) حرف ۲۷ اور (۲۸۵) حرف ۲۷ میں کون نبی تجھ کون

جے نمک سوں ۲۸۵ ہے جبریل امین کے (۲۸۵)

اے تجہ شمع کا پروانہ جبریلؑ
 فلک کا سبز ہے تجہ سوں گلشن
 جگت کی عقل سوں پہلاڑے بات
 کیا پل میں مشرف خاکیاں کوں
 کرم سوں ہے ترے طوبیٰ مشتمل
 توں سورج تھا اسی تے چھانوں تجہ نہیں
 کہ سایہ نیں پڑا تیرا تلس اوپر
 جو سج نعلین کوں کیتا ہے سرتاج
 دو لایق کاٹ ہو ووشین کے میں
 سورج کا آرخ بھو تیج تیسر ہوگا
 شفاعت کے ترے سایہ کوں چھتر
 ہزاراں سوں اچھو صلوات سلم
 کہ جس کوں صدق سوں ہر دین میں لاب
 کہ بخشا تھا خدا جس کوں یہ توفیق
 عقیدے کا دبا تھا حق نے منصب
 سبب اسلام کا جن صاف لایا
 دو چاروں یاروں میں کا یار کجبار
 عدالت عدل کوں ساچے دو سردار
 عدالت کے درے جب کوئی چلا یا
 اپنے دیں عدل میں تھا کوئی سارو؟
 عدالت کے دو منصب کے سردار

ہے تجہ مکھ نور کا دیوانہ جبریلؑ
 شب معراج ہے تجہ سوں روشن
 دیسا سو حال و دم معراج کی رات
 نوازیاتل میں توں افلاکیاں کوں
 ہے تیرے خلق سوں جنت معطر
 سورج کوں چھانوں گئی دیکھے نیں کیس
 زمیں رہی اس سبب یوں پست بوکر
 اسی تے عرش سب میں ہر بلند آج
 جو گئی دشمن جو تیرے دین کے ہیں
 شہا! جس دن جو رستا نیز ہوگا
 توں کر ابن نسا طلی کے سراو پر
 تری اولاد پر ہو تیج بوہر دم
 اول صدیق ابا بکرؓ ہے اصحاب
 وہ ہادق ہے سو صدق ابین صدیقؓ
 بغیر از امر کے بھی کچھ نہیں سب
 سیٹھا جس دین میں صدق کا پایا
 سو وہ ہو کر اتھا سویار ہو رغار
 عمرؓ عادل عدالت کا سو سردار
 شہیدی میں ابو شحمہ کوں لایا
 تو دونوں جگ میں کیس جس کو سو فاروقؓ
 دو فاروق عدل کے ہیں سو سردار

(۱) سہ (۱۵) و (۲۱) ہاڑے تجہ سوں روشن (۱۵) چچین (۱) پل (۱۵) پھر کر (۱۵) سوں (۱۵) (۱۵) اوس (۱۵)

(۱۶) کاف پٹی پویشین (۱۶) کش مراد کشتی (۱۸) صبح (۱۵) (۱۹) ب (۱) ۵۰۰ میں یہ ۱۳ شعر نہیں ہیں دین حاشیہ پر ۱۶۔

شعر میں جوان سے بالکل مختلف ۱۳ اور بعد میں کسی نے لکھ دئے ہیں۔ یہ اشعار بھی مشہور ہیں۔

اول داماد با اخلاص عشاق
 کہ جس تے ہے جمع سلیم قرآن
 دو شہان ہے سوا لوق و قاری
 عبادت میں ہوئی شہب زندہ داری
 نہ رہنے دی دنیا مینا نے ریا کوں
 جگوی دنیا ہے زینت سب جیا کوں
 سیوم اصحاب عبادت کے ہیں شہان
 ہوا قرآن کا آداب ہور مان

منقبت حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ

زباں کوں نیل ادب سوں اپنی کھولوں
 نبی کے جانشین کا مرح بولوں
 دلیاں جگ کے ستارے ہیں علیؑ جہان
 ولایت کی ولایت کا ہے سلطان
 ترے آگے دلیراں جگ کے رد ہیں
 شجاعت کی گوئی کے تم اسد ہیں
 تری آنخبر جو ہے دو جھلس جھلاتی
 سوا اس کامیان ہے دشمن کی چھاتی
 نہ لینا بات میں گرتوں دو دھارا
 کہاں یوں دین ہوتا آشکارا
 ہے تیرا تیغ دو جیباں کی کتتری
 دو کڑھ کفر کوں یک دھرتے کتتری
 اتم تجرت کے جو ہر دار خنجر
 رہے نت میان دشمن کے سینے پر
 علیؑ سارے دایاں میں کا ہے سردار
 علیؑ سارے جام کا یک قطرہ کوثر
 ترے دفرتے انبر نیک اچھس
 ترا ہے ہاز شہپشہ شہپسراں کا
 جو خم دستا ہے حلقہ آسماں کا
 تری ہمت کے دریا پر نوانبر
 دسوں یک بڑ بڑے تے ہو کو کتتری

(۱) عنوان حجت ہ اور وہیں ہے (۱۱) منقبت کے سات (۱۵) (۱۴) ہ میں غارو (۱۴) تراخبر جو آدے

(۱۵) کتتری (۱۶) و خیال (۱۷) کا خبر ہے (۱۸) سرہ شمشیراں کا۔

(۱۹) نوانبر (۲۰) کتتری (۲۱)

گلشن پر کبکشاں کا ہے جو دو بار
 جو کئی کیتا ہے پنجہ تہ سوں کر ہم
 تظاہر جو اگر اچھتا زیں کوں
 تراؤ لؤل جو ہے دو ذات تازی
 ڈمانک میں جو آوے دو پری زاد
 ہوا ہریوں اڑے گویا کبوتر
 کہیں تک گرم ہو کر دوڑیں آئے
 دھرت گر ڈھیر سوں دھیریک نہ پاتی
 تک تیری کرامت کے رسالے
 اے استاد اگر ہے سب میں جبریل
 جو سرور گرد تجھ نعلین کا ہے
 عطا رہ ہو سرج تیرے خدم ہے
 ترا تعریف کرنا نیک ساحت
 توں دیکھا ہے جدھاں تے کر آپریوں
 نئی ہو توں ہے دونوں نیک نہیں دو
 تری اولاد جو ہے برگزیدے
 ہمارے سر کے ہیں دو تاج سارے
 منگے تجھ کن یہی ابن نشاطی
 نہیں دو ہار، ہے تہ ہات کا وار
 تم اپنے کیسا بازو کوئی پر کم
 پھر اکراش کوں تل میں مارتا توں
 چلے گر چال مانڈی گاہ بازی
 اپڑ کسی نہ اس کی گرد کوں باد
 زیں ہریوں پھرے جیوں باد صبر
 صبا کا دل بھپیں سٹ کر آگے چلے
 گلشن کے ناو سرگرداں ہو جاتی
 عطار دکن سوں جاتے تھے کھالے
 پڑے ابجد ترے مکتب میں جبریل
 شفا و وعین میسری عین کا ہے
 سچا توں صاحب سیف و قلم ہے
 اے ہفتاد سالان کا عبادت
 لرزتا ہے گلشن پر سور اجنوں
 جو کوئی دیکھیں گے دو دھری ہیں دو
 اے روشن جنوں سوں دل کے دیرے
 اے سرتاج و دو سارے ہمارے
 جو نہیں ہے استطاعت کا بساطی

عطا کر حشر کے دن جام مجھ کوں

تو کر دو جگ میں شیریں کام مجھ کوں

۱۔ گلشن کے کبکشاں کا ہے سواد صحر (۲) دھار (۳) پد کر تہرتی ہم (۴) پور رہا ملی میں لوس کوں۔

(۵) ہارے (۶) دھارے (۷) آگے (۸) کتاب میں (۹) ہیں (۱۰) ہفتاد سالان کا عبادت (۱۱) تری (۱۲) کی

(سب اختلافات نسخہ سے ہیں) نسخہ (۱۳) میں گئی گئی ہیں)

در بیان تصنیف^(۱)

شنا اس نین بزجن کا، اے کرتار سامی دو
اسی کی نے محبت سوں دکھاتا شعر کی بائی

ازل کے علم کا عالم جو ہے دو
جو ہے استاد صنعت کی نظر کا
منگیا کرتے کتاب ایجاد وونیک
سوکیتا ابتدا تعظیم کا سطر
رکھیا اس سطر میں کئی لاک معنی
بزنگارنگ جدول اس اُپراں کیتا
بندیا ہے استخوان بندی سوں سطر
غناصر کے ملا کر حرف یک ٹھار
فراست کا اسے ترتیب دیتا
جگت کوں جلد میں ہستی کی بابا
ہوا یو جان حاصل مہ کوں جس دن
محبت کا بیاں کیوں کر کیا جائے
نہیں کیس درد کا گئی زور ہوارنگ
کرے میں بھول کی کوئی باس کا شرح
رقم میں آئے نہیں لبس کے نالے
ہو انیں حل کسی تے شمع کا حال
کہو کس دھات اپنا عشق بولوں

ہے سب ناتھ لپے سالم جو ہے دو
ہنڑ مندی میں قدرت کے ہنر کا
منگیا تصنیف کرنے یادگار نیک
لکھا " فی احسن تقویم " کا سطر
ہوے موجود جیوں کے پاک معنی
اوس اور عقل کا سر لوح دیتا
رگاں کا کھینچنا جدول سراسر
طبیعت کا بندیا شیرازہ یک بار
پھر اس کو عقل کا سر لوح کیتا
شکستے تے عدم کے بھار لایا
محبت کا سبق پایا اسی چھن
بیاں کس کی زباں میں دو نہیں لے
لذت کس داہاں کا دھر سوا گنگ
سنے میں کوئی دل کے عشق کا طرح
بھنور کے نیں کہے جاتے الالے
پتنگ کا نیں لکھا جاتا ہے احوال
محبت کا کہو کیوں راز کھولوں

(۱) اس عنوان کی بجائے "مدح المہ حسین رضی اللہ عنہ" (۵۱) و (۲) ہنر مندوں (۳) جیو (۴) رگاں کا (۵) سروسب

(۶) کے بھاریا (۷) (۸) نادر (۹) شے (۱۰) عیش اوج (۱۱) گھے (۱۲)

دیویں توفیق گر شاہ شہیداں
 کروں گا غم ہرا اپنے شوقِ دل کا
 دکن تے کر بلا کوں جس گھڑی جاؤں
 جو نامے کے من اس ٹھار اپنٹروں
 اول انجھواں سوں واں پانی چھنگ تھب
 پڑوں گنبد کئے جا چھاؤں کے سار
 کروں قندیل واں میں من کوں اپنے
 پھر اس تقدیر تے اپسیں واروں
 صوری سٹ، پکڑ کر بے قراری
 فرات اپنے ڈونیاں کر دکھاؤں
 ہوس ہے دل جس میرے بھوت بھنے
 کیتا بولوں نہیں سرتے سو باتاں
 عطا کر تو بھے اپنا بھتہ
 بھلا ہے سب تے لینا اب خموشی
 خدا آپسیں کریں جی تجھ پو یاراں
 ترے جم دوستاں سوں یار ہوں میں

دیویں فرصت جو ج ماہ شہیداں
 کہوں گا کھول آ میں دو ذوقِ دل کا
 چلوں نامے کے نئے، سرکوں کر پاؤں
 مبارک ٹھار کوں یک بار اپنٹروں
 کروں گا بعد ازاں پلکھاں سوں جاوے
 لگوں اس کا نڈکوں جیوں نقش دیوار
 بچھاؤں فرمش کر واں تن کوں اپنے
 دکھ اپنا دل کے لھوسوں واں نگاروں
 کروں بے اختیار سی سات زاری
 لہور، کر بلا تن کر دکھاؤں
 یہ نامے کوں تس پانی سوں بھونے
 کیتا کوں کوی نہیں کرتے سو باتاں
 جو ہے میرے لکھے و وعین نعمت
 نہیں یاں ٹھار کرتی خود فروشی
 اچھو رحمت اُنو پر صد ہزاراں
 عدو واں سوں ترے بیزار ہوں میں

جو کوی یاری دئے میں تجھ کوں یاراں
 اچھو رحمت اُنو پر صد ہزاراں

(۱) دیوے (۱)، (۲) کھول کر میں ذوقِ دل کا (۳)، کا نڈہ سوں (۴)، (۵) نہیں دو کر کو دکھلاؤں

(۶) (۷) دھامت (۸) (۹) کر نلو، (۱۰) اونن (اُن) (۱۱)

درصفت پادشاہ

یووصف صاحب عادل شہ غازی عبد اللہ
تجلیوں دے اس میں کہ جیوں دل پیلانی

کروں تعریف میں اس تاج در کا
شہاں کا شاہ عبد اللہ غازی
سعادت کے نین کا نور ہے توں
اے جمشید کا سب داب تج میں
ذنب ہو در اس کی زوری ہوئی کم
صلاہت آج تیرا ہے شمسانی
شجاعت کے ترے ڈرسوں سراسر
دیجے تو پھول ہو رکنا ہے یک ٹھار
ہنساں بہریاں کے گھنگر وین گانے
ترے دیکھ عدل کوں مل بازو لگ لگ
عجب نہیں گر چڑیاں سب مل کو آویں
عجب مین دیکھ تری نوشیروانی
اگر دے گا جو تیرا عدل حد باند
ہے ترے عدل کی یاں بات پوری
شجاعت کا دیکھت تجر مکھ پو پانی
کرم یوں خلق پر دھرتا ہے آپ
ترے مطیع کرا بادل دھنواں ہے

(۱) در بیان عدل جہاں پناہ عبد اللہ قطب شاہ دوم (۲) عدالت (۳) کیا (۴) رہیں (۵) بھیراں (۶)

نصیاں ہرنیاں جو شہزادوں میں (۷) (۸) دیکھت تجر شریک نوشیروانی کریں بکریاں کے تین گرگاں شبانی (۹) سیوسے گا

پیرین کتان کے تین (۱۰) (۱۱) دھنگ (۱۲)

سعادت مشتری جم تجہ سوں پاوے
 سہاٹی ہے تجے مسند نشینی
 اگر کاغذ گلن کا ہوے پورا
 کیا سو عدل تیرا پیش دستی
 کجی تجہ عدل سوں جگ میں رہی نہیں
 ستم کا گرننگا خنجر جو ہوگا
 عدالت کی تری دیکھ آج ہستی
 نیں گئی دور بہا تیرے پریشاں
 زمانے میں ترے سگلے ہیں چنگے
 کیا تو رہنماں سوں پاک دکھن
 ادب سوں کوئی تن نہیں آج خالی
 عدالت کی تری دیک رسم ہو ریت
 اگر کبریاں کوں دیوے شاہ فرمان
 کیا توں عدل ایسا آج جگ پر
 تسوں ہمت چھر گر تک جو پاگا
 مسلسل وصف کے تچ سلسلے کوں
 صفت میں نیں چلیا دیکر سکت کیں
 جدھاں لگ ہر وچرخ واختری بے
 اچھو تکبوں ہمیشہ پادشاہی

زصل، جستی ترے گھر کا کہاوے
 فلاطوں کی ہے تجہ میں دور بینی
 صفت تیرا نہ ہو سی تو بھی پورا
 چھپی خوباں کی جا آنکھوں میں مستی
 بغیر از ارواں میں بھی نہیں کیں
 عجب نیں ہے مگر ہوگا تو سوکا
 چھپی خوباں کے جانیاں میں مستی
 پریشاں گرا چھنگے تو ہے زلفاں
 بغیر از سوںی نیں بھی کوئی ننگے
 نہیں گئی آج مطرب باج رہن
 طنبورے بن کسے نیں گوشالی
 عجب نیں گر ہوے تو زہر امریت
 لے کر آویں گے باگاں کوں، پکاں کان
 پھتر کے سنگ سوں شیشے کوں نیں ڈر
 نئے منگل کوں تبن میں گر پڑا گا
 ہلانے نیں سکت مجھ حوصلے کوں
 دعا سوں ختم کیت بات کوں میں
 جدھاں لگ گھن پہ زہر مشتری ہے
 مدد ہر دم اچھو تچ کوں الہی

اچھو تچ کوں جدھاں لگ تاج ہو تخت

جدھاں لگ تجہ اچھو اقبال ہو تخت

۱۱) کو اوے (د) (۲) منقذ (ج) (۱۳) نارا (د) (۴) دھورا (د) (۱۵) اچھیں گے گرتو خوباں کے (د) ۱۲) گرا اچھیں گے خوباں کے (د) (۱۶) بجائے اس کے یہ شعر کجہ تجہ بہت سوں پھر گراے گا بل ۷ کرے کا زپرل میں مست منگل (د)

در بیان آواز دادن ہانف

کرم ہو بفضل تے حق کے ہنرمندی کو انپڑیا ہوں
کیا اس کی عنایت سوں سخن کی بودرافشانی

منجے یک دن دیا یوں ہانف آواز
سخن کا آج ہو کر تو گہر سنج
جگت کوں کی سنا تا میں ہے باآں؟
تیری گفتار سوں عالم مٹھا کر
سخن کے پھول کی تاثیر تے توں
خوشی سوں آخوشی کی بات پر آج
سخن کوں ہنرموں کرتا ہو توں خوب
سخن کوں توں سنگارن جانتا ہے
سخن کا طرز نجہ آتا ہے تازا
دینا میں کرے توں یک نانوں اپنا
سج کر دیک توں دینا کے شیوے
عجب کچھ اس زمانے کے ہیں چائے
فلک کے میں ہے کچھ جیلے سوں چارا
جو دنیا ہر کسی سوں کی ہے یاری
زمانہ کس کو نہیں کو نچیا سوں میں ہے
فلک ہر کس کے تیں جو بھار لایا
توں کسری نہیں جو رہے تیری عدالت

پرست کی داستاں کے اے سخن ساز
سخن کا کھولتا نہیں کیا سبب گنج؟
شکر پر کئی توں لکھتا نہیں برآں؟
دے تیری صنع کا سب کس کوں شکر
معتز کر جگت یک دھرتے توں
توں کا ناں کو جگت کے عید کر آج
سلاست بات کا دھرتا ہے توں خوب
سخن کوں تیرے ہر کئی مانتا ہے
سخن کا سٹ توں عالم میں آوازا
ہنر کے کام سوں یک نانوں اپنا
کہ چھن میں دیوے چھن میں چھن ایسے
ابے گا ہے منھے گا ہے کسے
کئی اس کے بات تھے جامی نہ سارا
دو دیکھے لگ زمیں سوں پھر کو ماری
کئی اب لگ حد تک پونچیا سوں میں ہے
سو آخر غم کے دریا میں ڈو بایا
توں حاتم نہیں جو رہے تیری سخاوت

(۱) در بیان سبب تالیف کتاب تمہ پھول میں (۲) چپن (د) (۳) طبع (۱) (۴) چپن (د) (۵) صلابت (د) (۶) گانوں

(۱) کس کے تیں (د) (۲) ناز (د) (ج)

نہیں ہے توں وو ابراہیم ادھم
 توں رستم نہیں جو تیری داستان
 بھلا دو ہے توں اپنا یادگار آج
 خداتج کوں دیا ہے فہم عالی
 تجے معلوم ہے سارے صنائع
 آچا، ہاں، خوب یک تازہ حکایت
 بساطیں جو حکایت فارسی ہے
 کہاں مشکل عبارت کس کوں بختا
 تجے فارسی میں دستگ آج
 اسے ہر کس کے تیں سمجھا کو توں بول
 کہ اس میں سرسہرمل یار سوں یار
 سراسر عشق کے ہیں اس میں رازاں
 اول تے عشق سوں تھا دل پہ آزار
 یکا یک جوں کے یو باتاں کیا گوشش
 لگے پڑنے کوں موتیاں بھار دل تے
 زباں سوں او گہر یک ایک لے لے
 پڑے دیکھ بات میں میرے وولائی
 لگا کر طبع کی موتیاں سوں ڈورا
 زباں سوں خوب نکلیا دیک کر فال
 غلم کو بات کے اُنچا آچا یا
 نہ تھا جس ٹھار بن پھرنے کوں تازی
 بکٹ چلنے کوں جاں مشکل دس آیا
 کہیں گے زہد میں تیج کوں مقدم
 پڑیں ہر بزم میں شہ نامہ خواناں
 دنیا میں ہر سدا کر آشکار آج
 سخن کے تیج کوں بختا ہے لوالی
 نکو اوقات کرتوں اپنا صنائع
 اچھے کا عشق کا جس میں روایت
 محبت دیکھنے کی آرسی ہے
 عبارت سب کسے وونیں بختا
 نہ کرسی ترجمہ بھی کوئی تجہ باج
 دکھن کی بات سوں سرباں کو کہ کھول
 کرے سو ہے پرت کا گرم بازار
 کئے سو عشق بازی عشق ہازاں
 دیا تھا سور کوں سینے منے ٹھار
 سو ماریا شوق کا دریا وہیں جوش
 لگے ہونے کوں فاش اسرار دل تے
 ہر دیا نہ لے موتیاں کے جھیلے
 بجایا بات کی عالم میں تالی
 بچن کا جگ منے ماریا دھندورا
 دلایت پر سخن کی میں یک چال
 اپس کی طبع کی زوری دکھایا
 کریا اس ٹھار میں چوگان بازی
 سواں جا گے منے منگل چھلایا

۱۱) کوم (۲۰) گیان (۲۰) اولالی (۲۰) اب (۲۰) بھائی (۲۰) آج (۲۰) غرار (۲۰) دس (۲۰) کے (۲۰)

۱۲) ساتھیوں (۲۰) ماریا (۲۰) کے (۲۰) سہ (۲۰) یک (۲۰) سوتیاں کوں لے لے (۲۰) یک (۲۰) موتی کوں لے لے (۲۰)

کہے تئوں کام کرنا نہیں ہے آساں بھی ہے گوے ہو رہے - بیخ میدان
 طبیعت میں آپس کی دیکھ صافی کیا ہر بیت میں ، میں موثر گانی
 پررت کے باغ کی لے باغبانی بساطیں کی یکساں میرا ترجمانی
 دسیا ہر نیک صفحا جوں حسن ہو
 لکھا یوں نظم جوں کے پھول بن ہو

داستان پھول بن

صفادار اس کے دیک ہریک چمن میں رکھیا ہوں نانوں اس کا پھول بن میں
 اٹھا تاریخ تو لایا یہ گلزار اگیاڑہ سوکوں کم تھے بس پڑ چلا
 خدا کے پاس منگ بہت بندی نزاکت سوں کیا میں نقش بندی
 لے استادوں کنے تے معذرت منگ کر یا دیں بولنے کا نظم آہنگ
 کہاں کرنے سکت مشکل کشائی کیوں پارے طبیعت آزمائی

صفت کچن ٹپن کی ہے دھرمی چوگر دہتی دو
 سگل روئے زمیں میں کیں نہ تھا اس شہر کاشانی

جو گئی ہے باغیاں اس پھول بن کا چمن ایسا ہے یوں تازہ سخن کا
 کتنے یک شہر مشرق کے کدن تھا کہ اس کا نانوں سوں کچن ٹپن تھا
 حصدا اس کا تھا دریا کے کنارے دسے خندق ہو دریا تے بند ہارے
 کچن کا خوب اسے چوگر دھا کوٹ کچن پورہ کو اس کچن کی تھی گوٹ
 کچن کے تےس اوپر توہاں زنبورے کچن برجاں پلو کچن کے کنگورے
 کچن کے تھے کنگر، کچن کی تھی کچ کچن کوں گال باندے تھے کچن رن

۱۱، عنوان حرف اس (۲) کوں (۵)، (۳) لایا تو (۵)، (۴) گیا مارا سوکوں کم تھے طبیعت پر چار (۵)، (۶) بیس پر چار (۵)،

۱۵، (۷) بیس (۵)، (۸) عنوان داستان کچن ٹپن (۵)، (۹) عنوان کاشور سے (۵)، (۱۰) س جی ہے (۸)، (۱۱) کنارے (۵)، (۱۲) پچ (۵)

کچن کے تھے محل، کچن کی دیوار
کچن کے تپس اوپر توپ ضرب زن
کچن کی تھی زمین کچن کی جھاڑاں
جدھر دیکھے بی کچن تھا کچن تھا
یتے اونچے تھے اس گھر کے دیواراں
کہیں بارا جو چڑنے اس پوجا رہے
منگے سورج جو ہونے کا نہ تھے بھار
جو ہوئے جب سرج اس کا نہ تھے بھار
گلگن کے تل کیس ایسا شہر نادر
گر اس پہنائی کول جاوے جو پانے
حصار اس کا دریا کے تھا کنارے
زمین پر شہر بھی ایسا ہے گر کیس
عجب تاثیر تھا واں کی ہوا کا
مسکی لکڑی اگر گئی لاکو گاڑے
بکیرے تو زمین پر واں کی کانٹے
محلّاں میں چتہ گر گئی لکھاوے
وہاں چٹے جو نکلے تھے زمین تے
اگر یک قطعہ گئی اس نیر کالے
تو اس تاثیر نے سمدور رکھا را
سدا خوش حال تھے سب لوگ واں کے
دلاں کے آہواں سب کے سدا کال
جتا لیوے بی عشرت کم نہ تھا واں
عجب کچھ فیض تھا واں آسمانی

کچن پر پھر کچن لیے تھے ہر شاہ
کچن کے مغربیاں تھے ہور فلاخن
گھراں کچن کے کچن کے کواڑاں
اسی تے نانواں کچن پٹن" تھا
انگٹ ناسک رہے تھے واں ابھالاں
ہو ماندا دم میں آپڑنے نہ پاوے
تو لگتے تھے انگٹے اس کول دوپاڑ
دسے تب رات کے، عالم میں اندکار
نہیں دیکھے تھے انگھاں کے مسافر
کرے دو چار منزل درمیانے
دیسے خندق ہو دریا تپس بھندارے
کسی کاناں کے جا سوساں سنے میں
سدا سہگام تھا نشوونما کا
وو لکڑی سبز ہوشا خاں کو کاڑے
دو پھٹے تھے ہو کر پھولاں کے چھانٹے
چیز حرکت میں وو در حال آوے
مٹھائی میں بیٹھے تھے انگلیں تے
ق جواز مانے کے تپں دریا میں ڈالے
عجب نہیں تھا بیٹھا ہوے تو سارا
تھے خاطر جمع، واں کے ساکناں کے
جفا کے تیرسوں تھے فارغ ابال
اتھا سب کچھ وسیلے یک دگ نہ تھا واں
بڈے پاتے تھے پیر تازہ جوانی

۱۱. تذکرہ کچن کچن تھا (۲۱)، انگٹے ہور رہے تھے (۵۱)، (۲)، آدمی (۱۰)، (۳)، آنکھیاں (۵)، (۵)، نزار (۵)، (۶)، دوپل میں

جھوٹے (۱۰)، تھے پھٹے تل میں پھولاں کے ہو چھلٹے (۵)، محل میانے (۸)، کچھ (۱۰)، (۱۱)، عم راج، تازی (۵)،

خوشی کا یگ اچھے جم واں برستا اتھا اس دھات سوں وو شہر بتنا

دیکھو اس شہر کے شہ میں اتھے نس دن و دھاتیت

یکے آداب اسکندر دگر ادراک لغمانی

اتھا اس شہر کا اک نامور شاہ سلگھن سلطنت کے برج کا ماہ

شہاں میں جگ کے اس کوں سروری تھی جگت کے سروراں میں برتری تھی

اطاعت میں تھے اس کے تاجداراں تھے اس کے ضبط میں سب شہریاراں

نہ تھاتانی او سے روے زمیں پر تھے اس کے حکم میں سب بحر پور برا

مہر بانی کے وو اسمان کا سور جہاں پرور کلمہ تھا جگ میں مشہور

فلک کے ظلم سوں شکر کن جو گئی آئے سو دو جو کے نمں جم پرورش پائے

جو کوئی آوے زمانے کے تم سوں سینے سوں لاوے دل کے ناداں کوں

جو گئی ہونہار آوے شاہ کے گھر تو نکل کے نادا من ہونے پزر

صفت بارے کے نمنے جگ میں تھا پور اتھا پانی نمں ہو ذکر مٹ ہور

سٹیا تھا ظلم کا شہ کھود بنیاد دیوے نت داد خواہاں کا اچلے داد

جو کئی ہاتاں کی سپیاں کوں پسارے کرے مطالب کے پڑوتیاں دوسارے

یا سو عدل کا نور آ پنے ہات نہ تھی اس دیس میں کین ظلم کی بات

اڑاوے خاک اگر بارا جو ناجان دلاوے بھیں کوں بارے کن تے تاوان

خریساں پک، جو کلاویں میوں پن کرے تاکسد بادل کوں اسی چھن

تھے عالم گو سفنداں شہ شیاں تھا خدا کی خلق کا نت پاساں تھا

چراہیوے کہیں جو دھرت میں نیز دھرت کوں کھود کاڑے نیز کوں پھیر

جگت تھا باغ مٹ جوں باغیاں تھا بہنیشہ تازہ اس سوں سہ بہاں تھا

جو کچھ دھرتا سوں سب دھرتا تھا وو شہی اس دھات سوں لیتا تھا وو

بیاں اوس ابرو دن کے بہ اوس درویش غار کے

دیکھا پسے میں شہ اوس کوں محبت دل منے آئی

(۱) حکم (د، ۵) ۲۰، ضبط (د، ۵) ۳، سب اوس کے ضبط میں تھے (و، ۱) مگر (د، ۱۵) جو آوے (و، ۱۶) (س، ۵) اور (د، ۱۷)

(۱۸) سورج تے شہ کا نام (و، ۱۹) تک (و، ۱۰) ۱۱، نار (و، ۱۲) وین روشن کا ہے (و، ۱۳) (۵) مئے (۵)

دیون ہارا جسہ اس نوانہر کا
 ہندی سٹ، سُرج پکڑیا جو پستی
 مشعل لے چاند کا وہیں بھار آیا
 جو مغرب کی نشانیاں مکھ دکھائے
 گویاں کے کج پکڑے سب دندے
 پنکھی ہو معتکف بلکائے کونے
 ہوا مائل جو راحت کا فراغت
 لگی سونید سوں دوئین کھلنے
 نین کے دو کونوں کھ موند لیتے
 دیا رُو خواب جوں پتلیاں کوں آکر
 دکھائی سونین کوں نیند آسوں
 سو دیکھا خواب میں درویش کوں ایک
 ہے تن پر پرہن اُجیلے چھیلے
 بندیا ہے چھٹھ شلا، سر پہ دستار
 یاسے ہات میں اپنا مصلّا
 اگرچہ لھوسوں تھا سب آنگ خالی
 کھڑا ہے آگے یوں دربارانگے دو

کتا ہے بات سورج ہو چندر کا
 کیا مغرب کے جامبند میں ہستی
 مصلّا جگ پو چندنی کا بھجیا یا
 سو عالم نیند کے سجدے میں آئے
 ہوئے گوشہ نشین سارے پرندے
 لئے عزت چیزندے سب مروئے
 بچانے پر کیا شہ استراحت
 لگیاں پلکھاں سوں پلکھاں کھلنے ملنے
 بھنور پتلیاں کے تس میں کوئٹہ لیتے
 سٹے لے پو پٹیاں کی ادڑ چادر
 رہے پلکھاں جو دستک مارنے سوں
 دنیا کے عاقبت اندیش کوں ایک۔
 کمر باندیا ہے یک باریک سیٹے
 عصا پکڑیا ہے یک رئیس طرح دار
 ریاضت سوں کیا ہے دل مصفا
 ولے سجدے کی تھی اس کھ پر لالی
 شہنشاہ کے مبارک دارانگے دو

کھڑے اچھتے ہیں جوں ہر یک کئی آ

رضا کی انتظاری سات گویا

۱۱۱ اس کے بعد یہ شعر ہے جو درختا تھا سورج رفتار اپنا • دیاست گنبد و دار اپنا ۱۵۱ (۲) مولک (۱۰) مصلیٰ چاند

کاجورا، ۱۴۱۰ (۱۵) دکھانے (۱۶) نے (۱۷) اجلا چھلا (۱۸) سیلا (۱۹) آکو (۲۰) یوں کر آ (۲۱)

اول دربار آنگے اس کون تول جا دیکھ
 گیانا دم دیکھن دربار میں اُس
 یلانیں واں سو کو پنچے ہو رگی کون
 یکایک خانقہ یک ٹھار دیکھیا
 وہاں بیٹھے اہیں ارباب طاعت
 دلاں کول کر منور چوں چراغیاں
 حقیقت کی آمو باتاں کے آا لے
 کریں باتاں حدیثاں آیتاں سوں
 طریقت کے اچھو یوں پیروی میں
 دھروں یوں معرفت سوں آشنائی
 حقیقت کے بیاں ہر ایک دم کے
 پکڑ ہستی کون پستی سوں کرو سار
 کریں گے توفنا، ہو دیں گے باقی
 کے سب مل مقدر آخریوبات
 پلاس ایسے فنا کرتا ہے اول
 نہ سٹنا پات پات اپنے آکر توڑ
 اپس آتے بیج ناماٹی ملاتا
 کنگوی آرے تلے سڑگر نہ دتی
 اگر بندی جو اپنے ناپساوے
 اگر کوزا جو آتش میں نہ پڑتا
 آپس میں آپ دک ایکس کون ایکس

اگر واں نیں تو بعد از جا عبادیکھ
 دیلانیں سو ڈھنڈیا بازار میں اُس
 چلیا ویں ڈھنڈی لیتا اس ولی کون
 بجلی سوں درو دیوار دیکھیا
 لے ہیں ایک ٹھارا ہل عبادت
 کدورت سوں ہو کر خاطر فراغیاں
 تصوف کے لے بیٹھے ہیں آرسا لے
 کتے تھے اس روش کے جتیاں سوں
 کہے ہیں موتومی جوں ثمنوی میں
 حدیقہ میں کہے ہیں جیوں سنائی
 دیکھو آخز خیر ہیں جسم جم کے
 نہیں باور تو دیکھو "کلشن راز"
 ہیں حجت اس کون لمعات عرانی
 ہے اول نفسی ہو بعد از ہے اثبات
 ننگے تیوں واں تے ہوتا ہے بل
 کہاں شریف لیتا پھولوں کی اوڑ
 ہریا ہو کاں زمین آتے سر آجاتا
 کہاں زلفاں کول یوں انگلیاں سوں لیتی
 آئے ہاتاں کون پھر کر کون لائے
 کہاں خوباں کے لب کول یوں انپڑتا
 دو کینک بار کول ہاتاں کے لبس

لے دیکھا (۲) جرد (۲) طے یک ٹھار سب (۵) (۳) جو (۱) (۴) تھے (۱) عہ جم (۵) (۶) دھرو (۵) (۷) جزع

(۵) (۱) پستی کون ہستی (۵) (۹) ہے (۵) (۱۰) معرفت کی (۱۱) پھل (۱۲) پھیں ہوتا ہے خوبی کا سے بل (۱۳)

(۱۴) اپنی چھڑ کر توڑ (۱۵) اگر بیج آپس میں (۱۶) پچھے (۱۷) ہمارا تار (۱۸) سرکوں (۱۹) وہاں پاؤں ہاتاں کول لگاوے (۲۰)

جو خادم دیکھتا ہے سب میں اندیش
 پہچھاتا ہے سچ کر جو نشانیاں
 رکھیا خادم اسے دکھائیں بھینس پر
 زباں کی نوک کوں کربات سوں نیز
 دو کامل تھا اول تے سن کو و بات
 کہ میں ہے جو کس کا توڑنا خوب
 حقیقت کون جو گئی کیتے میں حاصل
 مگر سب سوں رضالے بھرا آیا
 یسا قصہ آدرولیش شہ سوں
 جو دیکھیا شہ اسوں مل، بیس کر جیوں
 ہنر کے گوہراں سوں دل ایسے پور
 زباں دن رات اس کی بات میں تھی
 کہے زاہد حکایت روز تازا
 جو و درویش قصہ جس گھڑی کے

اپنے خوابوں ہو کر شہ نے کہا درویش ستیوں
 کہ تو تم کیچھ عنوان کی مرے انکے تئیں کانی

جو کوئی دھرتا ہے جو شیریں زبانی
 کہ تھی یک رات نزل چودویں رات
 تفاوت رات دن میں کچھ نہ کر سک
 رہیا تھا رات، دن اس ہات ہو ایک
 دکھایا رات کون جیوں دیس آرو
 سیوں ہارے اپنے ایسے سو جا گے

۱۱، مل کو (د)، ۱۲، چھٹا (د)، ۱۳، اس (د)، ۱۴، سر کو (د)، ۱۵، سوں (د)، ۱۶، شیشہ (د)، ۱۷، ہے (د) کو توڑنے کا سخت نزل،
 حقیقت میں خدا کا عرش ہے (د)، ۱۸، ۱۹، دو (د)، ۲۰، باتوں سورج اور کول (د)، ۲۱، اوس کے ہات میں ہیں، ۲۲، قلم کی بات اس کی بات میں ہے،
 ۲۳، باتوں سوں سب کول (د)، ۲۴، جیاں (د)، ۲۵، ۱۳، کو کچھ خوب (د)، ۲۶، سورجے سب گوی (د)، ۲۷، سب کول لے (د)، ۲۸، پس (د)۔

نجومیاں پر ہوا میں حل ہو آیا
 کیوں چوبیس ساعت کا دن آیا
 جتنا دیکھے بی اصطلاب لے ہات
 کھیا زاہد کوں اوس، اک بات بولو
 سو ویسی رات دوشہ ہوت خوش ہو
 تماری بات میں ہے کچھ عجب سوز
 کہ باتاں سوں تماری مست ہوں روز
 کہا درویش اپس میں آپ سوں یوں
 حقیقت معرفت کا کھوں کیوں کوں
 کہ سب کس نہیں اس بات کا علم
 اہے مشکل خدا کی ذات کا علم
 مگر بولیا حکایت اک مجازی
 مجازی میں سنیا سو بات تازی
 دیکھت سنئے کوں ہے کر شاہ راغب
 لگیا کہنے کوں یک قصہ عجائب
 دغا کے سات اول لب کوں کھولیا
 شکر تے بعد ازاں نابات گھولیا

حکایت شہ انگے بولیا سو دو درویش لذت سوں

وو سنئے دل ہوا اس کا شگفتا ہو رخسارانی

بڑا جو ملک ہے سب میں خراسان
 مرا اس ملک پر تھا باپ پردھان
 سٹے جس ٹھاری رند جب کا حل
 اپس نے ملک آتے تھے اپنے چل
 کرے اپ عقل سوں مشکل کشائی
 دھرے خوش خلق سوں جم مشک سائی
 عفا بخش اس کی ات روشن ضمیری
 کرائے خورشید کوں نت و تنگیری
 ضمیر اس کا اتھا سورج نے روشن
 اتھا دل صاف تہس کا جوں کو درپن
 فرامست سوں چھپے رازاں کوں کھولے
 انگے چھ ماس کوں ہو گا سو پو لے
 فلاطوں فہلم میں شاگرد اس کا
 گدا کوں شاہ کرتے بر و اس کا
 اسی سوں فہم پایا تھا فلاطوں
 اتھا شاگرد اس کا آفیوں
 ارسطو درس یوے عقل کا آ
 اس انگے بو عملی تھا ایک مقبرا
 حکایت ایک میں اس تے سنیا ہوں
 بچن کے پھول کا ناں سوں چنیا ہوں

۱۰۱ کوں کچھ نین تھا (۱۰۱) کہ ہے (۱۰۲) جو (۱۰۳) جو (۱۰۴) دو درویش سوں (۱۰۵) سوں (۱۰۶) یوں کوں (۱۰۷)
 ۱۰۸ سنیا (۱۰۹) شکر سوں بھی مٹھا نابات رولیا (۱۱۰) میں (۱۱۱) اب (۱۱۲) سو کرتی تھی سو کوں و تنگیری (۱۱۳)
 ۱۱۴ جو کہ (۱۱۵) کرنا (۱۱۶) کرنی (۱۱۷) مقررہ (۱۱۸)

کہ ایک کوی بادشہ کشمیر میں تھا
 ہر یا تھا باغ اس کے عدل کا جم
 کہتے تھے اس کے تین سلطانِ عدل
 رضا بن شہ کے گل بستے جو جاوے
 کہ ہیں بے حکم ز گس آنکھ کھولے
 اگر سوسن کہ ہیں کرنے منگے بات
 "ہو" کے شاہ تو سرواں کے ہلے
 رضا لے کر شین ابر بہاراں
 سکت نہیں تھا جو بارے کوں ہر یک سو
 اشارت بن نہ کھولے زلف سنبل
 نہ تھا قدرت چمن میں بلبل کوں
 سروقدان کے قد کے نو نہالاں
 نگا یا تھا اپس دل کے چمن میں
 مکمل عقل ہو تدریب میں تھا
 چمن انت ضبط کا تھا سبز و خرم
 نہ تھا کئی ضابطی میں اس مقابل
 ضبا کے بات ٹکڑے اس کراوے
 دلاوے باد کے بت اس کوں جھولے
 کرے اس شاہ کی پروائی سات
 بھی ہو ریک پانوں گر اچھا تو چلتے
 گلے میں باغ کے موتیاں کے ہاراں
 چمن تے ۵ پر اگندہ کرے بو
 نہ بولے بات طوطی ہو ربلبل
 جو دکھیں شوخ بن سوں پھول کاموں
 مسن رویاں کے گالاں کے گالاں
 وورشہ اپنے سینے کے پھول بن میں

چمن اس تخت تھا ہو پھول تھا آج

دو ایسے دھات سول کرتا تھا راج

(۱) عدالت کی بہوت (۱۰) چمن میں ضبط کے تھلا (۳) بستے جو آوے (۱۵) ۴) اوس ٹکڑے گراوے (۵)

سے کھڑا شہ کا علم تھا ہو کشادہ و اتھا بندہ سواں کا سرو آزاد (ناید شعری)

(۱۵) بھی (۲) عدالت (۱۶) شوق بن (۱۷) سو

قصہ گل و بلبل

صفت اس گل و بلبل کی اتھا عاشق مو اس گل کا
محبت سوں مگا کر دل کیا تھا آپ کو فانی

مہنم عقل کا دیکھ تازہ تقویم
نکل کر مہر ماہی کے شکم تے
دیا سو فیض پھر جگ کو دل دو چنداں
جو تھے غنچے کے طفلان بن کھولے
اٹھیا تھا پھول کا سب ٹھار مہکار
کیاں لالے کی سرے کیاں نشانیاں
کلی ہو پھول مل دستے تھے اس ہات
دے ہاون کلی کا ہو کو لا لا
دے یوں پھول میں لالے کے کالے
پڑے دکھ بلبلان آنے کے ہولان
کرے سولبلان سن نمنہ سخی
چٹن کی دیکھ ہزاروں خوش قشعی
بدل کے نیرسوں گل ترکے لب
دو ایسے وقت شہ مجلس کیا تھا
دیا اس ٹھار پریوں دو جہا نباں
یکایک بافساں یک پھول لایا
اتھا دو بولی میں سب مشک کے سار
نہ تھا مشک و عنبر تھا قدرتی پھول

کیا ہے بات کوں اس دھات ترقیم
ہوا یونس نمن مفلوق غم تے
ہوے پھولان شگفتے ہو زنداں
بندے پھل ڈال کے مرغاں بندولے
کھلے تھے پھول جھاڑوں پر ہر اک ٹھار
دھے یا قوت کی ہو سرمہ دانیان
کہ جوں چھپ کو کوئی کرتے رہو بات
دیا اس میں لگے تیوں مشک کالا
پتو اجیوں لعل کے پیالے میں گھالے
بندے شبنم کے موتی گل کے پھولان
لگیاں سب کو ییاں گانے کر نجی
لگے کرنے نوی مضمون تراشی
پھل پانی سوں سبزے دھو کے سب
ارم کا زریب، مجلس کوں دیا تھا
کہ جوں فردوس میں بیٹھا ہے رضوان
ہو کر باد صبا خوش بونی ڈھایا
تھے اس کی ہاس میں عنبر کے آثار
جو تیں کی ہاس پر مجلس سہی پھول

(۱) مفرد (۵)، (۲) عالم و (۳) شگفتہ (۲)، (۴) اسی تھی ہی تے (۵)، (۵) ڈالیاں (۶)، (۷) رہیں (۸)، (۹) ہو کا (۱۰) جی میا

(۱۱) جی، (۱۲) جی کے (۱۳) ہزاروں ساز کیتے (۱۴) لگے (۱۵) (۱۶) چمن کی (۱۷) (۱۸) تاشے (۱۹)

شگفتہ ہو ریاست پھول کے تیوں
 ہوئے تیں پھول کے سارے اسیراں
 کہ لے بن کون دیوں ہارے سدا نیر
 دیسا نیں پھول ایسا پھول بن میں
 تو لا کر میسر گلشن میں لگا گا
 دہن تیرا کلی کے ناد پر رزر
 وہ جھاڑاں کے ہلالاں کا ہلالی
 چلیا پانی نمین نادیک کر پھر
 ہر یک چنے چمن باد صبا ہو
 لگایا جھاڑ ہو مر مقصود پایا
 نظر تیں شاہ کے گذرانتا جائے

دیا دو پھول شہ کے ہات میں جوں
 عجب رہے شاہ ہو رشہ کے وزیراں
 گیا، شہ پھول دیکھ اس باغباں دھیر
 دکھیا نیں جھاڑ ایسا گمگی چمن میں
 اگر توں پھول کا جو جھاڑ لا لگا
 تو بخشش سوں کروں گا میں کرر
 شہنشاہ کی زباں سوں جیوں دو مالی
 سنیا بو بات سو رکھ تھیں اُپر بر
 جو مالی پھول کوں ڈھنڈا چلیا سو
 کنگ دن کے پچھے دو جھاڑ لایا
 دو مالی روز آٹ یک پھول کوں لاے

و سے تیں پھول میں خشکی کے آثار
 رہے کی، پھول کا یوں رنگ تغیر؟
 رہیا ہے پھول یوں نمودل سو بول
 ”اچھوتا زری تری شاہ ہی کی ڈالی
 سنیا ہے عشق کا اس گل پوجا لا
 کبھیں کانٹے سوں جھاڑ پھاتی کوں مارے
 کبھیں منتقار سوں کلیاں ڈھنڈولے
 کبھیں زاری سوں بیٹھے جھاڑ کے تل
 اسی کے واسطے ہے پھول نمودل

کہ یک دن پھول دیکھیا سو جھاں دار
 کیاستہ باغباں سوں ہو کو دلگیر
 ہوا ہے کیا سبب یوں پھول، سو بول
 جواب اس دعات دینا شہ کوں مالی
 کہ بلبل ہے چمن میں ایک کالا
 کبھیں آ پھول پر وو پر پارے
 کبھیں جنگل سوں اپنے پات کھولے
 کبھیں چرچہ کرے شادی سوں ہل ہل
 اسی پر لے و سے ژولیدہ ہو پھول

۱، باس ۱، پوری (۱)، کہیں (۱)، (۲)، (۳)، (۴)، (۵)، (۶) توں (۵)، (۶) کروں گا رحمت سوں میں سراسر (۱)، (۲)، (۳)، (۴)، (۵)

۲، کیا دیکھ باغباں کو شاہ تغیر (۱)

۳، (۱)، (۲)، (۳)، (۴)، (۵)، (۶) کبھوں (۱)، (۲)، (۳) لے (۱)، (۲) (۱)، (۲) بھولیدہ (۱)، (۲) جولیدہ (۱)

یہ سن کر شہ گیا کروں کون ماندا
 کرو حلقیاں کون پھانڈے کے تھے تنگ
 تیا کچ اسست کر سازو وہاں دام
 اگر پانی جو اس جا لے کون انپڑے
 اگر بارا کدھیں اس دام کن جائے
 لے ایسی دھات کا پھانڈا شکاری
 دغا بلبل کو دے پھانڈے میں بھانے
 منڈو بلبل کی خاطر ایک پھانڈا
 جو چٹیاں یوں اٹھیاں تیں کئے تنگ
 جو سانپاں یوں کھلیاں تیں کئے دام
 تو پھلی کے نمں اس ٹھار سنپڑے
 تو پنھی کے نمں واں آدغا کھائے
 منڈیا اس جھاڑ تل جا کر دو کاری
 لنگ جیسے کے ڈالیا اس میں دانے

(۱) ڈھنڈو (۱۰) ۲۱، پنڈ میں مست کرالینا نوام (۱۱) بنت میں مست ایسا کر نوام (۱۲) کھنڈ (۱۵) کانا (۱۶)

(۱۳) کدھیں جائے لگ (۱۵)

گرفتن و بلبیل را پیش شاہ آوردن

رضائے شد کی جلدی سوں پلے سارے نثرکاری مل
پکڑ بلبیل کو پھاندے میں کئے مجبوس زندانی

فلک یک دام ہے دانے سوتارے
فلک کے دام تے غافل نہ اچھنا
سدا حاصل ہے اس تے بے وفائی
صبا آٹ کر سورج کے تینس جلاوے
پنم کے چاند کون نس دن گلاوے
بتاریاں کو کدھیں رکھتا کدھیں نہیں
بدل کون امن دیتا نیس گھڑی کبیں
ثریا ہو، جو گئی بیٹھے ہیں ڈیرے
بنات النش کر ان کو کبھیرے
رہے ہے یارو جن ٹیک تن ہو
سٹے جزا کے نئے دن کون کردو
خوشی سوں بیٹا جو گئی پگ پارسے
ہو کر عقرب انوں کون ڈنک مارے
دو بلبیل جیوں دیکھیا یکبار دانے
پڑے ہیں جا بجا اس ٹھار دانے
کیا طالع دے ہیں آج یاری
کئے ہیں بخت مجھ سوں سازگاری
مگر کیا برج میں میرے چند رہے
فراغت کا ہوا ہے حاصل اسباب
خوشی کا مجھ کون دستا ہے بڑا لالہ
طے مجھ آج دونوں خوب یک بار
دو چارا ہو رجبوب مل کو یک ٹھار
کروں گا پھول کا بارے نظارا
بہوت راحت سوں کھا کر آج چارا
گلا کر بس کے ہیں پیش بندی
تہیں معلوم، جو چارے میں دندی
رکھے ہیں زہر شکر میں ملا کر
نہیں معلوم، جو اس ٹھار لاکر
پٹریا دیوانہ ہو، دانے پو بلبیل
خوشی سوں اپنے دل میں ہو کو گل گل
پٹریا پھاند اگلے میں آیک ایک
گیا کھانے کو جوں دو بیگ پگ رک

(۱) غافل ہوا چھنا (۲) صبح (۳) دو جاں ایک (۴) بیٹھ (۵) ستاریاں کا (۶) یار کا (۷)

چارا وہ گیا چارے کوں کھانے
 طمع داری بُری ہے، اے عزیزاں!
 طمع داری سوں کھانے جا کو چارا
 طمع داری تے آتی یار خواری
 طمع داری کے سرستے جواٹھے ہیں
 گرفتار اس جو پھاندے میں ہوا جب
 کہ اے جیو کے مرے ساتی، سنگاتی
 ترے رُخ سوں تھے روشن بین میرے
 اتھا تھ دھرتے تازہ برگ میرا
 پڑیا ہے نین تن اند کار میرے
 رھیا تھا آج تک نا بھاگ کر کیں
 جدھر جا کر بھی آتا تھا اسی ٹھار
 جدھر تھی توں ادھر سنگات تھا میں
 بہوت دیساں تھے تیر سوں جو سنگت تھا
 میں پنڈریا ہوں سو غم نہیں جو کولے حور
 پڑیا ہوں دام میں سو نہیں ہے مشکل
 سنپڑ کر دام میں کرنے کول زاری
 کپڑ غنچے سستی و انتساں نے لب
 دیں آیا دھڑو کہ اس غم زدے پر
 سنبلیا بیل پو بے رحمی سستی ات
 یٹا کچھ تنگ تھا پنجرے کیرا ٹھار

لگیا پھاندے میں پڑ کر پھڑپھڑانے
 نہیں کچھ خوب: اے صاحب نیراں!
 پڑیا دو بند میں آخر پچارا
 طمع داری میں نہیں ہے رستگاری
 وہی ایسی بلایاں تے چھٹے ہیں
 لگیوں گل سوں کہنے کر فاطب
 اے راحت روح کی لے دل کے ساتی
 ترے لب سوں تھے شیریں بہن میرے
 بدائی میں تری ہے برگ میرا
 رموں تیج باج کیوں کر یار میرے
 پڑیا تھا پھالوں ہو تیر پانوں تل میں
 نبھانا تھا پلک کول نا پلک مار
 ہر ایک دن رات تیرے سات تھا میں
 ترے سایہ منے میں آج لک تھا
 یہی غم ہے جو میں تہ تے پڑیا دور
 دلے پھڑے سوں تیرے ہو ہوادل
 دیکھت دو دور تے پانی مشکاری
 غضب سوں آپنا گردان کر ڈب
 ستم کی آستیاں کول چسٹا کر
 اسے لیا بات پنجرے میں کیا گھات
 سکت نہیں تھا جو دم نکلا سوں بھار

۱۰) دانے حمد، چارا جو (۲)، و آخر بند میں پنڈریا (۱۰) پھاندے میں جا بلبل (۵)، (۳) کول

(۴) سستی تھ مجھ (۵)، تھ مجھ سوں (۵) دیکھا (۱)

(۶) تیا پنجرے کر اتھا تنگ میداں، نکلنے کول نہ تھا دم کا سکت وال (۲)، (۱) وال

غیلاں کی اتھا دو گورتے تنگ کہ تھا دو بلکہ چشم مورتے تنگ
شکاری شہ کون آتسیم کیتا وہ پنجر اشہ کون یا تسلیم کیتا
جزت کے بھا کو پنجرے میں تنہنشا
رکھا بلبل کون مجلس میں ہمیشہ

دیدن بے قراری بلبل و پُرسیدن احوال او و اظہارِ آں

پلو چھا پنجرے میں شہ اس کون توں کئے جو کچھ کہتا ہے
ہوا ہے کس بدل تو یوں پنٹ بے ہوش نادانی

دیکھا بلبل جو و دلیاں نہیں رہے
منڈی پنکھاں میں اپنے نکال لے کر
تپنے اس پھول کون کریا اپنے
کہ بولیں گے کوئی اس گل سوں یو با
کہیں گے کون اس گل سوں مرا حال
پھرنے سوں ہوا ہے تلخ جینا
دنیا دوزخ ہے مجھ اس حور کے باج
پڑیا سو دور میں اس گل بدن سوں
پون بن نہیں ہے میرا کوئی حرم
پون کون کہہ کہ لے خوش باش با سے
اگر اچھا تو بارے کا مرا تن
کہاں و پاؤں جو میں اس تلک جاؤں

نپٹ درن کے دروازے بندے گئے
گیارونے کون پنکھاں ڈھال لے کر
گیارونے بلکنے ہور تپنے
گندتے سو مجھے جینی میں دن رات
ہوا سو حال میرا غم سوں پامال
کمر بیٹی ہے ہور بھونا ہے سینا
دسے دن، رات ہوا سو سور کے باج
ہو کر سلتے ہیں کانٹے تن پوروں روں
جو بولے پھول سوں جا کر مرا غم
مرا دکھ پھول سوں تک بول بارے
میں اڑکریاں تے جاتا کہ بریک فن
وہ انکھیاں کاں جو میں اس کا دستِ اول

۱۱ یوں (۲۱، ۲۲) کے (۳) جو کچھ کہتا ہے (۴) کہا (۵) ڈال (۶) تیا نت یا کون (۷) کیا تھا یوں بلکنے
متر چنے (۸) (۹) کتے بولے گا اس گل سوں مری بات (۱۰) (۱۱) مرا کوئی آج (۱۲)

سُبا اٹ یوں لگیا کرنے کوں زاری
دیکھ یک دن شاہ اس کی بے قراری
لے کر بلبل کے پنجرے کوں اپس بات
لگیا شدہ بولنے بلبل سوں اس دعات
ہوا ہے کی ترا سڑیوں پریشاں؟
پریشاں جیو ہو خطہ پریشاں
ہے تج میں کیا بدل بارے کی عادت
توں کی، پکڑا ہے بارے کی خصالت؟
توں کس کی مین کی خاطر ہے بنے خواب
توں کس کی زلف کے برے بے تیباب؟
مرے دھربول توں کس کا ہے مجوں؟
بے کس سبلی کی خاطر دل تراخوں؟
یابے کوہ کن کا توں جو پیشہ؟
گلیا ہے کس ہنگے کا نچہ کوں تیشہ؟
بھنورتوں بول چہ کس پھول کا بو
توں بلبل بول کس مقبول کا ہے؟
دہراتے مین کے موتیاں کے تیں بول
دیا بلبل جواب اس دعات دن کھول

بیان کردن بلبل پیش پادشاہ

بھلا ہے دکھ مرا کئی ناسنے تو
آگن کے پھول میرے ناچھے تو
کئے کوں درد یوں دل میں جو ہے پور
زمیں بے سخت ہو راساں ہے دور
دی جانے یوں دکھ جس پر گھڑیا ہوے
جو کئی بر ہے کے پھانڈے میں پُریا ہوئے
بچھاڑیاں غم سوں کیوں کھاتا ہے دل
دی بوچھے گھڑیا ہے جس پونٹکل
نہ کئے جانا نہ آتا ہے کئے میں
نہ کئے میں فائدہ ناچ رہتے میں
ہر یک تبتل ہو کر جاتا ہوں پیلا
پر ت میں نہیں مرا چلتا ہے جیلا
کہوں یوں بات کیا میں جیب پر لیا
نہیں بلبل کے غم سوں شاہ کر نم
گیا اے غم کے بن کے درد کے جھاڑ
درنگ پر کام اپنا توں نکلو پاڑ

۱۰. سج (۵)، (۱۲) خاطر (۵)، (۳۱) جیو ہے ہو رسر (۵)، (۴) پیشہ (۵)، (۵۱) کس کی نہ کا تچہ کوں تیشہ (۵)، (۶) یہ شعر (۵)

میں عنوان کے بعد ہے اور عنوان ہے عرض نمودن بلبل پیش پادشاہ ۵۰۰، (۶) نہیں (۶) جس کا درد یوں دل میں جو کچھ پور

۱۱. گھڑیا ہوے (۵)، (۱۱) جو (۵)، (۱۵) درد (۵)، (۱۳) دو (۱۳) درد دکھ کس سوں کے تو نایرہ کیا (۵)، (۳۱) درد دکھ (۵) کوں (۵)

مجانے درد کے غم وں سار

شکر بن کھائے نہیں ہوتا مٹھا کام نہیں پڑتا ہے سچ بے مشورت کام
 مرے دھریوں اپنے جیو کی بات کہ شاید کام تیرا ہوے منج بات
 سنا یا شاہ انگے بلس جو کچھ مطلب اٹھا اپنا
 دیکھیا سو عشق کی شدت ہو سو روپ طیرانی
 دلگشاہ تے بلس جو پایا زبان مطلب کے آتاں سوں اچا یا
 لگیا کہنے اول گذرے سو باتاں برہ اس نین سوں کیت سو گھاتاں

مرا تھا باپ سوداگر ختن کا نہ تھا پروا اسے کچھ مال و دھن کا
 بڑا تھا بھوت سب سوداگراں میں اتھا مشہور سالم بندراں میں
 مناں سوں تھا روپا کھنڈیاں سوں سنا تھے لاکھاں اشرفیاں کڑاں سوں بنا
 قاشاں کے جدھر دیکھے بی بستے رچے تھے لے دوکاناں پر دور تھے
 ہریک کالکت کے ہریک کے اوپوں رکھے تھے سب نمونے کے بدل کھول
 حریر و بانٹ ساوسری صاف مشخت، تاختہ، دارائے زربان
 سمور و سندس و سرکھ خطائی سلیمی، صاحبی ہور کر بلائی
 خزو آکسوں و اطلس، دق و دریا ختک ہور طاش، خطئی سو ف زریبا
 مطبق، نینک و سقلات و منسل قلم کاریاں و چھیناں ہور ملل
 ہیمبر و ارچھیناں ہور سوسیاں تھے شالاں خوب کثیراں و طویاں
 بہوت نازوک بندی پنجھو لے بہوت باریک تاواں ہور تہو لے
 یونا ہو کر بی سودے تھے دریائی ہے جس میں فائدہ اوپوڑی سوائی
 تیتے چلتے تھے کتیاں ہور کھرتے جو دریا گری سوں سکے گد گدے تھے

(۱) ہوتا میں (۲) نارودد (۳) کھیا یوں (۴) یہ اور اس کے بعد کا شعر عثمان سے پہلے س (۵) کوں
 (۵) خوشیں اس کے بعد (۶) میں یہ دو شعر ہے ہور مشہور تھا سوداگری سوں کہتے تھے کارواں سالاراؤں
 سے پڑے تھے اوس کئے ہراں کے انبارہ، ڈھکاراں سو روپے ہور دینارہ (۷) لکھ کو (۸) حریری بافتہ (۹)
 (۹) نزل (۱۰) ذق (۱۱) قتی صوف زریبا (۱۲) سقلات (۱۳) سقلاد (۱۴) چندریاں تھا (۱۵) دیوڑا (۱۶) رگڑے
 سوں کسی کے (۱۷)

نہ ڈھوسکت تنگ آئے تھے زمیناں
 پڑے تھے بندراں سالم پڑا وا
 کہ ہیں شیشہ لے کر جاوے حلب کا
 کہ ہیں جانا بنگا لے پر تے آسام
 کہ ہیں جاوے صفا ہاں تے مراہن
 کہ ہیں ہمدان سوں کا شان جاوے
 کہ ہیں اترے جو یک منزل اچھ اوں
 کہ ہیں شیراز اچھتا ہور اردبیل
 کہ ہیں دکان کھولے جاہن میں
 کہ ہیں جانا بخارے سوں سمرقند
 کہ ہیں ماہر و کہ ہیں ماہور جانا
 گیا یک مرتبہ گجرات کوں وو
 انڈہ ہور ذوق عشرت دن رات
 نوی انپڑی تھی مجہ کوں شادمانی
 بندھے ہیں حد بڑے تائیں لگے
 بڑیاں کوں ہے سچ پیلار کا حال
 بڑی یکت خوب گئی عابد کوں بیٹی
 نہ اس کوں کوئی تھا صورت میں ثانی
 سرک میں دل کشانی کے اثر کال
 دوکاں ہے نورِ مہراباں کے اوپر

تے اس قافلاں کے تھے سلیناں
 تم دو دن جو گاڑیا تھا گڑاوا
 کہ ہیں سودا لے کر جاوے عرب کا
 کہ ہیں سودا لجاوے روم سوں شام
 کہ ہیں واسط سوں جاوے سمرقند
 کہ ہیں تبریز تے شروان جاوے
 کہ ہیں ارمن سوں جا منزل کرے طوس
 کہ ہیں اچھتا مقام اس کا سرانبل
 وطن کر چنہ روز اچھتا حقن میں
 کہ ہیں شیراز سوں جانا دماوند
 کہ ہیں کابل تے یہ لاہور جانا
 تجارت کے بہت سودا سوں وو
 اتھا میں اس سفر میں اس کے سنگت
 مری اس وقت تھی اول جوانی
 جوانی کے برس سو، بیس لگے ہے
 کیے ہیں باہر ضرورت تا چہل سال
 اتھی اس ٹھار پر زاہد کوں بیٹی
 پتہ چنیل، سرگ، کنسل، سہانی
 کہوں کیوں میں الگ کوں اس کے سرکال
 جہواں کوں کیوں کہوں مہراباں کر

(۱) نارودہ، ۱۱ بجائے اس کے پیشتر ہے۔ کیٹاں قافلہاں کے ڈھوسے ناسک + گینگنی سوں زمین ائی تھی پتک

(۲) ایک (۱)، (۲) (۳) یوسے جا کر (۴) (۳) آوے (۵) (۴) بھی ایشام (۵) (۴) پڑتے (۵) (۶) سورات (۷)

(۸) گھڑیا سو کیا کہوں اوس ٹھار پر گھلت (۹) (۸) بالفردست (۱۰) (۹) ایک (۱۰) (۱۱) فرشتہ

مہراباں (۱۱) (۱۲) سرگ، کنسل

چندر آدھا کہوں میں پشانی
کہوں کیوں اس کے میں پکھاں کوں تیرا
نہیں کوں نرگساں کہنا ہے ناساز
نہیں نرگس کئے کا سو ہے زوری
کلی چنپے کی کرنا سک کوں بولیا
کہوں رخسار کوں کیوں اس کے لالا
ادھ کوں صل تھے کر، کیوں کہوں میں
دن کوں کیوں کہوں اتار دانے
ٹھڈی کے سار جگت میں سیدکھاں ہر
کہوں جو بن کوں کیوں میں قبہ نور
کئے پھل گیندج آتا ہے انمان
کہاں ہے کروڑاں میں اس کے آثار
کم کوں کیوں کہوں میں اس کی شرزرا
سرو تھا کیوں کہوں میں اس کے تدکوں
میں سرتے پاؤں لگ اس موہنی کا
جو کوئی اس چاں کو نہس کر گیا ہے
ہوس اس دیکھنے کا جج کوں آیا
جو یاد آتی اتھی وو چلبلی منج
پیاری کا پرت پیارا لگیسا سو
اول تھا حال کج آخر ہوا ہور
لگے چشمے ہو کر نیناں ابلنے

چندر آدھا نہیں ویسا نورانی
ہوے میں کوئی تیراں کے امیراں
چمن کے نرگساں میں کاں ہر وونا ز
کہاں ہر نرگساں میں لال ڈوری
وے تشبیہ میں ناسک کوں بولیا
ہر یک لالے کے درمیانی ہے کالا
دور می ناز کی کس لال میں میں
اتھے اس پر دیوانے ہو کو دلنے
یو اس میں عشق کا آسب کاں ہر
ہے قیے نور کے، اس پر، بلا دور
کروں گا پھول کے گیند اس پو قران
سٹوں میں کروڑاں کوں اس پتے وار
کر کے سامنے شرزرا ہے، ہرزرا
انپٹنے کاں سکت اس تقد کی حد کوں
کہ تھا تیوں، کیا صفت کرنے سکوں گا
نہسوگر نس پہ نہس نہس کر گیا ہے
تھا تھے کوں مراد ل سر آچایا
تو ہوتی تھی سینے میں گد لگی منج
پرت کا ٹھنڈ ہور بار لگیسا سو
پرت کی چٹ پٹی مجھ کوں لگی زور
لگیسا جیوں شمع ہو کر جو جلنے

(۱) نہیں کوں نرگساں کہنا ہے زوری (۵)، تھی ناسک کو (۳)، سگل دانے اتھے اس پر دیوانے (۱۰)، (۴)، (۲) دین
ذکر (۱۵)، میں کیوں (۹)، امان (۱۰)، (۶) کروں گا پھول اس پر گیند قران (۱۰)، (۸) کروان (۹) نہسوگر نس پونہس
نہس کے کیا ہوا (۱۵)، ہر کر (۱۰)، (۱۱) اس کے بعد (۱۵)، س زاید شمرے کہیں کر کش کہیں دہر کھلاوے (۱۵) کبھی باہر کل کھڑا دکھاوے

گلیا سو بھاردل کوں پاٹ کر مسک
 کلی نئے ہو ادل تنگ ناشاد
 دھولیں آہاں کے ہوسر پر بدل چھائے
 سوو اوتار آ پد من ذاست بدل
 ضیف ایسا ہوا اس درد سوں میں
 سج کر رہے جو کوئی تھے ہم قریباں
 لگے کہنے ہر یک کئی پا کو بھانا
 جو اس کوں دیکھنے کا منہ ہوا ذوق
 ہر یک نین جاؤں، اس دھن کی گلی کوں
 سینے میں دم کوں اپنے ساندے کر
 نہ دیکھے کوئی تیوں آہتہ ڈگ ڈگ
 ترنگ پر شوق کے ہو سار ہر نس
 یکسیلا اوس گلی میں کئی نہ دوجا
 کر ادس چندر بدن نے گھر طرف موں
 ہر یک شب غم سوں وہ لگ جو اچھے جاں
 کروں ہر شب نین سوں آب پاشی
 کیتک دن کے پیچھے امید کا سور
 نصیباں لہنج سوں جو آخر ہوے یار
 یکا یک جھانک کر دیکھی مجھے نار
 نظر کا باز اڑیا سوا ب نہ رک سک

اسی ہاتاں سوں بیاد دل میں آوک
 ہوا نکڑے گریباں پھول کے ناد
 گرم بھاپاں سوں ہوتاں پوچھلے آئے
 طبیعت کی مری سب دھات بدل
 اہل منج پیر ہن میں دھنڈ سکے نین
 مئے دینے گواہی آستیناں
 سوو لہے جانا فلا نے کا فلانا
 جو آیا دل منے میسے اہل شوق
 بلوچھپ کر دیکھوں اس اچھلی کوں
 کر کوں اپنی دامن باندے کر
 چلوں اس کا نہ تھے اس کا نہ کوں لگ
 پیادہ جاؤں گھر لک دیکھنے تہ
 چلوں میں چندنی کی دھوپ میں جا
 ہر یک نین نین کے تارے کبھروں
 دھویں سوں آہ کے باندوں کھلاواں
 اساساں سوں کروں ہر دم فراشی
 مرے نجاتاں کے نیناں کوں دیانور
 مرے طالع کرایا، سو رک بار
 مرے ہو اس کے دو دیدے ہوئے چار
 ہوا میں حسن کی اس کے رہا تھک

۱، دھواں آہاں کا (۵) پر (۵)، ہوتاں کوں (۱)، اوتارا (۵)، اوتار، اوتاد (۱)، رات (۱)، (۵) رقیباں (۵)،

ہم قریباں (۵)، (۶) دوسے (۵)، (۷) کدو، (۸) دن (۱)، (۹) چھل (۱)، (۱۰) کھینچ (۵)، (۱۱) سوار (۵)، (۱۲) چاندنی میں دھوپ

کی جا (۵)، (۱۳) تے (۱)، (۱۴) تھ آچھے جہاں (۵)، (۱۵) کی (۱)، (۱۶) دم سوں (۵)، (۱۷) پچھے (۵)، (۱۸) نیناں کے نجاتاں

(۱۹) رقیباں (۱)، (۲۰) کیرا آیا سو رک (۵)، سو رک (۱)، (۲۱) رھاد (۵)

پڑیا اس مکھ کے گلشن میں پھیل کر
 ہمیں دونوں کے دل رھے نیک پہل
 کروں جیوں یاد میں وونی کرے یاد
 کہیں وونی رکھے بھین پرنگ
 کہیں میرا کرے گھر وونی روشن
 کہیں انپڑاؤں سے دو بھی منجھ گھر آکر
 کہیں جا پر رہنے لوگاں کے ڈرتے
 بلو باتاں اشارت سات کرتے
 کیس کوں ایک نظراں میں چرتے
 پسا آنکھاں پلک کوں ناپلک مار
 محبت سوں رلے تھے ایک دل ہو
 یوں اس کے دھیر جا چاری کوئی کھائے
 ہے چاڑی خور کاموں جگ میں کالا
 نہیں بھاتی ہے چاڑی مصطفیٰ کوں
 بزرگاں کوئی نہیں چاڑی پوہیوے
 اپس میں آپ پچھاڑیاں غم سوں کھانے
 ہوے اس ہوش کے طبقاں فراموش
 رہتا میں جیور ووسے ہو رہتے بن
 دریا غیشہ کیرا آیا اُبل کر
 اچالے آبرو کی آگ جیباں
 خدا سبک کا رکھن ہارا ہے شرم

گیا سوڈنٹ کا آہو نکل کر
 اسے دیکھ عشق سوں میرا بھیلادول
 ہوی سو مہرباں آخر پری زاد
 کہیں میں سرسوں چلتا جا دل س نگ
 کہیں میں اس کے جاتا تھا قدم کن
 کہیں انپڑاؤں میں اس گھر لجا کر
 کہیں اس دھات سوں ن سب گرتے
 کہیں کئی ناسے تیوں بات کرتے
 کہیں دیکھ مکٹیاں میں دونو آتے
 کہیں دیکھیں کیس کا ایک دیدار
 بہر حال اس سند سوں مل ہیں وو
 یکا یک یو خبر زاہد کوں انپڑاے
 نہیں کچ خوب چاڑی کا ہے چالا
 نہیں آتی ہے چاڑی خوش خدا کوں
 نہیں چاڑی علی کس تے توے
 لگیا زاہد خبر سن تلملا نے
 چیا پر کا آڑیا، کرسن کو سر پوش
 لکھیا ہے سوا پڑتا ہے ولکین
 پڑیا سو شرم کا گوہر نکل کر
 لئے دیکھ آبرو جگ میں نیساں
 کہے میں جیوتے پیارا اے شرم

۱) گلک گلشن (د)، (۲) میں (د)، (۳) کدھی (ہر جگہ استہلال ہوا ہے۔ د)، او گھر بھی (د)، (۴) سب سب (د)، (۵) رہے (د)،
 ۱) ایک دیکھ (د)، (۲) دیکھے (د)، (۳) ادس روشش (د)، (۴) رہتے (د)، (۵) پچھاڑی (د)، (۶) پوہا (د)، (۷) حیت کی او چائے آگ
 جیباں (د)، آبرو کی آگ (د)، (۲) اوس کا (د)، سب کی (د)

در بیان صورِ صلی یافتن بمعجزہ خاتم

انگوٹھی اسم اعظم کی پکڑ، شہ بات میں اپنے
پھرا با گل و بلبل پر ہوا پھر کر شکل انسانی

سنیا سو بات ووشہ یاد لیا کر
کیا، جا، آس انگوٹھی کوں لے کر آ
اگر مٹو خ پر اس کوں پھرا وین
ووشہ فرمایا توں جا بیگ خازن
انگوٹھی لے، وضو اول پکڑ کر
گل و بلبل کوں شہ انگے منگایا
خدا کے فیض سوں تھے جیوں اول و
یکس تے نیک تھے صاحب جلالاں
کہے ہر کوی دونوں کا نبھاموں
دونوں کوں دیک آیا ہر کسے یاد
مگر دنیا میں پھر کر آئے ہیں کیا
دیکھت یو حال شہ ہو بھوت دل شاد
تجے کرتا ہوں میں کرتا ر سجد ا
اول باری ہوئے ہیں پھر کو آدم
دونوں کوں شاہ پھر دکھلانے کوں چاؤ
مراتب یکٹ بڑا دے کرا سے شاہ
صبا آٹ شہ کی ووضرت منے آئے

خزینے دار کوں اپنے بلا کر
دعا جس میں لکھیں ہیں جیوں اثر کا
تو صورت میں اول کی پھر کر آویں
کیا حاضر انگوٹھی کوں اسی چھن
وہاں تے آیتہ الکرسی کوں پڑھ کر
دونوں پراس انگوٹھی کوں پھرایا
ہوئے پھر آدمی کی شکل سوں و
کیس تے نیک تھے روشن ہلالاں
کہ یو لیسلی ا ہے ہو رو و سو منوں
گرا لیسچ تھے شیریں و فرہاد
کتے تھے جن کو یوسف ہو زرنجا
گیال ب کھول سننے پھول کے ناد
کریا شہ شکر کا دو یا سجد ا
اثر کرتا رہے دو جا سو خاتم
کیا چاواں سوں دونوں کو ملا بھاد
حضور باں میں ا سے جاگا دیا شاہ
قصہ سوں روز شہ کا وقت بہلائے

۱) باز آمدن گل و بلبل بصورت اول دہر دورا نکاح کردن (۵) (۲) لے کر (۳) (۴) جو سے پھر (۵) (۶) کی ہے جو اثر کا (۷)

(۸) مٹو خ (۹) فرماتے (۱۰) کریا (۱۱) سوں (۱۲) آدمیاں (۱۳) جن کے تیں (۱۴) ہو کر بہت شاد (۱۵) لے (۱۶)

(۱۷) چاہ (۱۸) (۱۹) بیاہ (۲۰) دے بڑا او سکوں کیا شاہ (۲۱) (۲۲) قصیاں سوں (۲۳)

بیان پادشاہ و وزیر شاہ

کیا شہ اس حضوریٰ تے بچن یک خوب کیمے مچتے
کہ جس سوں دفع غم ہووے اچھے ہی راحت جانی

جو کوئی دھڑتا ہے باتاں گا فرست
کہ یک نس اس حضوریٰ کوں کیا راج
جو اچھتا عشق کا کچھ اس منے کام
پر تے ہو رہوگ کے اچھتا یو دون
ادب سوں شمع کے نمنے کھٹا ہو
سناہوں پادشہ تھا کوئی اول
سرب دل کا بل اس پر تھا سلم
بزرگی میں سرج تے محشم تھا
دوشہ یک دہس مجلس کوئی بھرا کر
نجرانپٹ لے لیا ایسے میں شہ کوں
کہ یک کئی چین کا آیا ہے نقاش
نیبا جوں شہ یکا یک چین کانوں
ذریک اس طرف لشکر لے نیس
خبر نہیں آئی تھی کئی دن تے واں کی
اپس کوں جگ میں دکھلانے کوں بکا
پہ سالار اوپر بدگساں ہو

کتا ہے یوں حکایت میں حکایت
تو قصہ بول یک مجھ سامنے آج
کہ کا ماں عشق کے ہیں سب تیجے فام
کہ یو دو لذتاں ہیں تیج کوں روشن
حکایت سوز کا یک یوں کہا دو
ستاریاں سوں زیادہ تھا اُسے دل
بوندیاں ٹینڈ کی دبیں تیں دل اچھے کم
اے ذریاں ستی اگلا حشم تھا
جو بیٹھیا تخت کے اُپراں آکر
کئے آگاہ آ ایسے میں شہ کوں
پچھہ نقش لکھ لایا ہے نقاش
پڑیا غم میں پھل کر عیش کا پاؤں
گیا تھا ملک لینے چین کا چین
سنی نہیں گئی تھی بات اس کی زباں کی
کہاں بیٹھا ہے لے کر ملک بکا
ریشے سوں دیسا شہ جیوں کماں ہو

۱۔ عنوان ترازو ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳،

دسیا یوں بھیس پوجیوں اتریا، و افلاک
 لگیا احوال پوچھن بیلا اُس
 کرم تھا جو درس ہمتا کوں دکھلاے
 ہمیں ہیں کون آنے ہو رہا جانے
 ہے بات اس کے ہماری نات کی ڈور
 کیا گھی دود اس کوں روز رات تب
 کیا میں بی کروں یک اس پر اپکار
 اتھا جس میں جو نقل روح کا بھید
 منگے تو پھر کراپنے تن میں آنا
 ہر یک تدریس میں تھا بھوت فاضل
 کھڑا سو بگ آیا دے سر انجام
 جو کچھ منگتا سو منگ لے نیک اعمال^{۱۵}
 تری ہمت سوں کم نہیں سیم ہوزر
 منگوں کیا تیری دولت سب بھریا جو
 جو نقل روح ازمانی سکے ہے
 نہیں قطعے سوں ہوتا ہے دریا کم
 نہیں سورج کوں یک ذرہ سوں نقصان
 عجب نہیں ہے کریں تو اوس سوں آگاہ
 لگیا اندیشے لاگال کوں بات

لگا کر ابر ایسا تن اوپر خاک
 اچھے جا کر کوں لیا یا شہ بلا اُس
 کہ کاں اچھے تمیں کرٹھارتے آے
 کیا جوگی کہ لے مشا ہی کے مانے
 جو کچھ کرتا سو حق کرتا نہیں ہو رہا
 بہر حال اس رکھا شہ دے مراتب
 دیکھا سو شاہ کا، جوگی بہت پیار
 منتر سکھ لیا یک کا ڈر کبید
 منگے تو جیم میں ہر کس کے جانا
 وزیر اس شاہ کن تھا ایک کامل
 فقہار اس دناں میں یک کبیل کام
 کیا شہ اس پہ ہو کر بھوت خوش حال
 وہ پھریوں شہ سوں بولیا میں نہیں دھر
 کرم بخشی تو اتنی لئی کز یا ہے
 نہر جو شاہ اس میںانی سکے ہے
 اگرچہ شاہ ہے حکمت منے یم
 نہر کے ہے منگن کا شاہ جیوں بھان
 نظر رک مجھ کیمنے کے ابر شاہ
 سنیا سو شہ سر اس سوں بو بات

(۱) ابر ساتن کے اوپر (۱۵)، اچھے جا کر کوں لیا یا شہ بلا کر (۳)، کرم لئی تھا جو درس ہم کوں (۱۵)، کرم تھا جو دورن ہم نے دی، وہ ہمیں سائے کے مانے شامین، سائیں سو (۶)، ہیں (۱۵)، نہیں کر کہ میں ہوں (۱۵)، سو بے کرتا نہیں اور (۱۵)، (۱۸) ہے ہمت اوکس (۱)، کر یا گھبہ (۱۰)، سوں (۱۵)، کر اوکس ہے (۱۵)، اس کے بعد (۱۵) میں یہ شعر ہے۔

اگر اڑنے منگے تو ہوسے زواوں + ہرن ہووے تو پھٹے کر کو پاواں (۱۳)، نہر (۱۴)، گھڑ یا (۱۵)، کر یا دی (۱۵)، افعال (۱۵)، (۱۶) سب ترا دولت (۱۵) تیری دولت تے (۱۵)، اسانی (۱۵)، (۱۶) ہیں (۱۵)، اے شہ جو حرکت میں جیوں یم (۱۵)، (۱۶) سوں (۱۶) کوں (۱۵)

کیا میں یونہی جو اس کوں سکھلاؤں
 دے تیوں ہے موں میں جاسا نپے پاؤں
 بولیا، یوں ہے دنیا اس کو آہنہ
 کجے تیوں ہر پھتر آپانوں پر پتر
 بکٹ یوں ہر بوہات اس کوں دکھانا
 ہے جاتی سو بلا کوں جیوں بلانا
 ولے بولیا ہوں میں ہر کچھ منگو کر
 مری بخشش سوں دل اپنا رنگو کر
 نہ بولوں گا تو آتی ہے دروغی
 دردغی میں ہے حاصل بے فروغی
 اگر شاہاں جو جھوٹی بات لیا نگیں
 جگت میں کون شاعر دں کوں پتیاں گے
 .. بولیاں سمجھ لے کر سب اول
 کہا اس سوں خدا پر کر تو کھل

بیان شکار کردن سیر کردن

ہرن کے جسم میں جیوں شہ شیا پڑھان کے بین جیوں
 وہ سگنے کینہ در ہو کر دکھایا فضل شیطانی
 ہوسناک اس بچن کا اٹھ ہوس دھڑا
 لگایا بات کے پنکھی کوں یوں پر
 گوی تے شرق کی جیوں سور کا باگ
 جو نیکیا موں سوں اپنے کاڑتا آگ
 ہرن متاب کا کھلایا دیکھ اس رم
 جو پھرتا تھا گلن صحرا میں بے غم
 نکل کر باز آیا سور کا جب
 ستاریاں کے اڑے مرغایاں سب
 کیا شرمید کا اس دین آہنگ
 چرندے ہو پر نیاں کا دکھین رنگ
 شہی کا تاج اپنے سب پر دھر
 خیال ایسے ترنگ پر سار ہو کر
 چلیاں کر کوں نے سب اپنہ سنگات
 اتھا ووبی وزیر اس شاہ کے مات

پڑھو گویا

۱۰۱، ۱۰۲ میں ہنر (۱۰)، موں میں ہے جیوں (۳۱، ۱۰۱، ۱۰۲)، یو باتاں (۱۰، ۱۰۳)، تیوں جی (۱۰، ۱۰۴)، تو اچوں گا ہو کو تھوڑا چڑوں گھرا سی موں

(۱۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳) تہن میں جیوں شہ نے شیا پڑھان کے سامن جا (۱۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴)، نت (۱۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴) کو (۱۰، ۱۰۱، ۱۰۲) کا تھوڑا

ایک دم (۱۰، ۱۰۱، ۱۰۲) کوں جگے اڑ گئے سب (ج) کے نولے (و) (۱۱۳) روز (و)

بہر حال اس طرف تھا ایک جنگل
 بتا و دواٹ تھا جنگل جو کھول آنک
 دسے دو اس روش چو پھر چھا کر
 اگر بار اگھین واں پس کر جائے
 کہ چھایا تھا سو بن چار و گھین وو
 دسے یوں ہو کہ پھول اس ٹھارے
 دسے پنکھاں کے یوں اڑتے سوواں ل
 زہیں پرواں کی بستے تھے چزندے
 لے لشکر شاہ اس جنگل میں بٹھیا
 ہوس کا درس از بر کرن ہارے
 بنیاں کی پٹھے تے جھولاں کو کاڑے
 یہ گوشاں کے تختیاں بی آتارے
 ہرن چٹیل چکاریاں کوں کرن جوڑ
 چیتے دکھلا کے اپس کر غلو لے
 یہ گوشاں کوں دیکھ وحشی یہ گوش
 کتے ہرنان پہ یوں کیتے اڑاناں
 یہ گوشاں چکاریاں پر پڑے یوں
 چیتے سب تن کے پٹکیاں سات کالے
 یک یک کوں دور تے یک یک کوں کھلا لے
 کتیاں کے دانت تھے بلکہ درامتیاں

اتھے بار اس دناں میں پھول ہو پھول
 نہ تھا قدرت سرج کو دیکھے جھانک
 کھڑیا ہے کیا مگر آسمان آکر
 تو آدے سیس کوں واں ہیں کر جٹے
 سہارے میں دیسا سب کوں گلن وو
 گلن پر جھنگلاتے جیوں ستارے
 چلے جیوں توں سواں بارے کے بادل
 گلن کوں ڈھانپ لیتے تھے پزندے
 ستاریاں سوں چندر بادل میں بٹھیا
 سیہ گوشیاں کوں تختیاں تے آتارے
 چیتیاں کے گلن نے دیتے کھول ناٹے
 چرنیاں میں آجانے کو دھولا لے
 لگا دے ٹھونک پٹیاں، دیں ہوئی دوڑ
 پڑے ہرناں پہ ہو توپاں کے گولے
 ہوے بے ہوش، کر ہوشاں فراموش
 اگن کے جس روش اڑتے ہیں باناں
 کماناں تے جوتیراں چھتے ہیں جیوں
 دسے یوں جیوں چرنیاں کے لیں جالے
 ہوں نزدیک چھتے دشت جیوں آئے
 چرنیاں کے تھے چنگل کی درامتیاں

(۱) ایک تھا اس شمارہ (۲) ویسے (۳) جیوں (۴) تو آدے کاہ سرکوں (۵) پھاو ہے (۶) سوویں (۷) پڑتے
 سوٹکھاں (۸) باد کے تولوں سولی (۹) کتیاں (۱۰) نراو (۱۱) چٹلا (۱۲) کرین چورہ (۱۳) گادے ٹھوک دیر پٹیاں
 ہوئے دور (۱۴) چٹلاں (۱۵) تے تن پر کے (۱۶) پٹکیاں (۱۷) ہوں (۱۸) جیوں چھتے چلے
 آئے (۱۹) میں (۲۰)

ہریک اونچی نوانیاں میں ہریک ٹھار
 لگیاں اپنے ندیاں ٹھوکی وہاں سب
 پڑے دیک جانور ٹھیں کے اُپر ڈاٹ
 پچائے کراہیں کول اس خطر تے
 ہوا پر دیکھتے پنکھیاں کے زوریاں
 ہوس ناکاں دکھ کر اپنے انداز
 کلمہ آنکھیاں پوتے بہریاں کی کارے
 یونا ہو کر بھی یک دھر لوگ ٹھوڑے
 زرتیاں ہو رشکریاں ملے جھٹ پٹ
 ہوں پنکھیاں کے دکھلا دور تے مول
 دو شاہیں یوں چلے پنکھیاں کے دنال
 زمیں پر آئے یوں پنکھیاں سو دمل
 سینے پر نوک دھر پنکھیاں منے ڈھانپ
 پنکھیاں کے ہاؤ ہو پنکھیاں کے ٹھوسوں
 ہما دیکہ حال پنکھیاں کا نظر سوں
 دیکھت مرفاں کول سارے کئے سو بھٹا
 ہواواں کا پرندیاں سات کوصافا
 ہوا رغبت جو گھر کا شہ کول غالب
 کر یا سو آخر اپنا کام تقدیر
 پڑیا شہ ایک دھر ہو رشکریک دھیر
 وزیر اس باج نہیں تھا شہ کن گئی

(۱) لگیاں (۲) اپنی آواز دہیچتے چمک کر باتیاں کو (۳)

(۴) مہرہ مقدم موخر کلک آنکھیاں (۵)

(۶) پنکھیاں میں یک طرف تے شہراڑے (۷) کول تے موٹھ (۸) دے جھٹ پوٹھ (۹) وہ آن یوں پنکھیاں ستمل (۱۰)

(۱۱) پڑے (۱۲) کھوڑے بجائے (۱۳) چوچ دھر (۱۴) شہراڑے (۱۵) پانوں (۱۶) پاک (۱۷) کیا (۱۸) ایسا ہی

(۱۹) نہ تھارے (۲۰) اس بن (۲۱) بن گئی نہ تھارے

تھی رانی شاہ کو یک تنوتی نانوں
 نہیں پکڑی تھی دو گھر کی کہیں باٹ
 کہ ہیں درپن میں جو کچھ دیکھنے جاے
 کہ ہیں یوے ننگوی جو کھولنے بال
 کہ ہیں نرگس جو پڑتی تھی نین تل
 سدا شاکر تھے اس کی گت پوسیاں
 دوست کی تنوتی اوتار ناری
 جو دیکھی دو چلن ہو اس کی دو چال
 کہ لگتا ہے منجھ ووشا ہ یونیں
 نہیں دو خوب جو ہونا پشیمان
 دو کرنے کون جو آوے سیج پر چال
 غرض مندی کے لے آوے تو دو فن
 چڑیا سودن پودن ویش برہ کا بھار
 نہ دی دوست بھری کس بات کو راہ
 تھی آپس میں اپنے روتی و تپتی
 لگی گھٹنے دو چنہ رہو کو دن رات

ہرن کا طیر ہو کر شہ لڈیا اپنے گل پچیوں

پھراک تدریر سیٹے دو دکھایا شکل انسانی

کینک دن ہو ہرن ووشا ہ بھولا
 ہرن کے تن میں شہ کا جیو تھا یوں
 دل اپنا تنگ کر نانے کے نمنے
 جھکے تب دیکھ اپس کے پاؤں آپھی

رہیا تھا سب کسی سوں ہوا بولا
 جو مشکا اچھا ہے نانے مئے جوں
 گھے خون جگر نانے کے نمنے
 جھکتا دیکھ اپنی چھاؤں آپھی

۱۱ نہیں دیکھ کہ ہیں ۱۰، ۱۱، گھر کے کہہ دی ۱۲، کہیں کر دیکھے کی ہر کی ہاٹ ۱۳، سوں دی ۱۴، کھایاں تھیاں اس کی ۱۵

۱۶ چلت ۱۷، دو ۱۸، سنبھالوں مگر تو کیا ہے اول میں ۱۹، تنوتی دیوے ۲۰، دن دن ۲۱، دیسا ۲۲، دی ۲۳، ہوا ۲۴، رہتا

مشک تر نانے مئے جوں ۱۳۱، یہ شعر صرف ۱۵۰ میں ہے۔

جو غم جس وقت دل میں یاد آوے
 ذکر تک درو دل کس سات ظاہر
 بجز سایہ نہ دیک سنگات بھی کئی
 خدا اس کوں دیوے گا کیا بھلی باٹ
 دیکھو اول دو کیوں خوبی سوں پیش آ
 کراول گرم مجھ سوں دوستی کوں
 بیج نہیں تھا بلایوں لاکو بھاگا
 بہر حال اس نہ چند روز تھا شاہ
 نہ ہتا ہے نہ چلتا ہے موا تھا
 دیکھ اس شہر دل میں لایا ابچہ یونوب
 جو ہر کس کوں سکوں کہنے کوں مقصود
 گندا اپنے دل منے اس بات کا بار
 جدا یک زندگانی کا کیا مست
 کراپنی روح کا طوطی پہ سایا
 پھرا کر بھیس آمو کا، ہوا طیر
 شکاری کا وہاں نزدیک تھا گھر
 اسی کے گھر پوجا اپرا ل اتریا
 شکاری دیکھ پکڑنے کوں مجھ ہو
 ترست راواں خیال اس کا سچ کر
 کیا یوں وواپس کے راز کوں کھول
 کہ لے پنجرے ہلارے نت نہوئی ہار
 پکڑنے کے بدل جلیاں سوں جج کوں

ہرن کی شاخ نمنے بیچ کھاوے
 غصے سوں ہر گھڑی وو شاہ صابر
 دہی سوں کہے یوں دل میں ہو روئی
 گیا ہے جن جھگڑ میں یوں گلا کاٹ
 برائی دل میں ستمی کیوں اندیشا
 کیا مجھ سرد آخر دشمنی سوں
 بلا میں بھا دغا یاں نے کوں جاگا
 سو دیکھا رہ میں یک طوطے کوں ناگاہ
 تمام اڑنے سوں کام اس کا ہوا تھا
 کہ طوطے سوں کوں ہیں ایسے منسوب
 مرا اس کام میں بسگی اچھے سود
 دن کے ناد راواں کا ہوا سار
 خضر کے ناد کیتا سبز کیتوت
 زمر کے نوبے پنجرے میں آیا
 یکا یک دیں ناڑا سو وہک سیر
 سپڈ کر بیچتا تھا وو جنساور
 وہیں باتاں منے در حال اتریا
 لگیا کرنے کوں پھاندا مستدرو
 اچا گردن، مونڈی کوں اپنی کج کر
 آٹھیا یوں وو بلند آواز سوں بول
 ہمن ایسیاں کے لے نسن طلب گار
 مشقت کھینچتا ہے کیا سہب توں

(۱) کلکتہ ہی کولن ۱۲۰۱ء کوں (۲) جم شہاد، بلک ہے بیہودہ ۱۹۶۸ء مت کے ہادی راوین کا پورا سوانہ

راوی پر ہوا سوار، (۳) پوکت ہی، ہی صہری بار۔

ستم آیا ہوں تیسرے دام میں ہیں
 ولیکن بیچ توں منج، شاہ کے پاس
 کرا ایسا شرط راواں اس سوں ہر حال
 بچارا دو جو یک بار اس کوں پایا
 شتابی سوں پچا اس، شاہ کوں نے
 شکر ایسی دوسن راویں کی گفتار
 مٹھی ہاتاں سوں اس کا رکھ ٹھونٹاؤں
 شکر کی اس، چھری ہے کرنے جانیا
 اتھا چند روز بارے واں دوراواں
 تنگ دن کے پھپھیں فرصت جو پا کر
 کھیا اس دھن سوں یوں لے سرو آزاد
 ہوا کی خم بنفشہ کے نمں قدر؟
 کلی کے ناد دل کی ہے ترا تنگ؟
 رھیا نہیں زلف کے سنبل کر تاب
 لگیا ہے تجھ کوں کس کے درد کا تیر؟
 ترے ددنیں کی دستے ہیں بایاں؟
 چلے سوں اپنے مار کر آہ
 کہ سب عالم اوپر روشن ہے یو بات
 جونیں جس کے اچھے کاموں میں تنبول
 ہونا پھرتا اچھے جس تن منے دم
 برہ میں جیو دینا بھوت آساں
 پریشانی میں گرچہ میں مسلم ہوں

آپنی ہو اس پڑیا ہوں کام میں میں
 دو لک سن میں نے گرم کھیکلاس
 کیا اپ سوں حوالے اس کو در حال
 لگا یوں اس کے تن میں جان آیا
 پھر اپنے گھر کوں آیا مال دھن لے
 رھیا حیراں ہو دو شاہ مکار
 رکھیا اس ستونتی رہتی تھی جس ٹھاؤں
 خرابی ہے کر اپنی میں پھانسیا
 دیکھی پھرے میں سوں نت جھانکتا واں
 زباں آہستہ نرمی سوں اچا کر
 جوانی کا ہوا کی رنگ بر باد؟
 جو کرتا تھا سدا لے سو کوں رو
 گل سوری نمں کی زرا ہے رنگ؟
 گیا رخسار کے کی بھول کا آب؟
 ہوا کی غم سوں گل کر دل ترا نیر؟
 پڑے کی مر کے نمے کھ پو چھایاں؟
 دیتی پھر کر جواب اس دھات دو ماہ
 دیوا نہیں سو سہا دے کس سندرات
 وہ کیوں کر خوب تاملوں نمونوں بول؟
 کیوں اچھا، تو بخ اس کا بول عالم؟
 ہے جینا پیو بن مشکل کگر جاں
 محبت میں ولے ثابت قدم ہوں

۱۱) چلیا اوشاہ کوں لے (د) ۳۱، سی سن کے دو (د) ۴۱، دو (د) ۱۵۱ اپنی ہے کہ (د) ۹۱، واں اس دھات (د) کوں رو

۱۲) تے لے (د) ۹۱، بلخ (د) ۱۰۱، سرواں کے تئیں (د) ۱۱۱، ہے ترا (د) ۱۲۱، دل سے (د) ۱۳۱، نے گرچہ علم ہوں (د)

آپی ہو اس پڑیا ہوں کام میں میں
دو لک ہن میں نہ دے گر کم ہو یکا س
کیا آپ سوں حوالے اس کو در حال
لگا یوں اس کے تن میں جان آیا
پھر اپنے گھر کوں آیا مال و دھن لے
رہیا حیراں ہو ووشاہ مکار
رکھیا اس ستونتی رہتی تھی جس ٹھاؤں
خرابی ہے کر اپنی نہیں پھانیا
دیکھی پنجرے میں سوں نت جھانگتا واں
زباں آہستہ نرمی سوں اُچا کر
جوانی کا ہوا کی رنگ۔ بر باد؟
جو کرتا تھا سدا لے سو کوں رو
گھل سوری نمں کی زر و ہے رنگ؟
گیا زخسار کے کی بھول کا آب؟
ہوا کی غم سوں گل کردل ترانیر؟
پڑے کی مہ کے نمنے کھ بوجھایاں؟
دیتی پھر کر جواب اس دھات دو ماہ
دیوانیں سو سہا دے کس سدرات
وہ کیوں کر خوب تاملوں نمونوں بول؟
کیوں اچھا۔ تو بخ اس کا بول عالم؟
ہے مینا پیو بن مشکل گگر جاں
محبت میں ولے ثابت قدم ہوں

ستم آیا ہوں تیسرے دام میں میں
دیکھن بیچ توں منج، شاہ کے پاس
کر ایسا شرط راواں اس سوں ہر حال
بچارا ووجیک بار اس کوں پایا
ششابی سوں لپا اس شاہ کوں دے
شکر ایسی دوسن راویں کی گفتار
مٹھی باتاں سوں اس کا کھ ٹھوناؤں
شکر کی اسکا، چھری ہے کر نہ جانیا
اتھا چند روز بار لے واں دوراواں
کتک دن کے پھیں فرصت جو پا کر
کھیا اس دھن سوں یوں لے سرو آزاد
ہوا کی خم نبفشہ کے نمں قدر؟
کلی کے ناد دل کی ہے تراننگ؟
رہیا نین زلف کے سنبل کر تاب
لگیا ہے سچ کوں کس کے درد کا تیر؟
ترے دونیں کی دستے ہیں بایاں؟
جلے سوں سوں اپنے مار کر آہ
کہ صیالم او پر روشن ہے یو بات
جونیں جس کے اچھے گاموں میں تبول
جون پھر تا اچھے جس تن نمنے دم
برہ میں جیو دنیا بھوست آساں
پریشانی میں گرچہ میں علم ہوں

۱، چلیا اوشاہ کوں لے (د، ۳۱) سی سن کے (د، ۱۰، ۴۱) دو (د، ۵۱) اپنی ہے کہ (د، ۱۶) واں اس دھات (د، کوں) دو
(۱۸) تے لے (د، ۹) بارخ (د، ۱۰) سرواں کے تیں (د، ۱۱) ہے ترا (د، ۱۲) دل سے (د، ۱۳) مئے گرچہ علم ہوں (د،

اگر یہ شمع کے نمنے جلی ہوں
 جو طوطی قائم رہی میں دیکھیا
 انجمنوتیاں کے اپنے ڈھال کر ڈھال
 سنی یوبات جیوں دو پاک دامن
 سنی جو ماجرا بلیقیں دوراں
 عجب کچھ دیس راحت کا اٹھے وہ
 ہنر لیتی اپس کے نفع کا پوچ
 کہا طوطا و دیویوں اس سب بھری ہوں
 جو آدے گا ترے کن دو نلاخشا
 گماں آتا ہے تجہ پر ج کون ہر چن
 منجے گا ہے دیکھنا تھا دو عاقل
 دیکھانے گر نہر آے گا تو کافر
 کرے جب روح کوں نا ہو بے تیوں فام
 حرم میں نیک دن آیا سو دو کول
 اچھل پڑ کر کہا جنت اُپر آ
 موسیٰ قمری کوں لیا کز دریا نے
 ہنر کا اپنے دکھلانے کے میں نور
 دو طوطی اپنے اسلی تن کوں دیکھیا
 تر ت جیو کوں اپس کے اس میں پاؤنا
 سلیمان کے نمن پھر تخت بیٹھیا

وے جاگے تے اپنے میں ٹلی ہور
 محبت کی وفا داری میں دیکھیا
 کھیا سب اس دھر گزریا سوا حوال
 لکھا اس آئے تیوں پھرتن میں جیون
 لکھا اس آئے تیوں پھر کر سلیمان
 بچھڑ کر گئے سویاراں آٹے دو
 لیتی تدبیر اس کے دفع کا پوچ
 حیا کے آسمان کی مشتری سوں
 اسوں یوں بول نہیں جوتوں دورا جا
 کہ دھرتا تھا دو نقلی روح کا فن
 دیکھا اس فن میں گریوں ہے تو کامل
 موسیٰ قمری کوں اس کے سامنے دھر
 وہاں تے میں سمجھا ہوں مرا کام
 سکی تھی جس روش سوں تیوں ٹھی لول
 توں کیوں منج آزما تی ہے سوا زما
 سٹی شتے ہیں جیوں کئی آزمانے
 سنی قمری میں اپنا روح دو کور
 جو خالی غیر سوں مسکن کوں دیکھیا
 پکڑ کر ٹانگ قمری کی چھپا ڈیا
 خوشی ہو عیش کالے زنت بیٹھا

(۱) علی (۱۱)، بارے (۱۳)، کھول (۱۴)، دامان (۱۵)، منے جاں (۱۶)، زلیخہ شہر۔ کچھ کز خوب آسے اپنا کرجان بلا
 دھور جو کے پجرے پر تے زبان (۱۷)، اٹھارہ (۱۸)، طوطے نے (۱۹)، کوٹ (۲۰)، اعانی بکڑ میں بڑتوں در شاہ کیانی
 دو، نیلا جاں (۲۱)، نقلی (۲۲)، کھا کھا تھا بچے گہر گہر دو مانا + ... تو انا دوہہ (۲۳)، او (۲۴)، کر اس کی (۲۵)، محبت منے

آ (۲۶)، دکھانے کوں ہنر کا اپنے (۲۷)، اپس کا جیو در حال (۲۸)، ہو (۲۹)

کھڑا سودھ سراسر کھول کر موں
 دنیا پھر کر کرے سازِ عروسی
 یکایک کئی وزیر ایسے منے آ
 گیاتہ سوں کر لے فرخندہ طالع
 جوں یک تہ تھل کوئی عورت کے اُپرال
 یوں کر بات تہ اس دھیر کر رخ
 بھولیا عورت پو وو کوتاہہ بن کیوں؟
 تھنا سننے پو بے کر شاہ کا من
 ہوا بے عشق کا جس کوں اشارت
 کر یا انبہار اپنا حال سب سوں
 گے کرنے کوں سارے تخت بوسی
 اول درج و ثنا شہ کا بج لا
 گیا بد بخت و ویوں ہو کے صنایع
 ہوا جیوں سلطنت کوں کھو کے پامال
 اسے یوں پھر کو پو چھپا شاہ فرخ
 گنویا بات سوں اپنے نگیں کیوں؟
 لگا کہنے و وقصا تہ کے سامن
 دو ایسے حسن کا لیا تا عجارت

داستانِ سمن بر

صفتِ دلبرِ سمن بر کی ہمایوں تھا فدا جس پر
 کہ جس کے حسن و خوبی کی ثنا کرتے تھے مہجانی

کرن ہارا دو جیساں سات تقریر
 کہ یک کوئی شاہ تھا اولِ عجم میں
 نجل تھا اس سخاوت کے اٹھے سو
 جو کھولے دان سول جب بات دانی
 کرم میں شاہ کا دیکھ گرم بازو
 ایتا کچھ تھا سکت اس بخت و رکوں
 کرم کا گرم تھا بازار اس سول
 اتھی اس بادشاہ کوں ایک بیٹی
 کچھ کیوں کوئی اس کوں نیک دختر
 نہ تھی دختر ارم کی یک پری تھی
 نہیں تھی مشتری، تھی نازنین حور
 صفت کرتے تھے ہر یک کوئی انا
 کتک اس چلبی کے دیکھ کنتل
 سنگ کرنے اتھو دیکھ اس کے رخ کوں
 بین ہور بال اس کے دیکھ کتے جان
 نظر پڑتی تھی ہر ناسک سندر کی

پرت کی بات یوں کرتا ہے تحریر
 اتھا مشہور حاتم سوں کرم میں
 اتھا بخشش انگے شہ زندہ سمور
 ابھالاں رشک سوں ہوتے تھے پانی
 دھویں سر بھین لھوے کی آترازو
 کرم سوں موم کرتا تھا پتھر کوں
 دھرم کا تازہ تھا گلزار اس میں
 سو لکھن بھاگ و نئی نیک بیٹی
 نہ تھی دختر اتھی یک نیک اختر
 پری نہیں تھی مگن کی مشتری تھی
 نہیں تھی حور سرتے پانوں لگ نور
 دلیکن حسن تھا اس کا معما
 لگاتے تھے چراغاں ہور مشعل
 اپس میں آپ دست بوی خوشیاں سوں
 پریشنگالی کے حل کرتے تھے ساماں
 تو جاتی تھی سدا ہر یک بھنور کی

(۱) عنوان سے گفتن و ذکر کیا بیت سمن برو ہمایوں بادشاہ، (۲) ملک (۳) ایک بہت اودانی (۴) زور زج، (۵) بھاگ واتی ایک (۶) سبتی (۷) بیٹی، (۸) اختر (۹) گرتے تھے دیکھ اس کے بھنواں کوں
 (۱۰) دس بوی، (۱۱) دیکھ اوس کے (۱۲) جولوگاں (۱۳)

کہتے تھے اس کے لب برنگی بجا کر
 جوگنی باآں سے سوا اس سندر کی
 گلا جوگنی سے سوا اس سہن کا
 نہسی میں این کوں آتی تو دوسن
 کتیاں کرتیاں اتھیاں سَخ منے ویک
 کنگ اس دھن کے دوں کے سامنے آ
 نئے سو دھن جو بن کے پھلارے
 پچھانے گا ہی اس کی کمر کوں
 کمر ہو چیاں ویکہ ہر یک گئی کئے
 کہتے تھے دیکھ کر ہر کوئی دوقد
 چرن نازک ہر یک گئی اس کے دیکھ کر
 گرا دے نہ کرن دوسن کوں پھرتے
 سو دھن کی یاد کرنا سک کوں پھر پھر
 سو لکھن نانوں اس کا تھا سمن بر
 جو تھا مکھ نور بے اندازہ اس کا
 دیا سو نور اس کا سور کوں نور

ہو ووبے جس گیا ڈھنڈ نے سکندر
 سٹے بھاراں بنگالے کی شا کی
 ہوس کرتے نہ تھے پھرنے چین کا
 کہتے موتی پروتے اس کے سامن
 لگا کا جل کوں سو کے کریدھی ایک
 دکھیں مانگاں کوں پشیاں پہ بسلا
 نہر میں یک نہر اپنا پارے
 دیکھیا ہے جو جوانی کی نظریوں
 کہ دو ضد مل کو کیوں یک ٹھارے ہے
 ہوا ہے جس سوں سحر مری رو
 لگانے جاتے تھے اپنے سر پر
 تو کھلتے تھے کنول سب ایک دھرتے
 بھنور بیتاب ہو پڑتے تھے گرگر
 اتھا اس زلف سوں غیر معطر
 پڑیا شہرے شہر آوازہ اس کا
 ہوی یو بات ملے ملک شہور

سے یو بات لوگاں چوکدھن کے

جو تھے پورب پچھیم اتر دکھن کے

۱۱۱ سفر راج ۱۰۰، ۱۰۱ سے راجا بنگالے کے سفر کی (۱۱۱) (۱۰۰) سندر (۱۰۰) کرتے تھے پھرنے کوں (۱۰۰) جب آسے (۱۰۰)
 ۱۱۲ ہارتیاں تھیاں کتیاں یوت (۱۰۰) سکھیاں موتی پر دیویں آئی چین (۱۰۰) شوئی کی (۱۰۰) صفت سن اس کے جو بن کی پکاد
 ۱۱۳ کے گندے تھے گتیاں ہاتھ سلسرے (۱۰۰) ہر کوئی (۱۰۰) لگانے اپنے جاتے تھے سر او پرو (۱۰۰) ناروں

در بیان عاشق شدن فیروز شاہ

بیاں عشق ہما یوں کا ہے اس مثنوی کو
لیکن کاروپ یکدیکھ کر ہوے سو عاشق جانی

کنے کیا — مہر کا تھا شناہزادہ
نزاکت میں رخ اس کا تھا جو یک پھول
کھ اس کا تھا زیکا جیوں حسنِ نوباہ
صفت اس کھ کے کرنے کوں کے صد
اسوں تھی نت مرگ کی کار سازی
ہر یک گئی دیکھ بھول کی اس کی قطع
دیشا سو اس کے کھ پر تازہ رجاں
خدا اس کوں دیا تھا خط میں توفیق
دیکھت و و خط ہوا سب خفق
کے ہر کوی دیکھ اس خط و رخ کوں
سہانا تھا اُسے یوں کھ اُپر خط
جوانی کے چمن میں تازہ وتر
وہ سبزہ لب اُپر اس کے دسے یوں
بیا ہی یوں دسے اس کے ادھر پر
تھے دل کے مین اس کے خط سوں روشن
مین روشک کے تھے عین جیوں صاد
دس میں سین تھا ہور لب میں تھا بے

اتھا صورت میں یوسف سوں زیادہ
وہ بلکہ پھول تے تھا خوب مقبول
تھے پروانے تس او پر جمع نوباہ
بلذ لعلیف سوں تھا دو بلت قد
اتوں تھی سرو کی جم سرفرازی
کے خوبی کے فرماں کا ہے توفیق
لیکا رجاں دیک اس رجاں کوں رجاں
کیا تھا خط سوں اپنے نسخ تعلق
لکھیا ہے صنع کا راقم محقق
زمین پر چاند اترا ہے کھلے سوں
مگر کیا حسن کوں دیتے ہیں سر خط
دیا تھا تازگی کا سبزہ کبیر
خضر چشمے کنے بیٹھا ہے جوں
کہ جیوں بیٹھیاں ہیں چمیاں آنکھر پر
جگت تھا تس کے فرخ رخ سوں گلشن
دیکھ اس ناسک الف آنا تھا یاد
علامت حسن کی تھی اس میں سر بیٹے

(۱) عنوان صورت میں (۲) کیس (۳) میں (۴) و (۵) شمع (۶) قدر (۷) ایک تے (۸) آگیا سو

(۹) رخ (۱۰) و (۱۱) و (۱۲) جہاں (۱۳) کاتب (۱۴) گلشن (۱۵) میں چمیاں شکر برد (۱۶) گلے (۱۷)

سنیادو جان جیوں اس ناز کی بات
 جو آئی اس صفت کے پھول کی باس
 اچا ثیادی سو اس چوسار کاویں
 دیاسٹ مال دوہن اُس دھن کی خاطر
 مسافر ہو پرت کا گھر سوں نکلیا
 نکر فاشس اپنا کس دھیر و راز
 گرمی سو جوش دل میں عشق کی آگ
 پرت کی لوٹ اگے ناچل کو چارا
 نہیں کر وصل کا اس باج تذبذب
 مشقت سوں کلک نس دن چلیا سو
 دہاں جو دیکھتا ہے تو ہر یک ٹھار
 کلک رخصا کوں اُس دھن کے لیا دھیا
 کلک سوسن کے نمنے کرا پر موں
 کلک کرایا اس دھن کے دھن کوں
 کلک اس دھن کے قد کوں دل میں کرایا
 کلک بلب نمن کر سدا فراموش
 کلک دھر دل میں اس عیب کیرا ثوق
 کلک لے نا امیری کا پنٹ درد
 زک سک ان بلوں میں عشق کا سوز
 اوک بزار ہو جینے سوں اپنے
 صباٹ سوز سوں جاگے لگن کوں
 نین تے کالوے لہو کے بہاے

سو آیا دیکھنا کردل میں سورات
 لگیا تس دیکھنے کا دل کوں دوسا
 چلیا ماں باپ سوں ہویار کاویں
 نراب اپنے کیا اس دھن کی خاطر
 برہ دندی کے بگی ڈر سوں نکلیا
 غریبی سات غربت کا کریا ساز
 ہو دتیا گی لیا سراپنے دتیا گ
 چلیا مائی اڑاتا ہو کو برا
 کیا رخ اس سندر کے ملک کے دھیر
 بہر حال آنپڑیا اس شہر کوں دو
 ہوا ہے عاشقان سوں شہر گلزار
 کرے ہیں بھول کے نمنے گریبان
 صفت کرتے ہیں اس کا سوزیاں سوں
 کلی کے نادر ہے تھے موندے سوں
 کھڑے ہیں پاؤں پر یک، سرو کے ناد
 ہوے ہیں ہجر کے غم سوں سید پوش
 سے ہیں گل میں قری کے نمن طوق
 کئے تھے دم کو اپنے باؤتے مرد
 محل کن اس کے جانا تھا شب دروز
 جلے دل ہو جے سینے سوں اپنے
 اڑاوے آہ کی چنگیاں رین کوں
 شفق کے ناد کردامن دیکھا ہے

وہ دیکھے کا دل میں سورات (۲۰) نادر (۳) نہر کی (۱۰) لیا (۲) لیا (۱) سوز (۱) نمن کر وین کرین

(۱) خار (۱) کھڑے یک پاؤں پر (۱) قریاں (۱) اپنے (۱) کیاں چنگیاں (۱)

(۱۸) (۱۷) (۱۶)

کہے نت یوں اے میرے بخت کے سور
 لگن تے حسن کے جوں چاند بھار آ
 چند ایسا سندر دیکھلا کور خسار
 کنگ دن یوں دل رونا اچھے جا
 جو طاح اس کوں دیکھے کھول کر آنک
 بدھرتے آن بی دیکھیا سو یکا یک
 دو دھرتے تیسر نکلیا سو نظر سوں
 نظر آرو برد جس تل سو باند سے
 نجا آہستہ گھنگٹ کھول اس کوں
 کہ توں کاں کا ہو آیا کاں تے اس ٹھار
 نہیں ہے خوب یوں اس ٹھار آنا
 سینکے گرمے ماں باپ یو بات
 بجائے جا اپس اس ٹھار تے توں
 دیکھی عاشق کو اس دھاتوں سوں کس
 کسے بن بھی سج ہوتا نہیں زر
 زباں سوں بولتی تھی گرمہ اس دھات
 مجھے اُس : دی . آپس نہ بھالی
 یو بات اس نے نیا بیوں وور پریشاں
 دل ازمانے کوں جو اس کا وور دھن آئی
 دسلیا وویوں کہ کرنے جیو آسان
 گیا وویوں اُسے بوم نہ دل کا

اچھوں کو لگ نہ دیکھے نہیں کوں نور
 نین تے دور کر میری اندھارا
 نظر سوں دور کرتوں میری اندکار
 نین پانی سوں مکھ دھوتا اچھے جا
 وہ چنل ایک نس دیکھی اُسے جھانک
 ہوئے بیتاب دونوں دل نہ کرک سک
 گئے ہوصاف بینیاں کی سپرسوں
 پڑے جا دونو بی یکبار ماندے
 اچھی دھن ناز سوں یوں بول اس کوں
 اچالے عاشقی کا سہرا پر بھار
 اپس کوں سب میں رسوا کر دکھانا
 روارک سی نہ توجہ کوں کسی دھات
 ہونارغ اس بلا کے بھارتے توں
 پرت کی دھات کی باتوں سوں کس کر
 سج ہوئے تھی اس کسنا ہے بہتر
 ولے نین دی تھجے جیو کی باس
 ولے دل میں اتھی اس تے اتانی
 لگی موت اس کے آنگے جیوت آماں
 چھپا کر رخ پوکاں زلف و لعلانی
 خنج کیوں ناز کے جانوں دیتی سان
 بغیر دانا پڑے جیوں دام میں جا

۱. ایوں صفا ۵ و ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳

ہوں دکھیہ اس کو دین تھر کا ئی نینین
ہوارنگ زعفرانی جا گلانی
دیا ہے دل میں میرے جتنے ڈیرا
صبوری کی چھٹی ہے بات تے نات
لیا وتیاگ سر راحت دیا سٹ
پڑیاٹھ کرستوں دل کی سکت کا
دلے انکھیاں مری ہیں روئیل آج
دلے برے سوں تیرے دل ہے پھون
سج کر بھی لگائی چھبگ سونیاری
کیا دل سوز میں سٹ کر دوانا
رہیا ہوں زندگانی سوں بی مکھ موڑ
میں یک بن کی کلی کنولی ہوں مقبول
ا ہے تو مھر کا میں ہوں عجم کی
ہوں میں یک درج کی سوڈھال موتی
سپا عاشق ہے کر تج کیوں پھچانوں
ہرت میں کیا نوں آدھا ہے کر سارا
طلبل کے ناد خالی شور او چاتے
کیا اس دھن سوں یوں پھر کر سواں کھا
جو کئی خالق ا ہے جد آب و گل کا
جو کئی ناظر حرکتی مچلوں بلبل
جو کئی قاہر کیا سو مچلوں بیتاب

کری سونا زسوں تک بات دو دھن
یو با تاں جیوں سنا دو لا ابالی
کیا لے موہنی آ عشق تیرا
پنٹ دی ہے مجھے بے توتی بات
پرت تیرا ہوا ہے مجسوں لٹ پٹ
لگیا سو باد منج تیری پرت کا
ہے میرا باپ مگر چہ مھر کا راج
مرا تو نانوں ہے مگر چہ ہمایوں
سنی تھی نانوں دو اول سوں ناری
کیا منج حسن تیرا غائب نا
ستم تیرے بدل ملک اپنا چھوڑ
کہنی تو یک چمن کا ہے جدا پھول
توں نا مھر ا ہے میں ہوں حرم کی
ا ہے یک برج کا توں سوز جوتی
تری سج ہے مگر کیوں بات جانوں
سبجنا کیوں، چند بڑیا ہے سارا
کتے عاشق نہیں سو چپکے آتے
سینا سو ہوش سٹ پھر ہوش میں آ
جو کئی مانگ ا ہے تیرہ صاف دل کا
جو کئی صانع جو تیرا رخ کیا گل
جو کئی قادر دیا تیر زلف کون تاب

۱) یک دی (۲) گلانی (۳) دل ہوا گلانی (۴) مچپ سوں باری (۵) یاری (۶) چت سوں یاری (۷) لیا ہے دل کیا سج کون

یوانہ (۱) لے دی (۲) مچپ (۳) مچپ (۴) گھٹا کون چند ہے یوتا (۵) کے نہیں میں (۶) مچپ کو (۷) مچپ کون

(۱) لعل (۲) (۳) آخر (۴) (۵) قابض (۶) (۷) مچپ (۸) (۹) مچپ (۱۰) مچپ (۱۱) مچپ (۱۲) مچپ (۱۳) مچپ (۱۴) مچپ (۱۵) مچپ (۱۶) مچپ (۱۷) مچپ (۱۸) مچپ (۱۹) مچپ (۲۰) مچپ

جو کئی ناظر جو عاشق مجھوں کیتا
 جو کئی صابر جو لیا یا وصل کا آس
 بہرت میں دل سوں لیا ہوں ترے سات
 مری اس بات کوں چ مان لے توں
 کتیرا عاشق جانباز ہوں میں
 اتر کر آہوں سینے سوں لالی
 بہرت کے سر بسر دیکھ اس میں جلے
 اپنے بی ہوی دیوانے کی دیوانی
 اُنے بی یارنی اس یار کی ہوی
 اپنے بی یارنی اس یار کی ہوی
 گت ہونے لگیا کیں امرے سوں
 کر گئی پکڑا ہے اس بانی کے دو کچ
 دعا سے کر دیا سوان اُسے کر
 دو پایا تھا اُٹھلے میں بانہ کے ہار
 کسوٹی پو کیا سوچ کی پران
 بہرت کی نچ پہ خلوت میں گنیا سو
 ولے باطن میں تھے مل ایک دل ہو
 کیس کے ایک تھے درس نہ خوش حال
 گت سوں عشق کی زوری کتے دیں
 پڑی سو بات یو پر دے تے باہر
 بچارے اپنا دونوں بہرت یوں

جو کئی محسن جو تجھوں حسن دیتا
 جو کئی باعث جو لایا منج ترے پاس
 ہے شاہد دو کہ میری جھوٹ میں بات
 اپس کا ہے مگر منج جان لے توں
 پھل ہوں منج میں ذرہ غل و غش نہیں
 دیکھ اس میں عشق کے چالے دو بانی
 ہر کب میں کاں جو ہے ایسے دو چالے
 سچا عاشق ہے کرا اپنا پچھانی
 جگت سوں اس کے نئے پار کی ہوی
 سبکوں سوں اپنے تو یک بارگی ہوی
 پر م کی اس پری کی تس پرے سوں
 ولے معلوم نہیں سنا کس کے تیں کچ
 نہیں بوجی بھی کوئی دتبا ہوں کر کر
 نہیں دیکھے تھے کئی دھن کا ہوی ہار
 نئے کی ہے کہ پستلی دیکھنے گن
 نہیں سمجھی تھی کئی کیوں کر کیا سو
 اگرچہ ظاہر دستے تھے تن دو
 کنگ دن تھے کیں پر ایک بند خیال
 چلے اس دھات سوں چوری کتے دیں
 ہوا یو راز سب عالم میں ظاہر
 کئے یک نرس دونوں مل مشورت ہیں

(۱) آب دی (۲) نار دی (۳) سبکوں کے نئے ادبی یار کی ہوی (۴) او کے کچ کہ کیوں پکڑا یا سوا دی (۵) اھا ہے
 (۶) (۷) تھے دی (۸) (۹) ہونے (۱۰) سوں (۱۱) بہرت میں اوس کے بہرت کے سوں (۱۲) وقت (۱۳) میں تھے اول کو
 یک نرس (۱۴) کے ایک منظور (۱۵) پھر دی (۱۶) پوری

دیکھے نہیں لگ کیں کوں ایک نین تابا
 پس میں آپ رہیں خلوت منے مل
 جو آتی خوی کہ ہمیں چھاتی اُپر تو
 رہتی جو گانٹھ چولی کی بسر کر
 سے یو بات خاص و عام سالم
 سے یو بات اپنے ہو رہ بگانے
 سے یو بات آیاں ہو رہ بایاں
 سے یو بات پیراں ہو رہ جوناں
 سے یو بات تا مطب و ساقی
 غصلا بھوت ہے اول تے دو شاہ
 نہ چھوڑے گا بہن دونوں کوں سامے
 کہ ہاں لک یاں اچھیں سٹھاں کوں
 اچھیں یک ٹھار جا کر یوں بہن دو
 رہیں تا بھاگ کریوں یک وطن میں
 کریں یوں دونوں مل یک ٹھار ہستی
 کریں پانی جگر کوں دشمنان کے
 نسلانے باغ کوں جانے رضالے
 کہیا آن بی آپے آتا ہوں چل کر
 سخن سوں جیوں اندیشی تھی دو اچھیں
 نہ دن آرام ہے نارات کوں خواب
 یکس سوں یکے گلے لگتے سوتل تیل
 دو لگتی در میانی جیوں ندی ہو
 دو دستی در میانی ہو کو ڈونگر
 سے یو بات ناداں ہو رعالم
 سے یو بات دانے ہو روپوانے
 سے یو بات دایاں ہو رو دایاں
 سے یو بات مایاں ہو رہ بھایاں
 رہیا ہے شاہ یک سننے کوں باقی
 مبادا راز پر اس ہوئے آگاہ
 نہ رہے سی چپ بغیر دونوں کو مارے
 بھلا دو بے نکل کرجا ویں گھرسوں
 کہ جیوں اچھتا ہے مل کر پھول میں بو
 رتا ہے جوت جیوں مل کر رتن میں
 رتی ہے جس سندسوں نے میں متی
 سٹیں اٹھیاں میں مائی درخشاں کے
 صبا آتی ہوں اس بھانے رضالے
 وہاں تے جاہیں مل دونوں نکل کر
 کری دوں باغ کوں آنے کے تیں بل
 کہے تیوں شاہزادہ بی گیا تھا
 دو راتے رات واں جا کر رہیا تھا

لے تیاب، ۱۱، ۱۲، مانواں ہو رہ بھانیاں، ۱۳، بغیر از ہم کوں مارے، ہناں کوں مارے، ۱۴، ۱۵، اس دھلت سوں ڈنڈ۔

۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳

طے یک باغ میں آکر پھر دو مشتوق غاٹی جب
چلے برنگ کوں دونو ہوے روے سہاں؟

سمن بر باغ کوں آئی کہ سن باغ
چمن پھسنے کوں دو آئی کہ مقبول
دن مدکی متی آئی کہ لالے
چمن کے نرگساں، آئی کہ دونار
تختی ہو کر منتظر آوے تو دو دھن
گیلاں دھن کے دہن کوں کھول کر آنگ
دونیں ہلے تھے بن میں باد سول سرد
ہرے بوز لال پیسے پاتے جھڑ کر
بوز نکیں تس، چمن کا آب گینا
جھنور پھولاں پو بیٹھے سوسے یوں
پھریں پھولاں پو لمبل کھول یوں بال
پتمبر باند پیسے پیلکان آئے
کنبے باند نوریاں سب سنواریاں
گلے میں اپنے قمریاں ہانس بھایاں
شیشے اپنے تن پر لیائے چندن
ہونٹوے آسے سوراں ناچنے کوں
دونوں کے وصل کی دیکھ شادمانی
کری تھی شرط اپنے لال سول جیوں
اسے واں دیکھتی ہے تو دو خچیل
بن نرگس کے نمنے کھول کر دو

بھایا تھا چمن میں پھول چن باغ
دور ستامل کھڑے تھے بار بند پھول
کھڑے تھے بہت میں لے مئے کھیلے
پسار انگھیاں ربے تھے نا پاک نہر
دعا کر کے کوں دس جیباں سوں سوسا
تھے چھپ کر دیکھتے آس میں تے جھانک
تھے دسنے دھن کے قد کے نادوں سرد
چمن میں ہر طرف ہر ٹھاڑ پڑ کر
دسیا یوں ہوں کرے میں بھر کے دینا
کہ مکھ پر گل زخاں کے خال جڑ جیوں
کہ اڑتے ہیں پتنگ بیوں شمع آیدیاں
کنواریاں کر منجھے کیاں اسپد کھلائے
عردساں کے من سرخاں نکاریاں
اپس کوں شاراواں چکے لگایاں
لگائے تھے کبل سوکیاں سوں کچن
کرے تھے لال طویاں پان کھاموں
چڑی تھی باغ کوں پھر کر جراتی
دو جے دن باغ کوں آئی کہ تیروں
رہیا ہے پھول جیوں پاتاں کے اوجھل
دیکھی اس سرد کوں بیٹھا اٹھا دو

۱۱. کمری تھی منتظر (۲) گلاں راج (۳) باؤ (۴) ڈلتے (۵) تاند (۶) کور (۷) جھو جھوے کیاں نگاریاں (۸) بار پاتاں

۹. مشیہ (بندی) (۱۰) حنزل (۱۱) کچن سوکیاں سوں کا مل (۱۲) کر ان تیریاں (۱۳) چمن کوں (۱۴) آنگ (۱۵) پاتاں
تھے جھانکوں

لگا کر بشرط کا بھی تازہ گلزار
اڑے ہو بلبلان و دو نو چوسار
پلیانا ٹھار کر کیس دیس ہو رات
چلے، دو نو و طالب ہو مطلوب
گئے سٹ کر کنگ بھی پاڑ پر بت
اتھا دو مشہر گنگا کے کنارے
قرار یوں تھا کہ دو بے اصل بندر
کہ واں ہارے کے نہیں تھا شخصوں با
گنگن پر جا رہا نجلت سوں کوثر
مٹھانی میں کرے دو شہد پر لاف
سٹیبا غیرت سوں دریا میں اپس کوں
پڑیا غیرت سوں جا دریا میں آزاد
چھپا ظلمات میں جا آب جیواں
دریا کا آرو تھا نس سوں داہم
مگر دیدے اولی الابصار کے تھے
انجو عاشق نمناں اکھیاں نے جاری
دو پر آپکار راجا اس نگر کا
چتاریا تھا چتر سوں ات پھتر
رہے لگ عیش کرنا کر مسافر
اتھا یک گھر سو بیت العاقبتیں نانوں

نے پچھ دو گما ہو رہیوں، اس ٹھار
قبسا کے سار کے ترکیاں پہ جو سار
سنگاتن کوں سنگاتی لے کے سنگات
تماشے دیکھتے ہر ٹھار کے خوب
اتنگ کر گئے کنگ ملک ولایت
سوانپڑے شہ کوں یک جا کو بارے
کتنے تھے نانوں اس کا شہر سندر
تھے گھر پہ گھرتیے اس شہر میں ڈاٹ
اس خوبی کے آنے سک برابر
اتھانیر اس ندی کا دو دنے صاف
نچھل نیر اس ندی کا دیکھ جیوں
دیکھ اس آب رواں کو شط بغداد
دیکھ اسی میں خوب گن پیدا و پنہاں
مدو منگتے دریا اس سوں داہم
جاہ اچھتے جو اس ابرار کے تھے
ادھر پکھت زنجیری پگ میں بھاری
چتر جو سار راجا اس نگر کا
کنارے اس ندی کے تھے کنگ گھر
کہ ہر کوئی آؤتر نا کر مسافر
کرے تھے واں ہر یک گھر کا تعین نانوں

(۱) لے ہر حال جیوں کر یا اس ٹھار :- بھی ہمدو بشرط حکم کر کو یک بار (۱۵) (۲) تدار دو (۱۵) اس کی جانے یہ شعر ہے

ہوئے ترکیاں پوچھوں ترکان سواراں ۷ صبا ہو کر چلے دو بے قراراں (۳) کئی کھلے (۴) وہ عمورہ ندی کے تھا (۵)

(۶) کہ وہاں جانے یہ تھی بارے کول کیں ہاٹ (۷) (۸) مٹھانی کے نہ آنے سک (۱۵) (۹) اس کے بعد کا شعر ہے

دیکھ اس پانی پورا چھریں سوں خطا : دوسے تھے زندگی کے کلمہ دونوں خطا (۱۰) غیرت (۱۱) (۱۲) (۱۳) غلطی تھے جیوں (۱۴) وہ سواہر (۱۵) ستارا

مناسب دیکھ اپنے حال کوں دو
محل کے کھول کر کھڑکیاں ہر یک تن
ندی پر بیں دونوں دلہیں سارا
صراحی گردناں آئیں کی یک لے
چڑیاں کا چاکٹ کر چاکٹے تھے
خوشی سوں تھے کنگن دونوں ہاتھ
ہمایوں تھا بجز اس بات کا سر
چھپے اس راز کی باتاں کے گوہر

رہے نس گھرا میں جا کر عاشقان دو
ندی کوں دیکھتے تھے شوق سوں مل
یکس کے ہت سوں یک پیتے تھے سارا
پیالے لعل منگتے تھے ادھر کے
کتا چاکیں بی، پھر چاکیں کتے تھے
کھڑے ناچھانک کر کیں دلہیں ہوررات
جسے لگ کس پہ نا ہونا کہ ٹھاہرہ
بکھرے ہر کدھر نہیں گئے تو بہتر

پڑسیدن مالن احوال سن بر باز گفتن ماجرا و اخلاص نمودن

بسر جا کر سن بر نے نصیحت سب ہمایوں کا
کہی سب حال اپنا سو اس مالن سوں نادانی

سنے جس ٹھارہ شکل بیا کے تقدیر
بہر حال ایک تھی گئی مالنی واں
بہیشہ پادشاہ کوں پھول انپڑاے
کدھیں پھولان کی لاوے لٹ گنا کر
کدھیں لاوے نزاکت سوں طرے گند
کدھیں بالاں میں لیا پھولان کوں بھاؤ
کیاں کوں ان گھلی زلفاں منے جوڑ

کسی کا نہیں ہے اس جاگا پہ تدبیر
کہ ہاراں پھول کے دیتی تھی جاتاں
سمن برکیاں بی پھولان کوں لے کر لے
کدھیں موئے بند چوٹی لاوے گند کر
کدھیں پروردہ کر کر لیا مے ہار گند
اندھاری رات میں تارے دکھا مے
دیکھاوے سبٹال کوں آئے تیوں موڑ

۱۱۔ منے جاوے، ۱۲۔ کیں کوں ایک کرتے تھے نظارہ، ۱۳۔ مانگتے تھے لب سوں لب، ۱۴۔ لب کے لب، ۱۵۔ چڑیاں کا چاکٹنا چاکیں کوٹھے

پر بیں ہر کدھر ہی چاکیں کہتے تھے۔ ۱۶۔ کھڑے تھے چھانگ نائیں دہیں ہوررات، ۱۷۔ میرے تھانہ ازادہ کت لوکس پر اگھی دھاتوں نہ
ہوئے خاشاکہ کرد، اس بات کا حال کہ نا ہونا ظاہر کیں کے اپراں، ۱۸۔ کیں، ۱۹۔ ہونہ ازاد، ۲۰۔ نصیحت سب بچوں کا سمن پڑ

۲۱۔ گھلی تھی مالن چوڑے، ۲۲۔ کٹھڑ، کٹھڑ، ۲۳۔ کٹھڑ، ۲۴۔ میں دو

دکھاوے زلف کے لیاطرہ درمیاں
پھلانے پر پچھاوے دو چھبیلی
بچھانا گل سوں اس چندر بدن کا
رکھی تھی اس کی خدمت میں سدائیاں
سمن بر میں ہو راس میں تھاموت
"بلائیوں کھ پتیرے بول بانی
تو کس باغِ ارم کی ہے پری زادا
فدا ہے کھ پتیرے سب می ذات
نصیحت کر سہایوں کا فراموش
چھپی سوبات کوں اس سوں بھی بول

رپے کے گیند ہوز نیلم کے چونگاں
کہہ ہیں مگرا کہہ ہیں چنپا، چنبیلی
سہایا کر دکھاتی تھی گلگن کا
اپے ہو مانی، کر اس کوں پھل ڈال
لگی یوں پوچھنے یک دن حقیقت
توں کس کے باغ کی پڑ پھول ڈالی؟
اے توں کس چمن کی سرو آزا؟
کٹ کہہ کھول بیج باندی سوں بوبات
سٹی اس راز پر کا کاڑ سر پوش
کہ جیوں تھایتیوں بھی سب پوکھول

غزورت سوں کری تعریف مان نے سمن بر کی

سنا اس شہہ کا شہ جیوں نہٹ کر عشق اور حالی

تقضا منگتا ہے بریکٹ کرنے جو کام
نہیں تقدیر کوں تبدیلی ہرگز
کہ یک دن مالنی گندتی سوں گل ویک
دو مالن وقت کر رات بکرا یاد
چنگیری شاہ کوں دے سیں نہیں رکھ
خوشی سوں دے خوشی کے پھول شہ کوں
دیکھت گل شہ نین زنگس سمن کھول
کہ توں گئی آدیں کو آتی ہے اس ٹھار
کہہ ہیں ہا آج گل ایسا نہیں لیا لی
اگرچہ بھوت غزراں سوں کری بات

کراتا ہے پکڑ کر بات و دو کام
تقضا کوں حق کی نیس تحویل ہرگز
سمن بر اس کوں گند کر بارودی ایک
لے کر گئی پھول شہ کن روز کے نام
ہوی پنجہ پانوں وین نامو کری سکھ مہ
کھڑی رہی جوڑ کر ہاتیاں ادب سوں
اٹھیا سوسن کے نئے یوں آسون مل
توں نت لیا تی ہے گند کر پھول کے ہار
ہر تیرا تونیں، سچ بول کاں پانی؟
و لے غصے سوں بولیا شہ پھر اس ستا

۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳

منجے ہے اس کی سوں جو حکم سوں جس
 ہے سوں اس کی جو ظاہر جگ میں کر صبح
 نگارے گل غذاراں کوں چمن کے
 اگر توں راستی سوں سر کے دعات
 تجے اس بات کوں تہن دلایا
 گدی کوں چیرے تیری زباں کوں
 کھڑگ سوں توڑ کر تیج قد کی ڈالی
 سوں گا کاٹ کر تیج عمر کی بیل
 کھڑگ سوں بید کی کر تیج اوارہ
 سینا نجبر سوں نیلوفر کے کر چاک
 جو دکھی غدر کوں کیس نہیں رھیا ٹھار
 صفت کر شاہزادے کا بہوت دعات
 سنیا سوبات اس کے حسن کا شاہ
 کیا سود کھ سینے میں عشق چکلاٹ
 کریا سو عشق دل میں ٹھار اس کا

دیکھیا جو شاہ اس مکوں پنٹ بلے ہوش بلے دل ہو

پڑیا چاہ نچھاں میں دیکھ اس کا خال کالا نی

محبت کے دریا کا ہے سو خواص
 دریا پر نیل کے جوں سور کا پیر
 گلن پر سور نیکیا سودیایوں
 یو آتا ہے لے موتیاں اُن بندے خالص
 لگیا کرنے کوں موسیٰ کے نمون سیر
 دریا پر نیل کے موسیٰ چلے تیوں

۱۵۔ سوں ۱۵، ۱۶، مار دور، ۱۷۔ دیا سے ملتے توں راست گفتار دور، ۱۸۔ کھڑگ سوں بید کے کر تیج پو بیدار دور، ۱۹۔ گدی سوں

لہلہ، ۲۰۔ اچھا، ۲۱۔ جوں سوں کہنے کے ہے کھڑگ، ۲۲۔ دکھاؤں لہو سوں تیرے لال کر خٹاک، ۲۳۔ پو پو، ۲۴۔ کیا سو عشق دیکھ سینے میں،

۲۵۔ نیا شہرہ بر شہمانی ہو احن تر، کیا سب زندگانی اپنی اہ

سہ کھوری، ۲۶۔ کخال کالی، ۲۷۔ آ، ۲۸۔ آ، ۲۹۔

چشم فرعون کا ہو سب تاسے
 بہانا نسیبہ ماہی کا کیا شاہ
 دو کشتی تھی نوی جیوں چند ایسی
 کنگ لوگاں سوں مل شد اس میں بیٹھیا
 چلی پانی پوکشتی باؤ کے سار
 ہو کر گہ کج کماں کے جائے دھج سوں
 پڑی مکٹ باری باری صید کے قام
 چلے پانی میں انکھیاں کھول جانے
 گھراں تے مار بھاریک دھیر کر بجائے
 چلیاں نیشاں بچھو کی ہو کے ڈانکیاں
 گئی نابود ہو پانی میں تے پام
 ننگے تو کین مری دار و کوں رہی نہیں
 گئے پچال کوں اس ٹھار تے دُور
 کرے پھلیاں کو خالی اس سندرات
 گیا بس نید سوں ذرا نہ کین ٹھیر
 جو آ کر دیکھتا ہے شہ محل تل
 ندی پرسوں دسے دو گن کے سمور
 جو کھولی تھی سو و چو سار بالان
 دسے یوں اس نورانی رخ اُپر بال
 دسے یوں اس چنچل کے مکھ اُپر کین

نظر میں سوں ڈوبے سو جگ کے ساسے
 منگایا ایک کشتی خوب دل نواہ
 بہشتیاں کے تھی بلکہ دو گھر ایسی
 برہ سوں جل نہ سک کر جل میں بیٹھیا
 فلک کے مار کس جاگے پونا ٹھار
 سیدھی گا ہے پلے جیوں تیر ج سوں
 سٹے پانی میں پھلیاں کے بدل دام
 دو با پھلیاں کے جیرا گھر کوں گھانے
 گلے میں بجائو ہٹیاں کھینچ کر پائے
 سویاں جو کر گلے پھلیاں کے ڈانکیاں
 رہیا نہیں اس ندی میں گھول کا نام
 ڈھنڈے تو واں پھرن دستہ نہی کین
 ہوے سب پر کلیاں رگڑے تلے چور
 نہیں پانی میں رہی پھلیاں کی کین ذات
 چلیاواں تے سمن بر کے محل دبیر
 سکتا تے ہال بیٹھی بے دو چنچل
 کہ جیوں کو تر اُپر بیٹھی ابے حور
 پڑے میں مکھ پو غیر بار بالان
 کہ بیوں چھایا ہے بادل چاند اُپر بال
 تلے یک ٹھار پر جیوں مات ہو رہی

۱۰۰ جیوں رو، ۲۰۰ بیٹھنا بیٹھیاں کا کر، ۲۰۰ تھی لشتی جو رو پٹی چند سی، ۲۰۰ تھی دو لکھ گھری، ۵۰۰ ایک بار دو آرو، ۷۰۰ ڈاسے

۱۰۰ دو حالے پھلیاں کے پر اکھر کوں ڈالے، ۱۰۰ کور شیاں دو، اسیراں رو، لڑیاں رو، ۸۰۰ گناں سب جا بھونٹ جو کو رو، ۹۰۰ پٹن رو،

۱۰۰ ہمد رو پچ لائ گیاں رو، ۱۰۰ بجا رو پچ لائ گیاں رو، ۱۰۰ رخس رو، ۱۲۰ اسی سو کھول دو، ۱۰۰ چکھولے تھی جو رو، ۱۰۰ رخس رو،

جیوں سار رو، ۱۴۰ رخ کے اوپر لائ رو، ۱۵۰ مکھ سوں مل رو،

منجے ہے اس کی سوں جو حکم سوں جس
 ہے سوں اس کی جو ظاہر جگہ میں کر صبح
 نگارے گل خنداراں کوں چمن کے
 اگر توں راستی سوں سرہ کے دعائے
 تھے اس بات کوں تہن تہن دلا یاد
 گدی کوں چیر کر تیری زباں کوں
 کھڑگ سوں توڑ کر تیج قد کی ڈالی
 سوں گا کاٹ کر تیج عمر کی سیل
 کھڑگ سوں بید کی کر تیج ادارہ
 سینا خنجر سوں نیلوفر کے کر چاک
 جو دیکھی غدر کوں کیں نہیں رہیا ٹھار
 صفت کر شاہ بازارے کا بہوت رحمت
 سینا سوبات اس کے حسن کا شاہ
 کیا سودکھ سینے میں عشق چکلاٹ
 کر یا سوعشق دل میں ٹھار اس کا

دیکھیا جو شاہ اس مہ کوں نپٹ پلے ہوش پلے ہو

پڑیا چاہ زخماں میں دیکھ اس کا خال کالانی

محبت کے دریا کا ہے سوغواص
 دریا پر نیسل کے جوں سور کا پیر
 گلگن پر سور نیکیا سود سیا یوں
 یو آتا ہے لے موتیاں اُن بندے خواص
 لگیا کرنے کوں موٹی کے نمں سیر
 دریا پر نیسل کے موٹی چلے تیروں

۱۱، سواں دور، ۱۲، سار دور، ۱۳، دیباے سامنے توں راست گفتار دور، ۱۴، کھڑگ سوں بیسے کے تیج پو میدا دور، ۱۵، گدی سوں

لہاں دور، ۱۶، چھایا، ۱۷، خنجر سوں کینے کے سینے کر چاک، ۱۸، دکھاؤں لہوسوں تیرے لال کر خنک، ۱۹، سپر دور، ۲۰، کیا سوعشق دیکھ سینے میں

۲۱، نڈیہ خنجر، ۲۲، سرسما، ۲۳، دو امن خنجر، ۲۴، کیا سب زندگانی اپنی اپنی

سے کھوری، ۲۵، کا خال کالانی، ۲۶، دور، ۲۷، آیا دور

دے باللاں منے رخسار آئی
 دے اس کے ادھر اور کتسل اس حات
 کہ جیوں نہیں منے بلکی سی لالی
 کہ یو سو آپ جیواں دو سو ظلمات
 کہ آچھاڑاں پواترے ہیں ابھاللاں
 ہو ادیں اپ خودی کے بندتے آزاد
 صبوری کا ڈبیا اسباب سارا
 گیا ناموس کا ٹکڑے ہو پردا
 رہیا نہیں عقل کا اس ٹھار او سان
 رہیا نہیں عقل کا اس ٹھار سامان
 نہیں تھا دور دو گوہر ہوئے غرق
 لئے سب مل کو بارے شہ کو گرداں
 دے اس موج سوں غم کی خلاصی
 جو تھے کشتی کے چار ودھر خلاصی

محل میں شاہ کون پھر لاکوں بسلائے
 ڈیریاں تھے سو یک یک پوچھنے آئے

۱۱) میں یوں تھا (۱۲) جیوں پانواں بو پردا (۱۳) طوفان سہا برے کے (۱۴) دل جاں ہوم رواہو (۱۵) ہرت کے دل کی سانیا ہے

۱۶) مکان میں (۱۷) جیوں (۱۸) نہ تھا کج اس میں قوم نوح سے فرق (۱۹) اتھا نزدیک جو لنگر ہوئے فرق (۲۰) جو حاصل (۲۱)

دربیانؑ ظاہر کردن بادشاہ احوال خود را و جواب دادن اورا
 دسیا سوشاہ کا احوال مشکل
 کہیں شاہاں کوں واجب یو کئے کام
 کہے یوں شہ سوں سب یکبارگی مل
 نہ جانا نیر پر کشتی منے بیس
 کریں کیا عرض ہے سب شاہ کوں نام
 نہ پھر ناراست کوں تابوں کر کس
 نکلتا نامتے منگل آپر بیس
 سواں کا ماں پوگئی شاہاں نہ جانا
 نہ کرنا رات دن پیارے کی مجلس
 کیا شہ سب کوں یو معلوم ہے حال
 کہے ہیں عقل کے یوں پہلوانا
 ہے ممکن دفع اس لشکر سوں کرنا
 اگر گئی شہ کرے تو ملک پر چال
 فنا عشق کا سلطان عزت
 جو آوے ملک دل کوں کرنے غارت
 منے اس ٹھار کیا تدبیر ہے گو
 مر اس ٹھار کیا تقصیر ہے گو
 نہیں بھاتا ہے تخت و تاج جکوں
 کہتا دو منہری میخ آوے بل میں
 سوں کفنی میں اپنے آج گل میں
 منجے کیا کام آوے بادشاہی
 نکو منج کوں سٹواں غلیسے میں
 منجے ہوے تو ہونا ہے وہی دھن
 میں اپنے بھالوں کا کفنی گلے میں
 ہریک دھاتاں سوں میں کرتا ہوں یوکام
 اگر نہیں تو نکو یو مال ہور دھن
 مرے ہاتاں سوں میں تیا ہوں یوجام
 سچ کر چپ رہے، گئی دم نہ مارے
 سنے اس بات کوں جوں لوگ سارے

دساوے دروز ہدا کر کہا شہ نے بچن فن کا
 عجب کیا کروا فسوں سوں ہوزے یوکام آسانی

(۱) عنوان صوفیہ میں ہے (۲) نجانا مست ہاتھی پر اپریٹو (۳) اس شعر کے بوئے عنوان کا شعر ہے (۴) اس کے بعد
 یہ شعر ہے وہ شعر عشق کا ادھاکو بھالوں جو کوئے ملک دل کا کرنے نالوں اور زہا ماش والا شعر نہیں ہے (۵) راج (۶)
 (۷) دیو دی (۸) میں ہریک دھاتاں سوں (۹) کج (۱۰) (۱۱) دلاسا دے فیہر لکڑی کا شہ نے بچن ناگاہ

ولین سب وزیراں میں وزیر ایک
 کیا جو کچھ کہے سوشہ ہے مقبول
 ہے واجب بادشاہاں کوں سنگنی
 جو کچھ ہوے بھی ہمت کوں نہ سنا
 شتابی سوں نہیں ہوتا ہے کچھ کام
 کیاں آنے میں ویں کھلتے نہیں پھول
 بلند آہستہ ہوتا ہے کنگورا
 اگر ہوے تو منج کوں شہ کا فرمان
 رکھوں گا تو تلک اس کام میں دل
 ہریک ہاتاں سوں اس تارے کو توڑوں
 کیا شہ اس کوں پچ توں دور میں ہے
 دے نیس ہے کتے دو پھول بن خار
 برے یک پادشاہ کا کوئی فرزند
 دے کر چھوڑ اپنا گھر بار کیبار
 بچنل بھی لگا کر جیو اس سانس
 اول اس مرد کوں توں کاڑ سنا
 دغا شہزادی کوں اس دھات دینا
 جو دوشن مجھ سوں آرزو نہ ہو
 کیا پھر شاہ سوٹا ووسید انگیز
 ندق کے یک کنارے کوں اپلے جا
 بلا کر بھیجنا اس جان کوں واں

فراست میں اتھا سوبے نطسہ ایک
 ولے مذہب میں نہیں شاہاں کے مقبول
 ہے لازمہ خسر واں کوں دور بینی
 نہ سنا صبر کوں، دولت نہ سنا
 ہریک آہنگی میں ہے سر انجام
 کھلے تو ہر کسے ملتے نہیں پھول
 پنم کی رات ہوئے چاند پورا
 سرا نکھیاں سوں میں اس فرماں گمان
 ہوئے تاشاہ کا مقصود حاصل
 لے کرتارے کوں اس تجربہ سوں جوڑو
 کہ تیری عقل پر صد آفریں ہے
 سنیا ہوں میں کہ ہے اس گنج پر ار
 زوانا ہو، دل اس کی زلف سوں بند
 لے کر آیا ہے اس خچل کوں اس ٹھار
 رہی ہے جو روہل ولس ہو رات
 ہوں اس گرد کوں توں جھاڑ سنا
 اول جیسے سوں جیوں اس وضع لینا
 دونانوک پھول پتر مردہ نہ ہوے
 کیا یوں مکر کی دو آگ کوں تیز
 ضیافت کا مجالس کر بھیسا
 اس یک دو دلس کے جہاں کوں واں

۱۔ ولین ایک وزیران میں تھا داناہ فراست میں اتھا سوبے سوں توانا، ۲۔ شہ جو کتے سور، ۳۔ شتابت نے اپنے صبری نہیں پھول سور
 مقبول صلی ہی، ۴۔ شاہ کا حکم، ۵۔ اپنے سیں فل اشاکا، ۶۔ آکنا شہ کا ہوے، ۷۔ لے کر تجربہ سوں تارے کو چھوڑوں، ۸۔ ہزاروں
 عقل پر تجھ، ۹۔ ولد ہی، ۱۰۔ کہیں نے اس کوں، ۱۱۔ کتے تیار، ۱۲۔ سنگاتن جو کوری، ۱۳۔ چھوڑ، ۱۴۔ سیں جیو، ۱۵۔ دو گل جو چھوڑ
 ۱۶۔ شہ سوں یوں، ۱۷۔ پھر مکر کی یوں، ۱۸۔ کتا، ۱۹۔ سیں تری کے شہ اپیں واں

پلانا دم بدم مئے، پاکو بھانے
 شرط بندنا اگر ہارے تو جو کوئی
 کنوں کا توڑ کر یک پھول لیا نا
 نہ لاعذر اس ہماری بات کوں سن
 قبول البتہ ووغافل کرے گا
 تہنگاں کا ہوسے گا لقمہ ووجان
 سمن برکوں گال آسی نہ اکثر
 ہریک بازی لیا کر درمیانے
 ندی میں ڈوب ننگے آنک جیوں بھوی
 کنوں کا پھول یا سب کو دکھانا
 بہوت مشکل نہیں گر، جان کر آن
 کر بھیا تیونچ آپی ڈوب مرے گا
 نہ جلنے تیوں ریڑی ہواں تے انجان
 ستم سوں اس، ہمیں مارے ہیں بکر

کرے تھے مکر سب دل میں دعادینے ہمایوں کوں

ضیافت کی مجالس کو بلائے اس کوں ہمانی

پسند آیا یواس کا شہ کوں جیلا
 ضیافت کا لڑے شہ اس ٹھارا قرار
 ڈبانے گھر، بدی کی کھوڈ کر چہا
 محبت سوں ادک منظور رکھ بات
 کر یا تھا شاہ بزم آراستہ خوب
 تھے بیٹھے مطرباں کر ساز و سامان
 ربایاں بجاتے تھے تن تن تن تن
 پریت تے تھے حقیقت کھولتے موں
 دفاں ہو رو دازاں سوں دل جلاجل
 مغنیان بیہیج کر اول دروداں
 لے ساتی دے منجے دو بادۂ ناب
 لے ساتی دے منجے دو آب گل رنگ
 ہوا روشن لگایا سو فیتلہ
 وزیر ہو آپ مل کو ندرے ہے جس ٹھار
 بلا بھیجا اسے اس ٹھار پر شاہ
 کیا شہزادہ آشہ سوں ملاقات
 کھڑے تھے ساقیاں دورا ستہ خوب
 چھپے سو کھولتے نغمے کے رازاں
 طنبورے بولتے چمن چمن چمن چمن
 بے توں توں ہی توں ہی توں ہی توں ہی توں ہی
 کتے تھے چمن چھلا چھل چھلا چھل
 لگے گانے کوں مستی کے سرو داں
 مہیا جس میں راحت کا ہوا سباب
 جو لیوے اہل دل مستی مرا سنگ

۱۱) چاکوڑی (۲)، کوں شنایا کوڑی (۳)، چاکوڑی (۳)، بلاغ (۳)، ررو (۲)، کیمیں زین (۲)، ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴

لے ساقی دے منجے دو آتشِ تر
 لے ساقی دے منجے دو شورِ مستی
 لے ساقی دے منجے دو بادہٴ صاف
 دے ساقی دو شرابِ ارغوانی
 لے ساقی راحِ راحت بخشِ منج کوں
 سبجِ کر شاہِ کارخِ ساقیاں لائے
 گھٹلے زلفاں ملے انکھیاں سوماتی
 عجب ہے حظِ پو نظرِ راحتِ پورا
 دو راحتِ نازباں کے کئے میں آتا
 عجب دو ذوق ہے ناکے میں آتا

کر یا تھا شرطِ جوانِ سوں، ہمایوں جو وفا پر آ
 پس کوں ڈال پانی میں کیا غرقابِ طوفانی

کہوں القصبہ میں بارے دو قصہ
 کہا شہزادے دھیر کر موٹوں
 دونوں پیو بس شرابِ عشرتِ انگیز
 وہاں تے بیٹ کر شطرنج کھیلیں
 پتیا اس کینہ ور کوں شاہزادہ
 ڈیباستی میں دیکھ اس کھا کو بازی
 کھیلیا تھا تبوں بندیا شہزادے سوں بڑے
 ستم کے آفن سوں پھر کے اس کوں چھنے
 فسوں سازی سوں رخ ہر کے سب بھار

ڈیبا شہزادے کوں مارے سو قصہ
 خوشی کی نے کوں پی کر مل خوشی سوں
 اچھے تینری منے جو آگ تے تیز
 دنیا کی فکر یک دھرتے رکھلیں
 بیالے سوں پیالے کے کوں بادہ
 سٹے ویں درمیانی لیا کو بازی
 کہ تھا اس بوڑھے میں شہزادے کاموڑ
 بساطِ اولِ شیاویں کھول میا نے
 منڈے دو دھیرتس ہریاں منھاں چھار

۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸

چھیلو دیکھ کر نے کون وو زبیر شہ کون
 چلیا تیزی سوہیں ویں جلدی کون لے پیش
 کیا جوں ہست لا اس کھیل میں شاہ
 شکست کرنے کون شد بازی منگیا سو
 ولے یکبارگی شد اس کیا مات
 ہوئی جوں زیر شہزادے کی بازی
 ہے واں ہند رنج کہہ کر نہیں پھانیا
 ہوں جو بار بازی اس جواں کی
 کھڑے ہوئے کے انکے جیوں کہ درپن
 وفا کا شرط شہزادہ بجا یا
 ڈبیا غواص کے نمنے یکا یک
 دیتی ٹھیلی یک اس کون بطن میں ٹھار
 سیٹا لے کر قضا ٹھیلی کہنے اوں
 وفا سوں وو جیا ویسی جفا ایر
 وفا کہتے سوامرت کا جھرا ہے
 وفا سوں خنہر جیتے ہیں اجوں لگ
 وفا داری سوں ماہی کے شکم تے
 دے سو جا کے بھایاں چاہ کارنج
 پڑیا یو بیت ڈبتا تو وو منظلوم
 کرنیں یوں کوی دندی دند ساریا
 ووظ لم بین دن لگ تعزیت کر
 چلیا ویں پشوا کرتا ہ رن کون
 کر یا پھر شاہ بازی تازی اندیش
 اڑے سوں رنج کیا آڑا وو ناگاہ
 بڑی کشتی سوں کیتا فیس بندو
 کہ تھا اس مات میں شہزادی کا گھات
 پڑی جانبد اس آزادے کی بازی
 گھڑے گا یوں کہ منصوبہ نہ جانیا
 کھری رکھنے کون بات اپنی زباں کی
 کھنڈی کے ناد ننگا کر آپس تن
 تروٹا ہو پڑیا پانی اُپر جا
 گیا گوٹر کے ناد یکبارگی تک
 رھیا ٹھیلی میں وو یونس کیسار
 چلی ٹھیلی وہیں لے مول منے اوں
 وفا داری سوں با پنیا اس جفا میں
 جی دیوے گا وفا میں جو گھرا ہے
 لیتے عیسیٰ وفا سوں عیش کا جگ
 نکل یونس فراغت پائے غم تے
 وفا سوں پائے یوسف عیش کا کھج
 کیا سب پر اپس کا حال معلوم
 بولا منج دوستی سوں یونج ماریا
 دکھایا غم زبیاں کا چپ کے گت کر

۱۱) دیکھ کر کنارے شہہ فدیر کون (۲) آزاد (۳) شطرنج (۴) چکر نہ (۵) پھیل ویں (۶) پاکیزہ گوہر کے نمونک

ان لکھ (۷) ہاتھ (۸) شہزادہ (۹) چھرا (۱۰) جوے گا وو (۱۱) و (۱۲) ذوق (۱۳) سوں رنج (۱۴) مل کدی

۱۵) دونوں شہزادہ (۱۶) غم زبیاں کاری

انجو بادل کے نئے ڈھال بے غم
 ڈوبیا سو سو رکوں اس دل میں کربلا
 خوشی سوں واں تے جا کر اپنے گھر کوں
 کہا جا بول جو کہنے کی ہے بات
 سمن بارے من چپ آہ کے دم
 پکاریا درد نیس سورعد کے ناد
 بلا بھیجا ترست اس جسد گر کوں
 مراد لئی ہے سو اس مونی سات
 سمن بر کر مقام اچھی اتھی جاں
 سمن بر جرتے پیو کے دسے محمول نکلیں ہو
 کرے اس کی جدالی سوں ہمیشہ آہ و وہلائی

سمن بر تین دن تے دکھ میں پڑ کر
 نہ سک تھا دین کوں نانس کوں آرام
 لگیا سو پیو کے بچھڑے سوں پر دین
 نہ رک سک سوز دل کا عشق کے سات
 انجو ہور سوز سوں ہر روز وہر شب
 نہو میں نین کے دستی تھی دین یوں
 دھویش میں آہ کے دستی تھی یوں ناز
 دردنی پھر ہوس ملنے کی رہ جائے
 سنے کے سار تھا رنگ اس کا پیلا
 دکھی دل ہو دکھیا ہوسٹ ہساوا
 برہ سوں لال کرنی فوجہ بالاں
 کشاکش میں پڑیا سو جو ہور دل
 بچن کوں یاد کرتی، غم سوں روتی
 لگی یوں بولی کر آپس میں روتے

رہی تھی پیو کے بچھڑے سوں اڈ کر
 تپے ہو روئے بن دو جا نہ تھا کام
 کری بھڑکیاں سوں دل کی رات کوئی کی
 رھویں سوں آہ کے دن کوں کری رات
 آگن پانی میں تن من غرق تھا سب
 شفق میانی شرج جلتا رہے جوں
 کہ خاکستر میں جوں جلتا سوا نگار
 گھڑی میں سو براں ہونٹاں میں چوائے
 سندھ نیلم کری تھی مار نیلا
 درد دکھ سوں کری غم کا پزاوا
 دکھامی دکھ بھرے دو کر کو گالاں
 دسیا جینا نقطہ تل بھوت شکل
 گہرا انجواں کے بن دھانگے پروتی
 در لعی سات مکھ انجواں سوں چھونے

۱. تے دن ۲۱، جزیراے بے بند، ۳۱، مھوان ازراں ۱۴، ہر جے مئے پڑھا، سستی اڈر د ۱۱، سوں روا ۱۴، نار د ۱، جھانکی آواں

۲. دھویں پڑا جوں دسے دن ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸،

درغی سات کاڑا نکھیاں سستی نیر
 کسے میں جاسناؤں اپنی پیر
 جنگل میں یوں دو جالے گا بگلا کاٹ
 دو آخر یوں کرے گا کہ نہ جانی
 بگانا ہو منجے یوں چھور جاگا
 رہوں تاج باج کیوں لے یا ریسے
 شہال اپنا رکھوں کس دھات یو جیو
 کلی جالھو ہوا، پانی ہوا دل
 بے بہتیر جو آؤ چاکر زہر پینا
 سوا لیے میں سنی دستک کی آواز
 دلا سے کے بدل بھیجا ہے کچھ بولوں
 کہی جا آسے سون کیا خیر بھائی
 نجر نرجیوں کوں اس جیو کی بولوں
 مرے دل کے تین کانور کاں ہے
 دو منج نرجیو کا امریت کاں ہے
 منجے اس باج عالم سب ہے انکار
 نظر تل تے گیا سو ووسلونا
 چلا پھر منج کوں دے کر جیو توں بیگ
 اپنے بھی مکر سوں وین کھا کو افسوس
 دو گوہر غرق دریا میں ہوا سو
 لگا لگ تین دن کتیا سو ماتم

کئی تھی یوں اپہں میں ہو کہ دلگیر
 کئی تھی یوں سینہ میں بار بھر بھر
 نہ جانی میں سینا پھرے سستی داٹ
 اول اپنی پرت کی کر دیوانی
 نہ بو بھی تھی منجے اس ٹھار یا گا
 گھر یا بے نین تل اند کار میرے
 تو کاغ ہے کی نہ جانوں لے مڑے پو
 ترا بچڑا گھٹیا سو منج پو مشکل
 منجے کیا کام ایسا آوے جنیا
 بلکتی تھی دو یوں پینے سوں آ باز
 وہ کبھی یوں کہ دو پو آج لکھوں
 ننگے سر ہور ننگے پگ دوڑ کر آئی
 نجر بارے اول اس پو کی بولوں
 مرے جیو کے گلن کا سور کاں ہے
 دو میرے جیو کا من میت کاں ہے
 نزا دھاری کوں منج تھا ایک آدھار
 گیا ہے تین دن تے منج کوں روزنا
 منجے کر واقف اس کے حال کون بیگ
 سینا وولی کئے باتاں سوں آروس
 کیا اٹھٹار شہزادہ مواسو
 کیا بھی شہ کیا سو درد ہور غم

۱۱) شمارہ دی ۲۰، جاتے کار اور گلا گھات ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳

سمن بربات وو دک کی سنی جیوں گیکیا اسمان سر پرٹ پڑے تیوں
سمن بربات سنی یوں بات اس کے فرق ہونے کی
سکل تن تے گیا جیو سب، ہوی تیا بے جانی

سمن بربجیوں سنی وولس بھری ہات
یکایک درد سوں مار یا سول جوش
پڑی بھینیں پر منڈی لے ڈھال کریوں
نگی یوں تڑ پھڑانے مار چھاتی
نگی لڑنے کون، نم کی لگ چھری یوں
ہواد ل نکڑے نکڑے بھوت تیوں پھوٹ
چمن کوں دل کے ماریا ہو کے نم برق
رکت انکھیاں میں آیا سود سیا یوں
نگی بارے نم نمانی اڑانے
ابال آیا دریا دل کا جو دکھ سوں
دریغی سوں لیتی بال اپنے لورخ
انگاراں سوں انجو کی مین گئے جل
سٹی سارا ز رنیاتن پوکا کاڑ
پراواتن پوتے اپنے کری ڈور
کت گوی کو ہمہنی نکڑے کری نوڑ
کڑے ہور چوڑ ہاتاں کے کری چور
گیسا سوات سوں وو لال نلگن
نکل دل کا گیا سولال اپنا

لڑے تیوں سانپ کچ کا کچ ہوادھانت
پڑی جوں گائے اڑا کر ہو بے ہوش
ہرن جوں تیر کھایا سو پڑے تیوں
کہ مھیلی نیسرن جو پھڑ پھڑاتی
پنچھی کانے سو پڑ کر تلکے جیوں
نگی لینے دکھوں سر ہور سنیاکوٹ
گلا لال میں ہوا سارا سرو عرق
ہرن پڑے ہیں لالی مکھ مئے جیوں
نگی بادل نم ن رو رو پلانے
ڈبایا نین کے مھیلی پن کوں
کچل انجواں سوں انکھیاں کا سٹی پونج
ہوئے جل کر دونیاں جو تکہ کا جل
تخت کی لال کسوت کوں سٹی پھاڑ
کنگن ہور چوڑ ہاتاں کے کری چور
سٹی سوں دیکھنے کی آرسی پھوڑ
کہ جڈ دو بات سوں اپنے گیا نور
سٹی کاڑ اپنے بت کی لال نلگن
رکت رو رو کیتی سوں لال اپنا

۱۱۱ بروی ۱۲، نکل ۱۱، ۱۲، بھرا قال، حال ۱۱، ۱۲، ڈال ۱۱، ۱۲، جڈ پڑے ۱۱، ۱۲، پھر پانے ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱

دکھیا دل سو برہنی بت سہاوا
 درد سوں ہو سنے کے سار پئی
 برہ سوں لال کر دھنیں اپسوں
 لگی ہمارے تمن مانا اڑانے
 نصیباں کے نہ پڑسک زور مہینے
 لگی یوں بولی کر رو رو پلانے
 دندی یوں گھر ڈبائی گئے کر نہ جانی
 سبھتی تھی تو یوں ہو گا لکر میں
 نین پستی کر اس رکھتی نین میں
 سمن برکا دکھت دکھ در دھاجب
 نہ سک اس شمع سوں کچھ بولنے کوں

گیسا وو کینہ پرور واں پڑیا کچھ مکر کے افسوں
 ولیکن اوں وفا پر آ، کرمی نین کار نفسانی

گیماشہ پاس ہو رو بولیا دو سہاوا
 وہ سن کر بات شہ ہو بھوت ول گیر
 توں ہو یک بار اس موہن تک جا
 ہر یک جیلہ سوں ہو رتدیر سوں توں
 بھا اس دل کے غم کی آگ اوپر
 محبت میں مری اس گرم کر توں
 ترے دھراتنی باتاں کیا کہوں میں
 نہ کر سی کام جو دو جا ترے باج

۱۱، دو گھی دل ہوئی بری کا سہا سہاوا (۱۰)، (۲) تیس (۱۱) (۳) دھن مانوں (۱۱)، (۴) ناردری (۱۵) نصیب اہنگے نہ
 پڑسک زور مہینے (۱۱)، (۱۲) جفاں سوں (۱۱)، (۱۳) مہلنگے دی (۱۱)، گات ہو گاس نہیں (۱۵) بھتی تو جی (۱۱)، (۱۶) چھا رکھی اسے جوں مانہ
 کتلا اسے جوں مانہ (۱۱)، (۱۷) سٹ (۱۱)، (۱۸) نٹھ دی سے تیج (۱۱)، (۱۹) یک جیلہ کر اس دھیر و پیکر کوشاہ اس حال کر (۱۱)، (۲۰) ہو دگی

تری ہے عاشق میں شاہ صادق
 کر یا ہے تیری نیہ کا دل سوں سودا
 سمن براس آتے یو ہا تاں سنی حیوں
 کہ شہنہ اوے کوں مارے سوکھی ہیں
 کبھی یوں لہو بھر یا موں اس طرف لیا
 اول تے دیکھ کر سبھی تراموں
 دھے صورت میں تو گرچہ کا تاس
 تھے سبھی نہ تھی ایسا ہے کرتوں
 کہے یاں آکو کچ، واں جا کو کچ کئے
 فرنگ کے دھات مکھ دکھلا کے پہلو
 دے یا نی نمون گرچہ ترا خو
 ترا لیے سنگ تے کر سخت سینا
 تو صورت میں ہے گرچہ آدمی زاد
 بلائیں کیوں لجا کر اس کوں گھایا
 گئے تن میں نیناں میں بن اس یا
 لڑیا نینیں سانپ ایسا میرے دل کوں
 نیناں اس دھات نینیں گئے منڈیرے
 نہیں ہوں دو کونوں جو اس سرج باج
 دو چا تک نینیں ہوں میں جو سات گئے
 ہمت کی رہ روش میں ہے بڑا سنگ

بے تاج کوں عاشق صادق موافق
 چڑیا ہے زلف کا سر اس کے سودا
 ہوا تحقیق و واس کے اُپر یوں
 دندی ہو، دند سارے سوکھی ہیں
 غصے کے جوش سوں ویں لب کف لیا
 بڑا فتنہ، بڑا مکا پر ہے تون
 ولے سیرت میں ہے تو عین خناس
 مراح کل کلاوے کیوں ڈول ڈول
 قلم کے نارج کوں دو زباں ہے
 ولیکن یوں ہے توں جوں سیف زور
 ولیکن تیغ نمنے ہے توں دورو
 شیا کیوں پھوڑ کر دو آگینا
 ولے سیرت میں ہے ابلیس کوناد
 شکر کے ناد کیوں پانی میں گایا
 خوشی، غم، ہور صحت درد، گل خار
 جو بخشے گا اثر تیسارے یو افسوں
 جو آوے نیند گانے سن کو تیرے
 شگفتہ ہوووں پھر کسچ اند سوں آج
 ہریک پانی سوں لب اپنا کروں تر
 جو گئے پر لیک دو جے سوں کروں سنگ

۱) ایک رنگ - تھے شگفتہ ہے تیروں، تو کجا اسے سنگ (سج، ۱۲) تھے ہے (۱۰، ۱۳) مگر کے (چھوٹی جھول ۱۵، ۱۴) تو (۱۵، ۱۶) ماریا سو
 جس ہے (۱۷) ماریا سو کجا ہے (۱۸) ہے سرس پاؤں تک لکھنے کی جڑ توں (۱۹، ۲۰) ناروہی (۲۱) جیروہی (۲۲) بڑوں ہی (۲۳) ترا دل جو ہوا
 ہندواں ہے (۲۴) ایک ہی (۲۵) سیف کے تیرے تو ہوا (۲۶) ناروہی (۲۷) دے صحت کے تو کچھ کوم - ولے سیرت میں نینیں
 تے کم (۲۸) دیا (۲۹) دلا (۳۰) گئے تن میں نیناں میں ہی اس سارے خوشی غم ہور صحت صکل چارہ (۳۱) کا خدی (۳۲) چڑیا او
 سانپ ایسا میرے دل کوں ہی (۳۳) نہیں اس دھات سنگ کی تیری یو اسوں کی نیند (۳۴) (۳۵) ہوسے (۳۶) (۳۷) او چا تک میرے یوں ہی (۳۸)
 بڑی سنگ

دکانا کھول کر دوسرے کون رخسار
 سٹیا ہے مارک بار اس کون ہو کالج
 جو دو کچے کون نچھانا چھوڑ کر لاج
 خدا ایک ہو رہی ایک یار ہے ایک
 نکو ڈبئی کون منج دریا منے ڈال
 تجھے سوئ ہے کہ جیوں آیا جوتیوں جا
 پھر یا دو حیلہ گرواں تے نہ دم مار

دزیر کے ملک حوالے کر چلیا شہ نہ لیتا واں

پکڑ دربار اس دھن کا لگیا کرنے کون درباری

کھیا سب شہ کون غصے کی کہانی
 کیا جا شہ سوں سب اس کی زبانی
 سنیا سوات شہ رو کر اٹھیا ویں
 کروں کیا فکر ہو کیا میں کروں فن
 حکومت کا ترے دے سیس پر بھار
 رکھ اس کے آستانے کے آپر بھار
 کہ آخریوں تو ہی اس بیار آئیگا
 کہایتیوں جا کو اس کا دار پکڑ یا
 جبا آٹھ وصل کارہ دکھتا جائے
 قرار آپس میں آپ یکے تنزل دے لے
 کہے بانڈیا ہوں میں بازی سرا پنا
 نکو بازی پرت کی توں جفا گن

جو کچھ کہی تھی برہ کی دو دیوانی
 کہ صورت شاہ کی اس من نہ مانی
 درخی سوں کہا اس حیلہ گرتیس
 نہیں ہوئی مہرباں کچھ چوڑو دھن
 پڑوں گا جا کو تنہا اس کے دربار
 کروں گا یاد اس کا ناؤں پھر پھر
 نہیں بھایا تو کچھ یو تو بھائیگا
 نینا ہو رہی جا اس ٹھارر گڑیا
 سلام آوے نہ اس کون نہ علی گئے
 محبت کا گنجیفہ دل میں کھیلے
 تجھے میں دیوں گا آخر سرا پنا
 اے ہازیاں جتے اس کون جفا گن

۱۰۱۔ دکانا کھولنے سے (۱۰۲) دربار (۱۰۳) پکڑے تنگ لہے کون پکڑو (۱۰۴) دوسرے کون (۱۰۵) موت (۱۰۶) (۱۰۷) کے تینوں ہی (۱۰۸)

کھال (۱۰۹) کیا ہے (۱۱۰) حیلہ (۱۱۱) دھن لگیا (۱۱۲) شاہ رو کر اٹھیا ہوں (۱۱۳) حیلہ گرتیس

۱۱۴) آٹھ (۱۱۵) وصل (۱۱۶) تنزل (۱۱۷) دے لے (۱۱۸) بازی سرا پنا (۱۱۹) جفا گن (۱۲۰) جتے اس کون جفا گن (۱۲۱) حیلہ گرتیس

وفا داری میں ہے اس بات کا عار
 مری تھا عمر کے رکھ کا او یک ڈال
 محبت میں نہیں کچھ عیب اس باج
 محبت میں مینے گفت رہے ایک
 تو منج جلتی کوئی پھر کریوں نکو جاں
 نکو ہرگز توں پھر اس بات پر آ
 رھیاً نہیں دیکھ کر کیس بات کون ٹھار
 دکھانا کھول کر دوسرے کوں رضائ
 سنیا ہے مار یک ہا اس کوں ہو کال
 جو دو گئے کوں تمھانا چھوڑ کر لاج
 خدا یک ہو نہی یک یار بے ایک
 نکو ڈتبی کوں منج دریا منے ڈال
 تجے سوں ہے کہ جیوں آیا ہر تہوں جا
 پھر یا و وحیدہ گرواں نے نہ دم مار

دزیر کے ملک حوالے کر چلیا شہ نہ لیتا واں

پکڑ در بار اس دھن کا لیکر کرنے کوں در بانی

کھیا سب شہ کوں غصے کی کہانی
 کیا جا شہ سوں سب اس کی زبانی
 سنیا سو بات شہ رو کر اٹھیا ویں
 کروں کیا فکر ہو کیا میں کروں فن
 حکومت کا ترے مے سیس پر بھار
 رکھ اس کے آستانے کے اُپر سہم
 کہ آخریوں تو ہی اس بیار آئیگا
 کہایتوں جا کو اس کا دار پکڑ یا
 صبا اٹھ وصل کارہ دکھتا جائے
 قرار آپس میں آپ یک شغل دے لے
 کہے بانڈیا ہوں میں بازی سرا پنا
 نکو بازی پرت کی توں جفا گن
 جو کچھ کئی تھی برہ کی دو دیوانی
 کہ صورت شاہ کی اس من نہ مانی
 در نبی سوں کہا اس حیلہ گرتیں
 نہیں ہوئی مہر باں کچھ جو پو و دھن
 پڑوں گا جا کو تنہا اس کے دربار
 کروں گا یاد اس کا ناؤں پھر پھر
 نہیں بھایا تو کچھ یو تو بھائیگا
 نینا ہو رسیہ جا اس ٹھار رگڑ یا
 سلام آوے نہ اس کوں نہ طیک گائے
 محبت کا گنجیفہ دل میں کھیلے
 تجے میں دیوں گا آخر سرا پنا
 اہے بازیوں جتے اس کوں جفا گن

۱۵۴ وفا داری کوں سے ہی (۱۲) دربار (۱۳) پکڑے تنگ کون بکر (۱۴) دم (۱۵) دوسرے ہی (۱۶) عورت (۱۷) (۱۸) کے تین ہی (۱۹)

کھال (۲۰) کیا ہے (۲۱) عہدی (۲۲) وہ لے گیا (۲۳) شاہ سوں غصے کی کالی (۲۴) (۲۵) شاہ رورو کوں ٹھیا ہوں حیلہ گرتوں

(۲۶) (۲۷) آگے (۲۸) دل میں بازی سرانگی (۲۹) (۳۰) عورت میں نکو بازی پکڑ یا (۳۱) (۳۲) غصے ہی (۳۳) (۳۴) رفتہ رفتہ

سنا کر منج کلا دھن کرتوں بات آج
 نہ کر مگر اے جدائی کی فرنگ سوں
 تو ا پروپ آد کھاگی تو منج لے دھن
 نہیں ہے کچھ تماش لے دھن جدائی
 توں کیا کام بر نہیں لیا تھی مری آس
 کرے سوراٹ کو باتاں نتاں ستا
 لگی مدت اسی دھاتوں گڈر نے
 تو اپنے وصل کا اے لاپ بات آج
 برہ بہری کے چنگل تھے چھڑا توں
 زیادہ تر خدادے گاتجے دھن
 منجے کیا واسطے افغاں میں لیا تھی
 سبب کیا تاج کون بن بھائی ہی باس
 لگا کر دھیاں دھن سوں ویں ہورلات
 اتھا نزدیک شہ بر ہے سوں مرنے

سنیا سومر کے شہ نے موا کر پوت اپس کا سفر
 چلیا اس شہر پر دھم سوں غصے تے دل مئے آئی

شجاعت کی جتنے یو بات بولیا
 جو تھا مہر کے شہزادے کا باپ
 سدا بیٹے کے بن تپتا اچھے دو
 صباٹ اپنے اس پوسف کول کریاد
 بین کی روشنی ہونا نہ کیوں دور
 دغا شہزادے کول دشمن دئے سو
 سنیا سوں دکھایا درڈ ہور غم
 خوشی ہوئی دیکھ دل کی غم سوں بڑا
 لیکر نے کول غم سوں غم و غم ناک
 طے جو پھیر آ شہ کے وزیراں
 لگے غلیب پر سب شہ کے پڑنے
 زباں کے گوہراں اس حات تو لیا
 رہیا تھا جو بھچڑ کر پوت سوں آپ
 اسے دیکھے بدل جیتا اچھے دو
 کیا تھا بین وو یعقوب کی ناد
 جو کہتے پوت کول بین کائور
 یکا یک شاہ کول انپڑی خبر وو
 مہوا تار یک اس کے حق پہ عالم
 لگیا بڑے کول بھین پر گیند کی ناد
 لے سٹ جو گیاں کے منجے عرا چاک
 جو تھے سردار ہور سالم امیراں
 پشانی پانو پر لا گے رگرڈنے

۱۰۱۔ منجے توں وصل کے رنگ حات رنگ سوں، نہ کر مگر اے جدائی کے فرنگ سوں (۱۰۱)، پھر (۱۰۲)، (۱۰۳) کم (۱۰۴)، کر خاطرہ کیا خانہ
 (۱۰۵)، کہ اس کا اثر کتبہ ہے خراساں (۱۰۶)، کی کیاں (۱۰۷)، گیا اس دھات سوں مدت (۱۰۸)، چوں (۱۰۹)، اور (۱۱۰) دھم غم غم
 لے (۱۱۱) جانی (۱۱۲) تیغ (۱۱۳) رقا (۱۱۴) دیکھیں بدل جیتا (۱۱۵) کیوں ناہورے دور کہ فرزند کول کتے (۱۱۶)، شہ کول پڑ
 لے (۱۱۷) جوں اوکھلیاں (۱۱۸) غم پر غم (۱۱۹) غم سوں (۱۲۰)

کر لے شہ غم ایتنا کرنا میں خوب
 سراسر شہ کے مطلب کو اپنی پٹری
 نہیں کچ فائدہ کرنے میں زاری
 خدا کن منگ لینا ہے صبوری
 کیا شہ کیونکہ اپنے میں نبھالوں
 کہ منج اندلے کی ایک لکڑی کے تیرے
 مرے متاع عمر کے رکھ کا وویک ڈال
 دریا ہو کر اچلنے کوں لگیس خون
 ہے واجب باپ کوں بیٹے کی خاطر
 آباں آتا ہے یوں منج دل میں یکبار
 پٹوں دندی کے گھس رہا ہو کوئی
 ولایت میں اچاؤں اس کے سر شور
 سراسر رزم کا دھر دل میں مطلب
 طے ہو مستعد شمشیر بازاں
 طے ہو گرم سب تازی سواراں
 لیا شکر لے، شہ جاگے تے اپنی
 دیا دل شہ کا یوں تیزی کے سنگات
 لگی یک دھتے بھین بھین بھیر بھینے
 اٹھیا جو پھیر پشیا پوشش کا شور
 گیا بادل تلک یو شور ہو غسل

دل اپنا درد میں دھرنائیں خوب
 دلا سادے کبے یو پا نو پڑ کر
 کیے تہا ہیں منع کرنا اشکباری
 وہی دے گا صبوری کی مزوری
 نہ کیوں دل کی آگن سوتن کوں کولوں
 سٹیا ہے توڑ کر سمتی جفا جو
 سٹیا ہے توڑ کر سمتی جفا مال
 اجل کی غوار کے، بیٹھی جا پھر اموں
 بلا جو کچھ کھڑالے گا سولینا سر
 عدو کے ملک پر برساؤں اٹکارا
 سٹوں جا قبر کی، لشکر پوجلی
 دکھاؤں تیغ سوں بازو کرا زور
 کیا شکر کو حاضر بعد از اناں سب
 کیس تے ایک نامی یکہ تازاں
 جو تھے، لاکھاں اوپر بھارتی ہزاراں
 چلیا عسکر لے شہ جاگے تے اپنی
 کہ جیوں چلتا ہے بادل باؤ کے سٹا
 گگے دھم دھم دماے سب گر جنے
 نقاریاں کا ہوا باجا بہوت زور
 پڑیا غوغے سوں تہاں جگ میں ترزل

۱. پرتو، ۱۰، سب، ۱۳، کرے، ۱۴، کہ نہیں، ۱۵، مانگ، ۱۶، یوں میں اپنے کیوں، ۱۷، اندلے کی پٹری

تہا دور، ۱۸، اٹھانے جو، ۱۹، دھار کی داس کول ہو کال ہی، ۲۰، نازد، ۲۱، کھڑے سولے، ۲۲، سرور، ۲۳، آتا آتا

ہے یوں، ۲۴، تلوار ہی، ۲۵، دشمن، ۲۶، اچھو، ۲۷، ستر ہزاراں، ۲۸، ترسے، ۲۹، جو شاپوش کا

شور، ۳۰، بے جیزان، ۳۱، مرغ جو رومور، ۳۲، گیا اوس دل کیرا بادل تلک، ۳۳، غوغا، ۳۴، اس شور سوں، ۳۵

ملے جوں دو طرف سوں کوہ ساراں
 اٹھی دو دھرتے جھگڑے کی سلنگ
 ہوے دو دھرتے لٹ پٹ بلا ہو
 مگر سہ ور کے آتے تھے موہاں
 غضب کی آگ جیوں کیتے ہیں روشن
 آگن پانی میں تے نکل رہے جیوں
 دستیا صف یوں کہ جیوں سد سکندر
 ہوے انگے پچھے کر اپنی صف کوں
 آگن دین تیر کے لکڑیاں سوں سلگائے
 کنگوریاں پر سٹے جوں چور سرکاں
 ملائے گرز ہو رنمشیر کے سات
 لئے دانتاں میں کرا گلی دھرت کن
 زما ناگہ برا ہو کر کیا غش
 گئے چھاتیاں کے سب پنیاں کوں پنیاں
 جھڑا ہو کر رہے سینے کے سپراں
 کیس کے نیک سینے لے دیکھے جھانگ
 لو کر کاڑ سٹتے تھے دلاں بھار
 ہتیاں گاڈے لئے ہیں مول منے جیوں
 نظرن سارس ہو کر دسے دو
 مگر کیا قوس میں آیا ہے سپر^{۱۹}

چلے دو دھرتے یوں لشکر کے چھاڑاں
 یکایک دو طرف فتنہ اٹھا جاگ
 ملے ہر حال آ کر اڑو ہا دو
 سلگ پوٹشاں کے یوں دتی بھی فوجاں
 دلیراں کے دسے یوں تن پوجوشن
 موں چار آئے سوں مل دسے یوں
 کھڑا سو قایم اپنے پانوں کوں کر
 نکل آیکہ تازاں دو طرف سوں
 اول تنوز پر جھگڑے کی جیوں آئے
 لگے سٹنے سراں پر زور سرکاں
 دلیری سوں دلیراں ہات میں ہات
 ٹھنا ٹھن دیکھ ہو رسن کر گھنا گھن
 ہوا ایسا شفا شف اور فاش فاش
 لگیا تیراں سوں ہو رہا لیاں سوں کام
 تیتے نیزے سبے سینے کے سپراں
 تماشے رو برو اکھول کر آنک
 کیس کی نیک چھاتی میں خنجر مار
 مول میں نیزے رہے لگ سوڈ کو لوار
 دلیراں تن کوں لگ تیراں پڑے سو
 دھنک سوں مل دس آیا یوں ہر کی تیر

(۱) تارو (۱) زورہ (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱۳۳۰) (۱۳۳۱) (۱۳۳۲) (۱۳۳۳) (۱۳۳۴) (۱۳۳۵) (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) (۱۳۳۸) (۱۳۳۹) (۱۳۴۰) (۱۳۴۱) (۱۳۴۲) (۱۳۴۳) (۱۳۴۴) (۱۳۴۵) (۱۳۴۶) (۱۳۴۷) (۱۳۴۸) (۱۳۴۹) (۱۳۵۰) (۱۳۵۱) (۱۳۵۲) (۱۳۵۳) (۱۳۵۴) (۱۳۵۵) (۱۳۵۶) (۱۳۵۷) (۱۳۵۸) (۱۳۵۹) (۱۳۶۰) (۱۳۶۱) (۱۳۶۲) (۱۳۶۳) (۱۳۶۴) (۱۳۶۵) (۱۳۶۶) (۱۳۶۷) (۱۳۶۸) (۱۳۶۹) (۱۳۷۰) (

تبریز کا سوہریک سیں کوں پھوڑ
 کھتر ایسا ہوا ایسا کھچا کھچ
 زرہ سوں لھونکل جوں بھار آیا
 گیا آواز سو آسماں میں لے
 پتے رگڑے گئے جھگڑے تلے اس
 بھرا تھا سب ہوا روحاں سوں تلے تاں
 دیا ہو کر ابلنے جو گیا خوں
 ہوئے اس ٹھار پر عالم تھے ٹھار
 گیا چھپ کر دھارے کے تلے سماں
 نہ دیک سک کر یو فتنہ مہر یو جنگ
 بھیاجوں مصریاں پر فتح کا ہاڈ
 یکایک مہر کے شہ کے دلیراں
 پھر آیا وین کہ اس شہ کا سرب دل
 خدا تے فتح ایسا مصریاں پائے
 پڑی جوں وشت شہ کی تہ کے اوپر ال
 توں اپنے نفس کے کاماں کی خاطر
 گنوا یا بات تے آخر کو شاہی
 نہ یاں رہی ذری تیر سی آبروی
 عہد جگ میں ہویاں آج بدنام
 تھے اس کام پر لیسائی تری موت
 تو شہزادے کوں ماریا جس روش سوں

دیسیا یوں مرغ کا جہوں لھو پھریا موڑ
 فلک کی ہستان سوں گئی کر درج
 ہر نیان کے نین کا تھا سماں!
 رکھے انگلیاں ملائک کان میں لے
 ہتی ہنو چور گئے رگڑے تلے اس
 دھواں تل زمین دستی نہ تھی کاں
 اجل، کینچوا کو جب بیٹی پھراموں
 چلیا دیکھ ہو کو عزرائیل بیزار
 ہوئے غائب نظر مس تے چندر بھان
 دنیا جینے سوں اپنے آئی تھی تنگ
 کنارے کوں لگیا مقصود کا ناڈ
 زنا کر ڈل میں جو بیٹھے دو شیراں
 سو پائے مصریاں یکبارگی بل
 جو شہ کوں ہند کے جتیا پکڑ لائے
 کیا غصے سوں اس کوں لے بلا فعال
 گنہ کاری کوں لیتا اپنے سہ
 ستم توں لایسا سوں کوں سیاہی
 نہ واں کی کچ توں پایا بے نکوی
 خدا کوں خوش نہیں آتے سو بو کام
 کر لے کیا کوئی آئی ہے تری موت
 اسی دھاتاں سوں مرتا ہے اجوں توں

۱۰، غلامی ۱۳، ہمد ہونٹ ۱۳، (۳) واں ۱۴، (۲) پرو، ۱۵، سوں کوں ۱۶، ۱۷، واں کے شاہ کوں (۱۸، ج ۱۰،) جوشاہ سندھ

۱۱، پھاڑ، ۱۲، خٹکے لیس میں خٹکوں اور پال ۱۳، (۱۴) ورتا، ۱۵، دے کر دی، ۱۶، بات سوں اپنے توں ۱۷، (۱۸) سوں ۱۹، (۲۰) دے تے ۲۱، تیری نہ

۲۲، سوچ، ۲۳، دے مقدم، ۲۴، کرے گا کہ توں جو آئی تری موت ۲۵، (۲۶) سندھ، ۲۷

جو مچھلی کے سطل میں لکھ کوں پتر بندھیے جوں
خبر اس کی حیاتی کی دودن کو پھر لے کر آئی

کیا پھر شاہ کوں اس دھات سوں ض
خزینے میں مرے ہے ایک مچھلی
کئے آہیں اس کوں حکمت سوں حکیمان
ظلم اس پر لکھے ہیں خوب اول تی
حقیقت نعر کا جتاں کئے سوں
خبر بارے اول شہزادے کا لپو
منگا بیگی سوں اس مچھلی کوں در حال
دو مچھلی اس حقیقت کا خبر لے
نچھل خط سوں لکھی تھی اس میں پو با
لے کر گئی تھی پکڑ کر ایک ماہی
نگلنے کوں دو ماہی اس کوں ناسک
سٹی جا کر جزیرے پر سمن کے
وہاں کھاتا ہے ہوریتا ہے دو جاں
سنیا جو باپا بیٹے کی خبر و
ہوا دل کا اباں اس کا تلے تک
اچھو کر تو تک اس شہ کوں رکھ یکٹار

چھا کنگاں منے یوسف بدل ڈھنڈے سمن برنے

چلی تھی باوردی ہو کر پکڑ سوز زینحانی

(۱) اگل لکھ کر کوں (۲) تو کوں کیا بیگی (۳) کہ میرے ایک خزانے میں (۴) کرے (۵) رہا تھے (۶) ترقی (۷) چھپاتی

میں دکھلایا ہے جی جوں (۸) کھلاتی ہیں جتن کے کئے سوں (۹) سچ (۱۰) کہ جیوں منگتے ہیں تیروں (۱۱) سچ (۱۲) ہر حال (۱۳) ہادی

(۱۴) اول ہادی (۱۵) پانی میں کھنڈی (۱۶) جیوں اس کوں (۱۷) جو آٹھ (۱۸) آتے اپنی (۱۹) جیوں (۲۰) شاہ (۲۱) بچے کا

خبروں (۲۲) جوں (۲۳) اول (۲۴) دکھ (۲۵) سچ (۲۶) -

مسافہ عشق کے شدت نگر کا
 سمن بر جو پڑی تھی برہ دھرتی
 گیا تھارنگ روپ اس کا ہو بلا
 پرت کے گرم بارے سوں ہونوں
 رہیا تھا ہو کو یوں اس نار کا حال
 پڑی سوباغ تے پنکھی نمن دور
 کہیں برے سوں جوئن دھک دھکا
 توں اس برے علی کے تن کے اوپر
 کہیں جو آگ برے کی کرے جوش
 تو اس کی آرخ سوں پھولاں سب بھار
 نہ یا سکتا تاب بھڑے کی تک سوں
 اگر طالع سوں یک تل جوڑے بخت
 سنی سو جیو کا اپنے وہ میتا
 کہی اس ٹھارا چھوں یوں میں کتے دن
 اگر یاں سو برس لگ کر رہوں ٹھار
 طلق سک کر مونی بی ہور جگر بھوٹ
 خبر اس ٹھار میرا کئی نہ لے سی
 بھلا دو ہے، جو ڈھنڈے جاؤں اس کن
 پرت کی ویں سفر کی ہو اتالی
 منگی چلنے کوں جب برے پلیٹی^{۱۹}

بیاں کرتا ہے یوں نمنت سفر کا
 دریا میں غم کے ڈبٹی ہور ترقی
 لگے جوں پت جھڑی کے پات کتے ناد
 پڑی تھی بھینیں پو و دکلا کو جوں پھول
 خزاں کے جوں سکے سو جھاڑ کا ڈال
 برہ کے درد دک سوں پانی تھی جھور
 ٹھنڈک ہونے چندن کرتن کوں لائے
 دو جاتا تھا چندن جل راکھ ہو کر
 بھاوے پھول لکھوے تل تک ہوش
 پھرے لگ جل کو ہوتے تھے دوانگار
 غصے سوں ہر گھڑی جھگڑاے فلک سوں
 برے بختار کوں اپنے پھر کرے بخت
 مواہیں، ہے پر یاں کے بندیں جیتا
 بلکتی ہور تیتی پیو کے بن
 تو ہر گز مجہ پو آسی نا کسے پیار
 نہ پانی پیاس کوں پانی کی یک گھوٹ
 مینے اس پیو کی آگا ہی نہ لے سی
 مرے بختاں سوں پھر کر پاؤں اس کوں
 لے اپنا چیر کنٹھا گل میں گھائی
 اپن پانواں کوں سب جت پیڑے لٹی

۱۱) ہوا دی ۱۲) بچے دھو کئے، ۱۳) اوپر دی ۱۴) زایہ شہرہ رہی تھی ٹھنڈ سین ڈوری کی دکھی ہو، خزاں کی ڈال
 کے ٹھنڈی ہور دھا، ۱۵) بل، ۱۶) کھٹوں میں تھی جوڑ دھا، ۱۷) ہور کھڑی، ۱۸) گھس کر لگا وے، ۱۹) پگت بھر کے پاپوش دی
 ۲۰) چوں دی ۲۱) کر دی ۲۲) لے دی ۲۳) جو یک تل سرے بخت دی ۲۴) میں اب یکک دن دی ۲۵) ناآے دی ۲۶) تو یا دی
 ۲۷) تار دی ۲۸) ہوسافہ ۲۹) ڈالی دھا ۱۹۰) سینی دھا ۱۹۱) لے کر دی

بھوتی اپنے موں کو پھر لگائی
 سفر کوں مستعد ہو اس روش سوں
 برہ کے درد دک سوں پد منی دو
 پڑی دک غم کی آ سینے اُپر سل
 جتے تھے آشنایاں ہو رہ گانے
 کہ یو نازک سندر نازک پچاں کی
 یو نازک نازکی ناری نو۔ ملی
 کہ میں پھولاں اُپر چلتی جو جائے
 کہ میں چند نگائی تن کوں دور تار
 ہر یک کئی دیکھتے تھے تو نظر سوں
 وڑا ایسی نازکی تے بات دھوشوخ
 یو پانی عشق کاں تے چڑیا اس
 بسر سدھ اپنے تن کی چلی ہے
 سمن بربج چلی پیرت کے زوڑوں
 نہ پیروا دھوپ کا نا چھاؤں کا تھا
 کہ میں چیتے تھے اس تلوے میں کانٹے
 کہ میں نالے نیریاں جان تاں آتگتی
 ہرت سوں پیو کے ہو کر دہیلی

سمن بربج سوں پیو کے چلی ویتاگ لے جیو پڑ
 پڑی ایک جزیرے پر اتھا دو جاے نورانی

(۱) بھوتی اور بھوتی لے ایس موں کوں لگائی ہو، (۲) چند کوں ابر میں است میں، (۳) سما کی (۱۰۱) اور (۱۰۲) لےنے ہو، (۴) اور (۱۰۳) ہوگا

شعرہ دن کے لے پوکوں کوئی ہوا، سو کے ملک کوڑھٹ کے چلی اوہ نہ۔۔۔۔۔ (۱۰) نازک نہری (راج ۱۸۸) ہو رہی

(۹) پو پو چلے ہو، (۱۱) تو پانواں کو چھلے آہی، (۱۲) جولاءے ہو، (۱۳) دو چنداں اس کے تن ہو کر گئے ہیں، (۱۴) پٹ آسوں گے سوں اور ہو

(۱۵) پچڑے (دو) ۱۵ دھن سوں، (۱۶) مہن دھن، (۱۷) لال تن فنی، (۱۸) کہ میں (دو) ہر چو کہے ہے، (۱۹) کہ میں گتے تھے اس

ج (۲۰) لے شعرہ کہ میں پانواں اتنی ہر چو کہے، کہ میں لگتی ہو گئی ہو پڑتی ہو، (۲۱) حوضاں ہو، (۲۲) رتیلی ہو، (۲۳) سر ہو

عجب کچھ عشق ہے، کچھ عجب عشق
 اگر نہیں عشق تو عالم ہوا کیوں؟
 اگر نہیں عشق تو یوں عمر سارا
 اگر نہیں عشق تو یوں کی جملے آگ؟
 اگر نہیں عشق تو یوں آکو جو شاں
 اگر نہیں عشق تو کی سبز ہے جھاڑ؟
 اگر نہیں عشق تو یوں تن کوں لا خاک
 اگر نہیں عشق تو اس دعوات تل تل
 اگر نہیں عشق تو دو برہمنی دھن
 خدا کے لطف کا مارا سو بار
 بہر حال یک جزیرے پڑ پڑی دھن
 اچانکے تھے سراں واں نو تہالاں
 جدھر دیکھے بنی جھاڑاں بار کے تھے
 دسے رکھ، ڈال سوں مل ٹال اس صا
 تھے چٹے نیس کے ہر ٹھار بھر کر
 دسے یوں جھاڑ پانی کے بندارے
 دسے سبزہ زمیں پر یوں ہر یک جا
 پھسے پتکھاں وہاں سبزہ اُپر یوں
 بھا کر دیکھتی ہے واں جو وونار
 محل دیسا نہ تھا بھی کیس زمیں پر
 ہندس فکر کا گم ہو کو تھا واں

جدھر دیکھی ہے سب عشق سب عشق
 مٹھی بھر خاک سوں آدم ہوا کیوں؟
 پریشاں ہو کو کی پھرتا ہے بار؟
 ہمیشہ کائے کوں اُٹتی ہے یوں خاک؟
 دریا کیسا واسطے کرتا خروشاں؟
 کھڑے کی پانوں اپنے کٹڑیوں پاڑے
 سبب کیارات دن پھر تار ہے افلاک؟
 ہر یک جا کیا سبب روتا ہے بادل
 چلی کیوں اپنا سٹ مال ہو رو دھن
 کھلیا اس درد کے دل کا انھارا
 جزیرا وونہ تھا تھا یک سرگ بن
 تھے ڈلتے باؤسوں وونے کے دلال
 جتنے بھی جھاڑ طوئی سار کے تھے
 لئے ہیں اچھڑیاں ہوں بات میں بات
 ہوا تھا چونکہ من سبزہ زمیں پر
 کھڑیاں حوراں پکڑ کوثر کنارے
 بجھائے پالچ کا لب فرش گویا
 ملک پھرتے زمیں پر پاچ کی جوں
 محل دستا ہے یک اپرو پاس ٹھار
 شک آتا ہے کئے کوں عرش تنھار
 تصویر کا اتھا طراح حیراں

(۱) اصر ہے (۱) کیوں (۲) ہوا (۳) ہوتا (۴) ہوا (۵) ہوا (۶) ہوا (۷) ہوا (۸) ہوا (۹) ہوا (۱۰) ہوا (۱۱) ہوا (۱۲) ہوا (۱۳) ہوا (۱۴) ہوا (۱۵) ہوا (۱۶) ہوا (۱۷) ہوا (۱۸) ہوا (۱۹) ہوا (۲۰) ہوا

۲۰۰ کے (۲۱) ہوا (۲۲) ہوا (۲۳) ہوا (۲۴) ہوا (۲۵) ہوا (۲۶) ہوا (۲۷) ہوا (۲۸) ہوا (۲۹) ہوا (۳۰) ہوا (۳۱) ہوا (۳۲) ہوا (۳۳) ہوا (۳۴) ہوا (۳۵) ہوا (۳۶) ہوا (۳۷) ہوا (۳۸) ہوا (۳۹) ہوا (۴۰) ہوا

بچا پان کا ایسا (۴۱) ہوا (۴۲) ہوا (۴۳) ہوا (۴۴) ہوا (۴۵) ہوا (۴۶) ہوا (۴۷) ہوا (۴۸) ہوا (۴۹) ہوا (۵۰) ہوا (۵۱) ہوا (۵۲) ہوا (۵۳) ہوا (۵۴) ہوا (۵۵) ہوا (۵۶) ہوا (۵۷) ہوا (۵۸) ہوا (۵۹) ہوا (۶۰) ہوا

• سب سے پہلے طراح کے گم۔

کہیں تھے صورتان مستقبل اس میں
کہیں فرما دیکیں شیریں لکھے تھے
کہیں عذرا سوں مل واقع لکھے تھے
کہیں مجنوں کہیں لیلی لکھے تھے
بہوت واں چہرہ پر دازی کرے تھے
چتر ایسا چترے تھے چترے
سج کر دو پریاں کا بے لکڑھار
خزایا جابانی برھنی دھن
ہریک دن ہر گھڑی ہزل دوناری
پرہی تھی اس سندسوں شہ پری واں

خوشی سوں ملک آرا لے چلی تھی شیر کرنے تیوں

چڑی یک پاڑ پر جا دو دسیا دو نسل تابانی

کتے یک بادشاہ کوئی اس کدھن کا
تھے اس کے زبردیواں جگت کے سار
تھے اس کے حکم میں جگت کے دو دام
بنی آدم تھے جیوں خدمت میں کیر
کنک دن کول لیا دو ہو رعالم
نہ تھا بٹیا سو کوئی اس شاہ کے گھر
کتے تھے عالم اس کول ملک آرا
ہمایوں اس ہما کالال چھنسر

حکومت میں سلیمان کے من تھا
پرپاں اس حکم سوں میں تھیاں کناے
کریں اس گھر میں جناں روز آ کام
اتھے سب وحش و طیر اس کے منخر
شیا دو اس دنیا کے ملک کا غم
ہوا تھا راج بیٹی پر مقرر
دو بیٹی باپ کالی ملک سارا
جگت پر سب ہوا تھا سایہ گستر

۱۱۔ تھے تھ صورتان ۱۲۔ مستحق ۱۳۔ سمن برہمن بری کا بے لکڑ جا ۱۴۔ سوا کا رخت اس جا گا شی آ

نایا شعوبہ ۱۵۔ کھنک کر دھنی ۱۶۔ ہاں میں کہ آرام نہ تھا ۱۷۔ تیجے میں روے دو جا کام میں تھا ۱۸۔ زاید شری

۱۹۔ دو پری ۲۰۔ دہن بیکر نہ کول دن ۲۱۔ بل دن ۲۲۔ تھے دن ۲۳۔ تھے فراں میں اوس کے سب صبح تا شام دن

حکومت کا اونچا اس ماہ کا ڈھال
 سہانا تھا مرصع اس کا اھلیس
 بلند اس بخت کی اقبال مندی
 بڑت کے تاج کا اس کے نخل نور
 ہوا دیکھی حویک دن بھوت ہی خوب
 سواری کا کرمی دوشتہ پری چوپ
 سواری کے بدل ہونے روانہ
 منڈ یک باغ میانے خوب دیتے
 بندے زرباف کے چو پھرتنا تاں
 بلند ایسا اچائے تھے وومنڈپ
 گلگن پھرتا منڈپ میں اس دسے یوں
 اچای سوز میں پر بارگہ دو
 ہوی ممل انشیس دو شاہن خواہاں
 چلی چو ڈھل منے دو بیتہ کر حور
 مرصع کے چو ڈھل میں دودسی یوں
 طے سونوگ چو پھیر اس کے ساک
 جلکوی دیکھے سوسب اس ماہ روکوں
 کہ یارب حسن میں ہے آج یو یک
 توں اس چند رکوں رکھ گھٹنے ستی دور

سنا تھا چھانوں دو عالم کے اپراں
 مسلم اس پہ تھا تبلیغ و تکمیل
 فلک کوں جگ میں نشی تھی بلندی
 ہوا تھا سور مننے جگ پہ مشہور
 خوشی کا مئے چڑیاں ایسے میں خوب
 بہوت کچھ عیش و عشرت کا کرمی ہو پ
 سٹی دیک خوب ساعت پیش خانہ
 نخل اسماں کے ڈیرے کوں کیتے
 کتے ابریشمی اس کوں طنا باں
 گیا پروا بدل کا نس تلے لچھپ
 جنایک جیوں پھرے فانوس میں یوں
 دسیا سب کوں نو ایک آسماں ہو
 چلی سیارہ دل لے ماہن خواہاں
 لطافت کے گلگن کے سور کا نور
 دیوار روشن کرے فانوس میں جوں
 دسے یوں چاند کے چو گردنارے
 اچائے تھے زباں کوں یوں دعا سوں
 بلایاں سوں توں عالم کے نگہ رکھ
 نکوم کرتوں اس کے حسن کا نور

(۱) اوچا (۱) سٹی تھی (۲) تخت (۳) جلت طالع کوں (۴) دن تھا بہت خوب (۵) خوشی کا سرچھیابے اوں کوں
 نے خوب (۶) خوشی کی سرچھیابے جو آکے منے خوب (۷) چوپ (۸) منڈپ یک ما کو آگے (۹) چو پھیر (۱۰) اسگے (۱۱)
 منڈپ میں اس گلگن پھرتا (۱۲) خیال (۱۳) جلس (۱۴) میں (۱۵) دسے (۱۶) سٹی سواں چو ڈھل منے اوں
 (۱۷) خدایا (۱۸) یو آج ہے (۱۹) پشاہ میں یوں اوں کی اس (۲۰) دور (۲۱) کہ تیوں
 چند کے تیں

زیادہ کر جلا اس کے رتن سا
اسے توں ہانس کر اس کے گلے کا
کر اس کا فرسش چرخ اطلسی توں
چلی سوشہ پری پریاں کی اوتار
کھڑا ہے صابراں کے ناہنگ گاڑ
بزرگی میں ہے جیوں اقبال منداں
سُرج کوں تکیہ گر تھا پیٹ اس کا
بدل اس گود میں جیوں فضل کھیلیں
پریاں کی بات کا نا کج الم تھا
ڈھیکارا تھا اس انگے کوہ الوند
اسی نے ہو کے تھا گلزار دامن
ہے اپنے مرتبے کے سار عالی
اڑی اس پاڑ پر ووشہ پری ہو
نوا چنڈار نوے اسمان کا ہے
نظر کر دیکھتی ہے تو دو رو
برہمنی ٹھار کر جس ٹھار رہی تھی
کری لوگاں کے دھریوں اپنے اظہار
ہریک کئی، کیا اچھے کا بیگٹ بولو
کلنگ کئے ہے صبح کے نور کا ٹھار
کلنگ بولے "اندر کا گھرا اچھے گا"

کھلا اگلا کر اس چندر بدن کا
جو حلقہ کھن پہ دستا سو کھٹے کا
کر اس کے ہات کا درپن شیشے کوں
تماشے دیکھتی تازے ہریک ٹھار
پڑیا یک بارگی یک دشت تل پاڑ
بلندی میں ہے جیوں ہمت بلنداں
عش کے دھیر تھا رخ نیٹ اس کا
ملک جیوں کو دکیاں اس سر ٹھلیں
نہ اس کوں باؤ کے حملے سوں غم تھا
ہوئے دشت اس کے پگ نلک نہ سکت
تھے پیدا عاشقاں کے اس میں لکھن
تو دیکھی پاڑ و و عشرت اتالی
پڑی اسمان بر اس مشتری ہو
بلندی پر اسے ہر کوئی دیک کے
خوشی سوں سیر کر پھرتی ہریک سو
دسیا و محل جاں و و نار بھی تھی
اچھا اس گیا سو یک و و ٹھار
صفا جو دور تے دستا ہے سو
کلنگ بولے "اچھے گا سور کا ٹھار
کلنگ بولے "چندر کا گھرا اچھے گا"

(۱) کلادو، (۲) بدن راج، (۳) بین پریکا راج، (۴) ہ، (۵) یکدست دی، (۶) شیشے کو دکاں اوس گڑھیلیں دی، (۷) باؤ کے
جیوں دی، (۸) نار دی، (۹) لکھن دی، (۱۰) جاسن راج، (۱۱) اس کے تیں دی، (۱۲) مصرعے مقدم موخر دی، (۱۳) اوس، (۱۴) دیکھاں
ہریک کے دی، (۱۵) چنڈی دی، (۱۶) ہ، (۱۷) جوں دی، (۱۸) برائی دی، (۱۹) سو کو اوس، (۲۰) دی، (۲۱) یک بولے نلک کا گھرا اچھا کا
کلنگ بولے بہشت کا در اچھے گا زائر مشرق

کنگ بولے "کنگستانِ ارم ہے" کنگ بولے "ارم کہنا ستم ہے"
 کنگ بولے "اچھے گامیت معمور" کنگ بولے "اچھے گانیں تو کہہ طور"
 کنگ بولے "اے بیت المقدس" کنگ بولے "دوہی کچہ ہے، کروں"
 بڑیاں سوں تہوڑھیاں سوں دکوسی دھا شخص خوب نہیں ہوئی دیک کر بات
 کہی یوں دید باناں کوں بلا کر 'دیکھو وو دور تھے دستا سو جا کر
 کہ "دو کیا شمار ہے وو کون جا ہے؟ وو ادنچا پاڑ بے کئی یا چھجا ہے؟
 وہ ہے واں کون' واں کا حال کیا ہے؟ ز تے سو لوگ کا داں چاں کیا ہے؟
 نتابی سوں خبر اس ٹھار کا لیا و' صبا ہو باس اس گلزار کا لیا و'
 گئے سو دیکھنے کوں لوگ' یکسہ خبر یوں لیا ہے یاں واں دیک پھر کر
 کہ بے یک عرش ایسا محل عالی نہیں اس ٹھار کئی، دستا ہے خالی
 ز اس کے کئی بھتیر مور بھار آدم نہیں تصویر بن اس ٹھار آدم
 ولین دیکھتے ہن تو بھجا کر و سی واں نیک عورت تخت اوپر
 نہ جانے آدمی ہے یا پری ہے نہ جانے یا سرگ کی اچھرنی ہے
 ستار اکیا لگن پر تے جھڑیا ہے ویا اینر تے ٹٹ چندر پڑیا ہے
 نہ جانے کون ہے ایسی تو ہے وو دو ایسی دھات سوں' یہی تو ہے وو

ملی آکر سمن بر سوں حقیقت سب سنی اس کا

وو سنتے دی دلا سا اوس نے اپنے تیں مہربانی

سنی جو وو پری اس حور کی بات سنی وو ماہ جیوں اس سور کی بات
 سو رغبت دیکھنے لوں اس کری دیں چلی واں تے وہاں وو گن بھری دیں
 ملی اس پھول سوں جب آکر کلی وو ملی تس خوب سوں آکر بھلی وو
 دیکھت خوشحال ہوا کیس کے موں ایک لگے احوال پوچھن نیک سوں نیک

۱۱. مگر یہ مہاجم جہد، ۱۲، یا (۱۲) ص ۱۲، ۱۳، عرض گیایاں (۱۴)، دو کیا ٹھار ہے ہے میں کون ہی، (۱۵) ہرن کی دھات جاؤ +
 نھارے کے کھتے بگ لیاؤ، (۱۶) یک جاواں خبر یوں لگئی لیاے دیکھ یاں واں (۱۷) کوں کوئی پھرتا، (۱۸) عالمی دہلی اچھری دھا
 ۱۱، مگر انہرے پنڈٹ دی' اوپر تے جاں کیا، ۱۲، دھا جیوں اس نصرت، ۱۳، جیوں دوہری اس حور، ۱۴، دیکھے وو' ہوںے خوش حال کیے
 مں کو یک دیک دھا، پوچھے کوں کیس رو کیا، ۱۵

کبھی دوشتہ پری اس حور سوں یوں
 اول توں بول بارے کون ہے آپ؟
 کئی کنولی ہے تو کس کے چمن کی؟
 بکنے بے رحم بانڈیا تچ پلو آگ؟
 کیا بھیسے راتجے کس کا پرت چھہر
 تچے کس بن لگی یہ آہ و زاری؟
 منجے لگتی ہے تو بھو تچ دکھاری
 سینے کون دم سوں کوندئی کی سوکراہ
 اٹھارے نین کے دکھیہ سوں بھسای
 کبھی.. نو درد کا طومار میسرا
 نہ سے سے بھگت کے غم کا یونامہ
 مرا ہے باپ، کہ، ہور درد مانی
 انگلیں جس کتے میرا چمن ہے
 کسی بے رحم ہور نامہ رباں کوں
 نہ منجہ میں ہور بختاں میں ہے یاری
 نہ منجہ میں ہور فلک میں ہر مدارا
 نہ میسرا لال کا منجہ کوں خبر ہے
 جو کچ کے بھی نصیباں کوں کتا ہے
 کنگ بار اس روش سوں بھوت ڈنڈ
 طینی سوں ہزاراں کھول کر لب
 سچ اس برہ بھوتی ہے گھر گئی

۱۱۔ تو ہے وہی، ۱۲۔ تے کس بانڈیا باگ سولہ، ۱۳۔ دیا کتہ تیرے سر رتیاگ سولہ، ۱۴۔ پلو تو کتہ بانڈیا باگ سولہ دیا کتہ (۱۵)

۱۶۔ چھڑ، ۱۷۔ پیر بھار دوی، ۱۸۔ توں، ۱۹۔ بڑی، ۲۰۔ کوندن کی، ۲۱۔ اٹھارہ بچوں کی لے، ۲۲۔ ۱۰، ۲۳۔

۲۴۔ کتہ کتہ کتہ، ۲۵۔ کتہ کتہ کتہ، ۲۶۔ کتہ کتہ کتہ، ۲۷۔ کتہ کتہ کتہ، ۲۸۔ کتہ کتہ کتہ، ۲۹۔ کتہ کتہ کتہ، ۳۰۔ کتہ کتہ کتہ، ۳۱۔ کتہ کتہ کتہ، ۳۲۔ کتہ کتہ کتہ، ۳۳۔ کتہ کتہ کتہ، ۳۴۔ کتہ کتہ کتہ، ۳۵۔ کتہ کتہ کتہ، ۳۶۔ کتہ کتہ کتہ، ۳۷۔ کتہ کتہ کتہ، ۳۸۔ کتہ کتہ کتہ، ۳۹۔ کتہ کتہ کتہ، ۴۰۔ کتہ کتہ کتہ، ۴۱۔ کتہ کتہ کتہ، ۴۲۔ کتہ کتہ کتہ، ۴۳۔ کتہ کتہ کتہ، ۴۴۔ کتہ کتہ کتہ، ۴۵۔ کتہ کتہ کتہ، ۴۶۔ کتہ کتہ کتہ، ۴۷۔ کتہ کتہ کتہ، ۴۸۔ کتہ کتہ کتہ، ۴۹۔ کتہ کتہ کتہ، ۵۰۔ کتہ کتہ کتہ، ۵۱۔ کتہ کتہ کتہ، ۵۲۔ کتہ کتہ کتہ، ۵۳۔ کتہ کتہ کتہ، ۵۴۔ کتہ کتہ کتہ، ۵۵۔ کتہ کتہ کتہ، ۵۶۔ کتہ کتہ کتہ، ۵۷۔ کتہ کتہ کتہ، ۵۸۔ کتہ کتہ کتہ، ۵۹۔ کتہ کتہ کتہ، ۶۰۔ کتہ کتہ کتہ، ۶۱۔ کتہ کتہ کتہ، ۶۲۔ کتہ کتہ کتہ، ۶۳۔ کتہ کتہ کتہ، ۶۴۔ کتہ کتہ کتہ، ۶۵۔ کتہ کتہ کتہ، ۶۶۔ کتہ کتہ کتہ، ۶۷۔ کتہ کتہ کتہ، ۶۸۔ کتہ کتہ کتہ، ۶۹۔ کتہ کتہ کتہ، ۷۰۔ کتہ کتہ کتہ، ۷۱۔ کتہ کتہ کتہ، ۷۲۔ کتہ کتہ کتہ، ۷۳۔ کتہ کتہ کتہ، ۷۴۔ کتہ کتہ کتہ، ۷۵۔ کتہ کتہ کتہ، ۷۶۔ کتہ کتہ کتہ، ۷۷۔ کتہ کتہ کتہ، ۷۸۔ کتہ کتہ کتہ، ۷۹۔ کتہ کتہ کتہ، ۸۰۔ کتہ کتہ کتہ، ۸۱۔ کتہ کتہ کتہ، ۸۲۔ کتہ کتہ کتہ، ۸۳۔ کتہ کتہ کتہ، ۸۴۔ کتہ کتہ کتہ، ۸۵۔ کتہ کتہ کتہ، ۸۶۔ کتہ کتہ کتہ، ۸۷۔ کتہ کتہ کتہ، ۸۸۔ کتہ کتہ کتہ، ۸۹۔ کتہ کتہ کتہ، ۹۰۔ کتہ کتہ کتہ، ۹۱۔ کتہ کتہ کتہ، ۹۲۔ کتہ کتہ کتہ، ۹۳۔ کتہ کتہ کتہ، ۹۴۔ کتہ کتہ کتہ، ۹۵۔ کتہ کتہ کتہ، ۹۶۔ کتہ کتہ کتہ، ۹۷۔ کتہ کتہ کتہ، ۹۸۔ کتہ کتہ کتہ، ۹۹۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۰۰۔ کتہ کتہ کتہ

۱۰۱۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۰۲۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۰۳۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۰۴۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۰۵۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۰۶۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۰۷۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۰۸۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۰۹۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۱۰۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۱۱۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۱۲۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۱۳۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۱۴۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۱۵۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۱۶۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۱۷۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۱۸۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۱۹۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۲۰۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۲۱۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۲۲۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۲۳۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۲۴۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۲۵۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۲۶۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۲۷۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۲۸۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۲۹۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۳۰۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۳۱۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۳۲۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۳۳۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۳۴۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۳۵۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۳۶۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۳۷۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۳۸۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۳۹۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۴۰۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۴۱۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۴۲۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۴۳۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۴۴۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۴۵۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۴۶۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۴۷۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۴۸۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۴۹۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۵۰۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۵۱۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۵۲۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۵۳۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۵۴۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۵۵۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۵۶۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۵۷۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۵۸۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۵۹۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۶۰۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۶۱۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۶۲۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۶۳۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۶۴۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۶۵۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۶۶۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۶۷۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۶۸۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۶۹۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۷۰۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۷۱۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۷۲۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۷۳۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۷۴۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۷۵۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۷۶۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۷۷۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۷۸۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۷۹۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۸۰۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۸۱۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۸۲۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۸۳۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۸۴۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۸۵۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۸۶۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۸۷۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۸۸۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۸۹۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۹۰۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۹۱۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۹۲۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۹۳۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۹۴۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۹۵۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۹۶۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۹۷۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۹۸۔ کتہ کتہ کتہ، ۱۹۹۔ کتہ کتہ کتہ، ۲۰۰۔ کتہ کتہ کتہ

سوا ایسے میں کلک آمل کو دایاں
 دارا سادے کہی وو گن بھری وو
 تو غم سٹ دے نکویوں دل فگار اچھ
 خوشی تج آج تے دن دن نوی ہے
 تو آوے گی اگر میسے نگر کوں
 پریاں اول تے میسے حکم میں ہیں
 سچ توں منج ہوا ہے کام تیرا
 سنی یوبات سو دو برینی دھن
 لگیا یوں اس کے جیو ہور دل کوں راجت
 ہوئی خوش حال یوں سب چھوڑ کر منج
 کہی پھر عاجزی سوں اس پری کوں
 منجے اس وقت پر ہو کر سگی بھان
 منجے پھر کر سین سوں اس ملاتوں
 مرے حق ہو تو عیسیٰ ابن مریم
 بہر حال اس سند سوں دونوں کریات
 دو چنپل شہ پری اچپل سند کوں
 بہوت عزت سوں اس کوں ساتے جا
 رھیا یک ٹھار مل کر وہیلیاں
 اتھی یک حور دوجی سو پری تھی

لے پھل نیرا س دونوں کا مکھ دھلایاں
 محبت کے ارم کی شہ پری وو
 خدا کے لطف سوں امید وار اچھ
 نکو ڈرتوں خدا اس پر قوی ہے
 کروں گی کام تیرا ہر ہنر سوں
 دو سنتیاں ہور کرتیاں ہیں جو کچھ کہیں
 طے تیوں میں کروں گی رام تیرا
 لگیا دل کا کھلیا تیوں پھر کو پھسل بن
 یکا یک غیبے جیوں آئی دولت
 کہ جیوں مجلس کے آیا بات میں گنج
 مروت کے سرگ کی اچھ سری کوں
 ملا کر پیوسوں منج دے تو جیو دان
 کہ منج نر جیو کوں پھر کر جلا توں
 توں میسے زخم کوں دل کے ہو مریم
 اٹھے ٹیکس کے یکے بات میں بات
 چلی لے کر سنگت اپنے نگر کوں
 رکھی اس یک محل میں اپنے دے جا
 رھیاں گل جوڑ ہو دو وہیلیاں
 وویک زبرہ تھی دوجی مشتری تھی

۱۰۱۔ مہاراجہ کے مقدمہ میں (۱) ۱۲۱، دو رقم سٹ (۱) ۱۳۱، سر (۱) ۱۴۱، تیج (۱) ۱۵۱، لیاں (۱) ۱۶۱، جو کوں میں (۱) ۱۷۱، دست سوں میں (۱) ۱۸۱، پرا تیرا (۱) ۱۹۱، تیوں میں (۱) ۲۰۱، کام تیرا (۱) ۲۱۱، سچ توں منج (۱) ۲۲۱، دے منج (۱) ۲۳۱، عیسیٰ مریم (۱) ۲۴۱، جیوں میں (۱) ۲۵۱، اپنے سات (۱) ۲۶۱، محل میں (۱) ۲۷۱، اس رکھی دے (۱) ۲۸۱، حور سوں اپنے پاس دے (۱) ۲۹۱، ایک دل ہور (۱) ۳۰۱، نزار (۱) ۳۱۱

ہوا آپس میں اپنے یک جہیوں کے دل رختیاں تھیاں کھیلیاں نہتیاں دونوں

لکھائی ملک آرانے پریاں کے شاں کوں نامہ

سواں مجبوس ناحق کو چھڑا دے، کرمہرانی

اگرچہ ظاہر او برصنی نار
وے باطن میں کچھ آرام نہیں تھا
دھنواں دل جل کو جس تل بھارا آئے
جو مارے جوش جب دو مین کے دیگ
جو جاتا تھا پھکا پڑدک سوں رخ لال
جولب گرمی سوں غم کی سوکھا دے
سمجھنے نادے کر اس دھات تھی دو
سویک دن اس پری کوں دیک کر شاد
کرکب لگ یاں اچھوں اس ل سوں میں
کہہاں لگ میں اچھوں اس دھات رتی
اچھوں میں کو تنک روتی بلکتی
کتا میں عشق کوں دل میں رکھوں داب
یوں کر بات اس کوں نہر آکر
پریاں کے شاہ کوں لکھ ایک نامہ
کر یک کوی شاہزادہ اس طرف کا
اتا چیتے اور جاکر پڑیا ہے
تقص کر کے اس بھیجو تو اس ٹھار
دبیر اس دھات کی لے کر زبانی

تھی نہتھی کھلتی اس سوں مل یک ٹھار
تپے بن روے دو جا کام نہیں تھا
ترت بارے سوں دم کے اس اڑاے
کرے پلکھاں کوں سر پوٹن اسل پر بیگ
اکرے لال کر دکھلائی در حال
سولب کوں جیب کا تھر نوک انپڑاے
ہو کر جیوں چھاؤں اس کے سات تھی ڈ
دلانی بات اپنے درد کی یاد
بچھڑ کر اپنے دل کے لال سوں میں
انجو انکھیاں کے انکھیاں میں جڑوتی
اچھو دکھ کے سینے پر تک سوں لکھتی
تری زلفاں کی سوں، میں منچیں کچہ تاب
کہی ہنسی کے تیں اپنے بلا کر
ترت کر رشک سوں تر بیگ خامہ
ہیں خالیاں منے عز و شرف کا
پریاں کے بند میں دو سپنٹریا ہے
محبت کا ہوے گا تازہ گلزار
گیا کافور پر عنبر فانی

۱۰ ہے (۱۰، ۲۱، ۲۲، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

۱۱ ہے (۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

۱۲ ہے (۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

طبیعت سوں لکھا تفسیر تازہ
 نچھل صفحے پر سطران دسے یوں
 دکھایا کر عجب سب کار باراں
 کیا سوختم وگونا مے کوں دانا
 پریاں کے شاہ کوں انیڑا سو فرمان
 دیا فرمان کوں حاجب سوں مل مان
 چھڑا کر ملک آرا کے شہر کوں بھیج دے شہ نے
 دریا سنگات پریاں کوں، کرو ہر جا نگہبانی

دیکھا اپنا اس میں ہے کہ سو دسارا
 کیا لوگاں کوں اپنے حکم دور راج
 ڈوبے کیس ملک آرا کا قرابت
 کز اعاشق ہے کیس اس کی بھان کا دو
 دو لوگاں جو اشارت شاہ سوں پلئے
 نظر شہزادے پر شہ کی پڑی سو
 یو تنگلا ہور یو صورت عجب ہے
 یو اچھا شکل ہور نیکاشمائل
 یونا در حسن ہور یو قدرتی نور
 ہوا معلوم عالم یک طرف ہے
 بہت تعظیم سوں اس کوں بلا یا
 ملک زاوے کرا نزدیک تے مول
 رہی ہے زرد ہو کر رخ کی لالی
 رہے ہیں ہوا دھر خشک و نین تر

سنیا نامے کرا مقصود سارا
 کہ پیدا ہر سند اس کوں کرو آج
 بہوت دھرتی ہے کیس اس پر محبت
 کنول ہے کیس کتے اس بھان کا دو
 سمن کے اس جزیرے سوں اچا لیا ہے
 لیکھا کہنے کوں یوں حیران ہو دو
 جو کچھ اچھنا سو خوبی اس میں سب ہے
 پریاں ہونا نہ کیوں دیکھ اس پوایل
 بھلے تو کیا عجب تس، دیک کر حور
 سہاوے میں یو آدم یک طرف ہے
 محبت سوں بلا کر بیسلا یا
 شہنشاہ دیکھتا ہے تو کرم سوں
 رنگارنگ عشق کی دستی ہے چالی
 محبت سوں لیا ہے جسر ہور ہر

۱۱۱ روایت سوں کیا تقریر زیادہ ہے (۱۲) سوں (۱۳) ہسارال (۱۴) نامے کوں (۱۵) یسانے (۱۶) مصرعے مقدم

مؤخر (۱۷) کرا (۱۸) ووبے گا (۱۹) سوں (۲۰) (۲۱) ووبے (۲۲) نکتہ وج (۲۳) جیوں اشارت شاہ کا دو (۲۴) عجب فتح مکمل (۲۵) (۲۶)

ہوں، نیہ کا دو (۲۷) دیکھ کیوں نہ ہوں (۲۸) (۲۹) ملک کیا وہاں دیکھنے سوں

خبر سوں جگ کی تیس کوں بے خبر بوج
توں ہے کس حور کی خاطر پریشاں؟
توں رنج پایا ہے کس تے سر بسر لول
رہی سو کوں ہے دونار سندر
دیتی ہے تلخ اپنے جسم کا جام
پر ت کی کون یوں بستی میں پاڑی؟
لیکا آسب تچ کوں کس پری کا؟
دیکڑ رخسار کوں گلزار کے آب
چمن تازہ اچھو تچ شاہ کا جم
نہ آسی بات سوں کس کے اوگھڑ کر
کہوں کیا زہر برہا ہے کا چٹیا سو
ہوا ہے نس تے کالا دیس میرا
محبت کا پٹریا ہے بند میں شکل
لے کر گئی ہے دوہیرے دل نئے آرام
پتہ چنیل، موبن مورت، چھبیلی
ہوں اس کی زلف کے نمنے پریشاں
ہے اس کے تل سوں میرا روز ہم رنگ
نہیری اختیار ہی ہے مرے ہات
توں بس دن کا ہے کول اس حات روتا
میں اپنے جیو کا پروا نہ کرتا۔

بڑا کئی اس کوں عاشق ہے گل بوج
کیا لے عشق کی جنت کے رضواں
توں اپنا رنج منج دھر کھول کر بول
یکیلایوں نیچے برہے میں سٹ کر
کینے یوزلف کا تہ گل میں بھا دام
تہجے کرنے دیوانا ہو کو آڑی
پر ت اپنہ یا ہے تچ کس چھنڈھری کا
پر ت کے جوش کوں دل میں نہ سک دا
کیا دو پھر کو یوں لے شاہ عالم
مرے دل کا ہے رکھ یوں جو پکڑ کر
پر ت کا ناگ کیا کوں منج لڑیا سو
ہوا ہر دیس منج پر، دیس میرا
ڈبیا ہے عشق کے سم دور میں دل
سن بریک کتے سو ہے دلا رام
کہہ رہے کی نہ جانوں دو سہیلی
نین کے ناداس کے نت ہوں حیراں
دہن نمنے ہے اس کے دل مرانگ
کروں کیا میں ہو صد بہات بہات
اگر کچ اختیار اس تھار ہوتا
اپس اس شمع پر پروا نہ کرتا

(۱) نارودو (۲) توپیا رنج کس تے ہی (۳) بول ہی (۴) دیوانا رنج کوں کرتی (۵) چھانڈھے (۶) شراب رنج (۷) (۸)

دو کر رخسار کے گلزار کوں آپ (۹) دسے کردی (۱۰) اوس کوں کالے جم (۱۱) سبزہ (۱۲) حکم (۱۳) دوکھ کا ہے نگھ یوں جیو پکڑ کر (۱۴) کر

ہے میں ہر اسب حال اترو (۱۵) نہ اپنی بات کی کس کے اوپر کردی (۱۶) اوٹھ (۱۷) میں (۱۸) رنج کوں لڑیا سو (۱۹) چھوڑی

(۲۰) رات کے سوئی (۲۱) (۲۲) گیس صحت (۲۳) (۲۴) پروا ہوں ہی (۲۵) نہ دے رنگ (۲۶) کس میں کیل ہے (۲۷) (۲۸) (۲۹)

کیا دو شاہ شہزادے سوں پھریوں
 نکو خمول اچریوں اے بھمانی
 سناؤک سوں نکو لے پھوڑا پنا
 نکویوں گھا برا ہو لے گیسانی
 کہ دوتیری پرگت کی تہیم پیاری
 پڑی سوکان میں یو بات اس کے
 تھیسر کا دریا آیا ابل کر
 کیا یا رب دو طالع کاں ہیں منج کوں
 مرے دو بخت کاں ہیں جو پھر اس پانوں
 مرے بختاں کانیں منج کو پتیارا
 دلا سے سوں دل اس کا شہر ہوت رنگ
 مبادا ہوئے کر بھی اس اُپر گھسات
 چلیاں دو واں تے راتے رات لے کر
 دیسیوں مل پریاں کے سات دو جاں

جب آیا زب و زینت سوں محل میں ملک آرا کے
 دیکھ اس کی شکل و صورت کوں خوشی یکے دل منے آنی

بہر حال اس روش کے زب و فرسوں
 اتھا اس شہر کے نزدیک یک باغ
 جو چل کر آئے تھے سو باٹ سارے
 خوشی کی سن خبر و ملک آرا

جو اپنے بڑے ملک آرا کے نگر کوں
 ارم کے دل یون تھا اس باغ سوں داغ
 اترواں ماندگی ساری آتا رے
 سنگار اپنا سراسر شہر سارا

(۱) وہیں (۱) ۲۱، لے ہو کوں عم سوں (۱) ۲۱، ہو گھا برا تو جان جانی (۳) پریم کی پریم پیاری (۱) ۲۱، نکل
 ۲۱، نصیبیاں کاں ہے اوجو کو (۱) ۲۱، یوں او (۱) ۲۱، جو اچریوں کہ جاتے ہیں (۱) ۲۱، قامت (۱) ۲۱، کر

بلا لانے مبارک اس ہما کوں
 رہیسا تھا شاہزادہ ٹھہرا کر جاں
 نظر اس کی پڑا جوں شاہزادہ
 اوب سوں ہو اگے تسلیم کیتا
 نوازش سوں پریاں کو کچھ کو کھورا
 بہت حرمت سوں شاہزادے کوں گجا
 دو عاشق عشق کا ناموس سک سوز
 چنچل بی دیک اس اسیں دکھانے
 سنے چلتے تھے دن کوں ہو کو آوا
 ز سخی دونوں میں کچ ذرا صبوری
 پرت کی آکو دونو کو ا لالی
 لگیا ہے یار کوں جس یار کا دھیان
 کہاں دل کوں اچھے گا اس کے راحت
 ہو او دھنٹے دکھ اول نے دھوڑا
 لگی ہو سگی جسے جس سات یاری
 خوشی سوں کیوں ووسوے ہو جاگے
 پریشاں جس کرے یوں عشق پھر پھر

بجایا ملک آرانے خدا کا شکر یک دل تے

بھلی ساعت منے آکر طے ووعاشق جانی

بیجا یک جوں سعادوت کا دن آیا
 نشانیوں سعادت کی سات لایا
 ہوا سورج کے نمنے جگ نورانا
 سیٹیا پھر طرح تازہ لیا زمانا

۱۰ بڑے فوغے سوں آیا (دو، ۲)، بڑے غل سے (۱۵)، عشق (۱۶)، پھیراے (دو) بھولائے (۱۷)، (۱۸)، عزت (۱۹)، لے

(۲۰)، عزت (۲۱)، (۲۲)، (۲۳)، (۲۴)، (۲۵)، (۲۶)، (۲۷)، (۲۸)، (۲۹)، (۳۰)، (۳۱)، (۳۲)، (۳۳)، (۳۴)، (۳۵)، (۳۶)، (۳۷)، (۳۸)، (۳۹)، (۴۰)، (۴۱)، (۴۲)، (۴۳)، (۴۴)، (۴۵)، (۴۶)، (۴۷)، (۴۸)، (۴۹)، (۵۰)، (۵۱)، (۵۲)، (۵۳)، (۵۴)، (۵۵)، (۵۶)، (۵۷)، (۵۸)، (۵۹)، (۶۰)، (۶۱)، (۶۲)، (۶۳)، (۶۴)، (۶۵)، (۶۶)، (۶۷)، (۶۸)، (۶۹)، (۷۰)، (۷۱)، (۷۲)، (۷۳)، (۷۴)، (۷۵)، (۷۶)، (۷۷)، (۷۸)، (۷۹)، (۸۰)، (۸۱)، (۸۲)، (۸۳)، (۸۴)، (۸۵)، (۸۶)، (۸۷)، (۸۸)، (۸۹)، (۹۰)، (۹۱)، (۹۲)، (۹۳)، (۹۴)، (۹۵)، (۹۶)، (۹۷)، (۹۸)، (۹۹)، (۱۰۰)

اس کے (۱۰)، (۱۱)، (۱۲)، (۱۳)، (۱۴)، (۱۵)، (۱۶)، (۱۷)، (۱۸)، (۱۹)، (۲۰)، (۲۱)، (۲۲)، (۲۳)، (۲۴)، (۲۵)، (۲۶)، (۲۷)، (۲۸)، (۲۹)، (۳۰)، (۳۱)، (۳۲)، (۳۳)، (۳۴)، (۳۵)، (۳۶)، (۳۷)، (۳۸)، (۳۹)، (۴۰)، (۴۱)، (۴۲)، (۴۳)، (۴۴)، (۴۵)، (۴۶)، (۴۷)، (۴۸)، (۴۹)، (۵۰)، (۵۱)، (۵۲)، (۵۳)، (۵۴)، (۵۵)، (۵۶)، (۵۷)، (۵۸)، (۵۹)، (۶۰)، (۶۱)، (۶۲)، (۶۳)، (۶۴)، (۶۵)، (۶۶)، (۶۷)، (۶۸)، (۶۹)، (۷۰)، (۷۱)، (۷۲)، (۷۳)، (۷۴)، (۷۵)، (۷۶)، (۷۷)، (۷۸)، (۷۹)، (۸۰)، (۸۱)، (۸۲)، (۸۳)، (۸۴)، (۸۵)، (۸۶)، (۸۷)، (۸۸)، (۸۹)، (۹۰)، (۹۱)، (۹۲)، (۹۳)، (۹۴)، (۹۵)، (۹۶)، (۹۷)، (۹۸)، (۹۹)، (۱۰۰)

دوامرت گن کی پراپکار موبن
 منگی کرنے کوں جو یو بات ظاہر
 دورخ زرحل کرے سوزیک کاغذ
 شہانے مرتبے سول درن کربات
 بحد اللہ کہ جگ بے آج تازا
 جہد دیکھے ادھر توبی کی صف ہے
 تمارے ہو گئے تھے نور دیدے
 دغاگو میں حقیقی ہوں تماری
 جو کچھ کرنے کی اتھی تدبیر کیتی
 اگر فرمائے تو بھیجوں گی اس ٹھار
 حقیقت یک تمام اول سول آخر
 جھکتا ہے سرج کا تاج جو لگ
 محبت کے بیاں لکھ اس سندسوں
 گیا جوں اس شہاں کے دھیر قاصد
 وونائے لے کر اس کن تے اپس بات
 ہوئے اس دھات من دو بات محفوظ
 اس سوں یوں ہوئے خوش اپنے من میں
 کری سو دیکھ کر ا پکار بھوتیج

کلک دن رکھ کو دونوں کوں اپس کن
 کہ جیوں عالم پو ہے دن رات ظاہر
 لیکر رنگیں خطائی نیک کاغذ
 لکھی ماں باپ کوں دونوں کوں سہا
 زمانہ پھر کیا ہے ساز تازا
 جہاں میں عیش و عشرت ہر طرف ہے
 پڑے تھے جو تمن تے دور دیدے
 کنواریاں میں نغنی ہوں یک کنواری
 ملانے کوں نہیں تقصیر کیتی
 دیکھو بارے کیس کا نیک دیرار
 دعاسوں ختم کر اس دھات سول پھر
 اچھو ہوتے تمن گھر کاج تو لگ
 روانا وہیں کری مصر و عجم کوں
 دونوں شہاں اپس کا پانفاصد
 ہوئے خوشحال اس کو دیکھ اس دھات
 کہی نا جائے ویسی دھات محفوظ
 سماتن نہ تھا اس پیر بہن میں
 ہو ملک آرا کے منت وار بھوتیج

جواب نامہ شاہاں کا جو انپٹریا ملک آرا کوں
 اسی عنوان تے دونوں کوں کری شہراں کو بھورانی

(۱) جیوں (۱) میں (۱) ایک (۱) سار (۱) ۵۵ ادھر (۱) جو کے (۱) ہونے سے ہو جیوں (۱) ۵۰، دغاگو
 ہوں حقیقی میں (۱) ۹۰، ان گون نہیں (۱) اگر فرمائیں تو (۱) اس سند پیر (۱) جو ہوتا ہے کنول کا کاج تو لگ (۱) گلن کا کان
 (۱) اچھو ہونا تمن گھری (۱) رقم (۱) ۱۱، وودونوتہ سو پاس کا راج، او دونوتہ
 (۱) ۱۵، نار (۱) ۱۱، بھلے خوش ہو کواج، ۱۱، بین اتھان (۱)

محبت کوں اپس کے دل میں دے راہ
 کہ جو نگہ چرخ کے محبوب کے ہاتھ
 سہانا بکشاں کا ہار بنو لگ
 ثریا کا ہے جو نگہ موے بندے
 فلک کا تخت ہے لگ آنسو سی
 گلن کی سیج پر کر پھول نارے
 اچھو تو لگ نئے عصمت ہمیشہ
 نوازش نامہ بھیجی سو کرم سوں
 سعادت کی گھڑی میں انپڑ پاؤ
 بڑیا سوں میں تن و وعیش کا نور
 سیاہی ہو ر سفیدی اس کی تھی یوں
 دے یوں لفظ میں معنی ہونہاں
 محبت کے اہلال کا دوسم دور
 تن سوں دو ہے اب امید واری
 مدد شہزادے کوں دے کہ رب دل
 کرو اس ملک پر اس کوں روانا
 ڈیا یا تھا جو ورنے غفلت اس کوں
 کریں گے^{۱۴} یو تو نیسکی ہے تماری
 رہے خوبی سستی توں جگ میں مشہور
 شہاں نامے کوں پھر بھیجے لگ اس دھات^{۱۵}
 وونا مہ جوڑ کے انپڑیا اس بری کوں
 لکھے یوں اس کوں پھر کر وودو نو شاہ
 بے اہل اچھے شفق مندی کری سات
 گلے کے ہار کا سنگار ہے لگ
 ہے تارے جو تنگ قوس و قزح کے
 نوے چندر کی ہے لگ نو عروسی
 جدھاں لگ رات کی ماں پیارے
 خدا تیری رکھے عفت ہمیشہ
 سرا سر لگ محبت کے قلم سوں
 یک یک بازو ہوئے شادی سوں دو دو
 ہوا اند کار غم کا دل تے سب دور
 سہا دے میں پنہا چاند بے تیوں
 کہ جوں ظلمات میں بے آب حیواں
 خوشی کے تھا جواہر سات بھر پور
 مجاں پر محبت دھر کو بھاری
 دے کر سنگات لشکر کا آسے بل
 جو شہ واں کار ہیا تھا ہو دوانا
 جو مار یا تھا جسے بے نسبت اس کوں
 ابد ہے لگ رہے گی یاد گاری
 رہو نیکی سوں جو لگ چاند ہے سور
 بھی کیتے دھات کے تحفے دے سنگات
 اتم اس پاک دامن گن بھری کوں

۱۴، سوں ۱۰، (۱۲) جیوں ۱۰، (۱۳) کار واری، (۱۴) دھات، (۱۵) فلک، (۱۶) ہات، (۱۷) ہے، (۱۸) ہنس، (۱۹)

(۲۰) تیراں کے حوت، (۲۱) سو، (۲۲) یہ شہزادے، (۲۳) سفیدی ہو رہا، (۲۴) اب ہے، (۲۵) تو جیوں

(۲۶) ہے لگ اس کا، (۲۷) جو نامہ، (۲۸) چھوڑ تو لگی تماری، (۲۹) یہ شہزادے، (۳۰) کراس دھات، (۳۱) دے سات، (۳۲)

اسی دھاتوں دے کہ سنگت لشکر
 ٹرے یک بانے ہوئے ہمد شور و شرسوں
 بہر حال اس نگر کوں آپ میں انپڑے
 ذریعہ مل اطاعت آکرے سب
 مقرر کر اس اوپر پادشاہی
 خوشی کے طبل سب جاگے بجائے
 لگا خوش بوی بانٹے عیش کے پان
 عدالت کا رکھ اپنے سب پرتاج
 یونقصہ شاہ کے دھربول زاہد
 بہوت کچ شاہ سوں پایا نوازش
 ہوئے جس دھات سوں و وغم تے آزاد
 منجے دو جگ میں دے توں آبروی

کری اس کوں روانا اس ملک پر
 جو نکلے ملک آرا کے نگر سوں
 وہاں کے لوگ سن کر سامنے آئے
 ادب سوں یک یک بھجیں دھے سب
 پھرے ملک میں اس کی دہائی
 خوشی کا سب کوں آواز سنائے
 لکھے چاروں طرف شادی کے فران
 فراغت سوں سدا کرتا رہیا راج
 یو موتیاں اُن بندے سب دل نلاد
 کیا مل دین و دنیا سوں و وسازش
 خدا سب کا کرو اس دھات دل شاد
 بجال من نکوئی کن نکوئی

الہی گھن پو زہرا کا جدھا لگ نور ہرتب لگ

اچھو پو پھول سب بن میں شگفتہ ہو خندان

درد اول بی پر بھیج کر میں
 سچا پن سو بی پر بے مسلم
 جو گئی صنعت سمجھا بے سو گیانی
 وہی سبجے سچ بے جس کوں کچ بات
 ہر کوئی نہیں دکھائے سود کھایا
 ہر ایک مھرے اوپر ہو کر بید خوب
 بندھا ہر حرف میں یوں میں قریبہ

مرتب اس حکایت کو کیا میں
 نیاتوں میں کیا واندا علم
 وہی سمجھے مری یونکتہ دانی
 جو میں بانڈیا ہوں یو صنعت سوں بیبا
 صنایع ایک کم چالیس لایا
 رکھا میں قافیہ لامتنہ خوب
 بوجھے سچ بھی یہ صنعت کا نگینہ

۱۔ اس صفت سے مراد یہ ہے کہ وہاں کے لوگ ہی بہ شہرت و نام و سب کی وہ تار و جھڑی ہو گئی، ۲۔ دورانی اور وہاں،

۳۔ خدا داری، ۴۔ انویا چھو، ۵۔ شاپی، ۶۔ شرت سوں راج، ۷۔ اول کر یا دین و دنیا سوں مل کو، ۸۔ پھول بن سب میں

صنعت کیا ہوں شصت و شش عمل کا
 سکت نہیں کس کوں نپڑانے وہاں بات
 چلی سو بات کوں میں نظم کیتا
 اے انشا کے دھاتاں ہو رہا تاں
 وے ہر بیت میرا ایک غزل ہے
 جو کچھ بولے سوزا ہر بے نظمی
 ہزار انا کو شہ نامے، منے دیک
 گہر زیاں اس تے میرا کلک اچھتا
 لے موتیاں خوب میں اس تے پرتا
 مٹھا کا دکھاتا بات میں فن
 بچھایا بے دلی سوں صدر میرا
 کس کس کر دیوں گے ہر کوی مھینا
 ہنر کچھ شعہ کا سما ہے تیوں بول
 وے کیا کام آوے بات خالی
 کر بے شرط کچھ ہونا نصیحت
 نصیحت نہیں تو صنعت اس میں چھنا
 نہیں وہ شعر بے جا بیچ ہے سب
 جو کچھ بولیا سوسب کیا بھولیا
 ہزاراں سو بیچ بتیاں نلکھ کو اچھتا
 طبیعت کوں مری ہے حظ لایم
 گلر میں یک دکھایا ہوں نمونا

دکھایا میں ہنر کسب کوں بلکا
 رکھیا میں شغوی اونچی یو اس نہات
 وے استاد سوں تشبیہ دیتا
 مری نظم میں انشا کے دھاتاں
 غزل کا مرتبہ گرچہ اول ہے
 غزل گز نہیں کہے تو نہیں ہے نہائی
 غزل میں طوس کے استاد کوں نیک
 حضوریاں میں اگر بیخ سلک اچھتا
 فراغت اس تے گر تک بیچ کوں ہوتا
 بڑیاں کے ناد اچھتا تو بڑا پن
 زمانا تا بیچ کر قدر میرا
 ہنر مگی کیا سبب چپ کے یوں لینا
 رتن اپنے صفت کے نت نکوا اول
 اگرچہ شاعری کا فن ہے عالی
 کہے ہیل شعر کوں کر خیر و حکمت
 اول بارے نصیحت اس میں اچھتا
 جو وہ فن اس میں نہیں تو بیچ ہے سب
 اوی تے طبع میرا نہیں قبولیا
 بیچے گر شعر پر رغبت جو اچھتا
 اے انشا پو میرا میل داہم
 بیچ ہر کس کوں میرا طبع ہونا

(۱) سب (۲) اپنا وے (۳) وے (۴) خطری (۵) دو خاطر (۶) نالو (۷) گہر زیاں میں (۸) دکھا آج
 میں بتاں میں بھوت فن (۹) پہا تے (۱۰) نہیں (۱۱) چکے (۱۲) جوری (۱۳) جوری (۱۴) ہنر کے شعرا کوں (۱۵) مرث (۱۶)
 (۱۷) پور (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

نہیں دوکیا کروں فیروز استاد
 اہے صد حیف جو نہیں سید محمود
 نہیں اس وقت پر ووشیخ احمد
 حسن شوقی اگر ہوتا تو الحال
 اچھے تو دیکھتا ملاخیزی
 اچھے گا جس منے ایمان کا بو
 کیا ہوں میں سو پوگت شعر کا ہے
 یو باتاں بولتے تو مست تھا میں
 رکھو معنہ ورنہ کر دل کوں بھاری
 نہ کر ابن نشا ملی خود نمائی
 صفت میں پھول بن کی کر تہسم
 اہے تازا چمن ہیوستہ میرا
 لطافت میں ہر جوں خوباں کی ابرو
 دیا ہے جگ کوں رنق یک طرفتے
 بہوت خون جگر کھا کو کھیلا گل
 کرم سوں حق کے پایا آج راحت

کہ دیتا شاعری کا کچھ مرا داد
 کتے پانی کوں پانی دود کوں دود
 سخن کا دیکھتے بانڈیا سو میں سُد
 ہزاراں بھینجا رحمت بمنجہ اپراں
 یو میں برتیا ہوں سو صاحب کمالی
 نہ ہو سی داستاں سن کر ترش رو
 کتا پتہ جھوٹ سنت شعر کا ہے
 تکلف بات کا مستان اپر نہیں
 قلم کے ہاتھ تھی سب اختیار
 سٹے ہیں یاں ہایاں سب ہمال
 شیہ تازمی غزل کا ایک ترنم
 شگفتہ ہے سدا گلستہ میرا
 ہر یک مصرع جو ہے برجستہ میرا
 ہے یو بازار جو دورستہ میرا
 کلی نمنے جو تھف فن بستہ میرا
 فلک سوں تھا جو خاطرستہ میرا

کرے کیا شکر کئی حق کے کرم کا
 اگر تن پر کے جو ہر نیک ہے رون
 ازل تے تا ابد تا صبر یک چمن
 نہ کرنے تو بی آگ شکر اس کا

نہیں بھٹے سکت یاں کس کے دکھا
 دو ہر یک روں کوں سو سو گر بچے مول
 کرے نول کو عالم شکر نہیں دن
 کرے نا جاسی تو بھی شکر اس کا

۱۱) جو دیتے ہی (۱۲) صدا (۱۳) ہوتے توئی الحال (۱۴) بھینچتے ہی (۱۵) دیکھتے ہی (۱۶) ہاتھ تھی (۱۷) شکر کئی (۱۸) صنعت مولیٰ

بستت (۱۹) چمن (۲۰) ہر نیک ہے رون (۲۱) ازل تے تا ابد تا صبر یک چمن (۲۲) کرے نول کو عالم شکر نہیں دن (۲۳) کرے نا جاسی تو بھی شکر اس کا

۱۲) جو دیتے ہی (۱۳) صدا (۱۴) ہوتے توئی الحال (۱۵) بھینچتے ہی (۱۶) دیکھتے ہی (۱۷) شکر کئی (۱۸) صنعت مولیٰ

الہی دے تو منج بندے کون توفیق
 توں اپنے شکر سوں معمور کر دل
 سراسر شکر کی دلے بات منج کوں
 ہزاراں شکر یو تازا حکایت
 ہزاراں شکر یو وقفہ نہر کا
 ہزاراں شکر میری بات گے پھول
 ہزاراں شکر یو میری عبارت
 ہزاراں شکر میری طبع کا فن
 ہزاراں شکر میرے ذوق کا کام
 کیا سوا بتہ ادیک ماہ رجب
 یو پھول بن تین جھینے لگ لگا یا
 مشقت سوا بہت دل ہو دا پڑ
 گفت میں آئے سو کیا بیتاں
 اچھو یو وو مبارک پھول بن وو
 اونوں پر بھی ہوے دا یم مبارک
 لکھن ہاریاں کے تیں بنجے سعادت
 مسلماناں سوں یو امید ہے مجھ
 کریں گے جو مرا "یو پھول بن" میر
 کیا میں ختم حاتم کے کرم سوں
 محمد مصطفیٰ مولیٰ العجم سوں

۱۱۔ کلہے کھا پانی تے کر لکھی تو میرانی ۱۲۔ سولہ ۱۳۱۱ کا ۱۰۔ ۱۱۔ سنایا ۱۲۔ جو ہے ۱۳۔ آدرو ۱۴۔ تارو ۱۵۔ کتاب میں یہ تیاں پھول بن
 کیاں ۱۶۔ ہریاں میں سوکس تیاں ۱۷۔ تارو ۱۸۔ اب سچ ۱۹۔ دھرت اور وہیں ہے ۲۰۔ دھرتے میں پاؤک ۲۱۔ تریاں لیاں ۲۲۔ تم داراں ۲۳۔
 مھرے تمام ہنرو ۲۴۔ تو پو ۲۵۔ پڑے جو حق میں ایک دم فائز ہو ۲۶۔ اچھو ۲۷۔ نامے کوں اسم سوں ۲۸۔ وہیں دوشتر
 زایہ سے مھر پو ہرم دوو کر میں محشر میں ہم کوں پشتیاں اب مہہ میں ساروں کے میں سراج اتہ پگند کاروں کی بخشیں گے
 شفاعت ۔

فرہنگ

آتالی { آتالی
 آتالی { بے چین
 اوتھم - عمدہ
 اجنوں - اجوں - آجی تک
 اچانا { اچانا
 اوجانا { اٹھانا
 اچاٹنا - بے دل ہونا - بے کیف ہونا
 اچیل { اچیل
 اچیل { چنیل - شوخ
 آچکل - چکا چونڈ کر دینے والا - جس سے آنکھیں خیرہ ہوں
 اجنبا - اجنبا، عجیب
 اچھر - حرف
 اچھنا - رہنا، ہونا
 ادک - بہت زیادہ
 اڈرانا - چلانا
 اساس - آہ
 اسوں - اس سے

آ

آپی - خود ہی، آپ ہی
 آرو - اور، اور
 آ - رو دکھانا - مقابل ہونا
 آڑی - روکاوٹ پیدا کرنے والی
 آنکس - ہاتھی کو ہانکنے کا آد
 آنگ - جسم
 آوا - کہہ کر کی بھی
 ابولا - بات نہ کرنا - خوار بنا
 ابھال - ابر
 اپرال - اوپر
 اپروپ، عجیب نامزد (انفی) خشک
 آپیس - خود اپنے آپ کو
 آپکار - احسان
 ات - بہت
 ایتال { ایتال
 اب

ب	اصطلاح - ایک پہلی آلہ جس پر علم نجوم کے احکام کے لحاظ سے نقش اور خطوط کندہ ہوتے ہیں۔
باٹ - راستہ	اطلس - ریشمی کپڑا
باج - بغیر	اکلیں - ترسیع تاج
بارا - ہوا -	اگلا - آگے کا - زیادہ - بڑھ کر
بارے نمون - ہوا کی طرح	الالی [
بازی - کھیل	اولالی] جوش
باڑ - محل، باڑہ - بڑا مکان	انک - زلف
باس - بو	انگنا - چھلانگ کر عبور کرنا
بافتہ - ایک ریشمی کپڑا	اہریت - اہرت - آب حیات
باگ - شیر	آس - جذبہ، جوش
بالی - لڑکی	اناجیتی - اچانک - ناگہاں
بام - پھل کا نام	انبر - آسمان
بانال - تیر - جمع بان	اپنڑنا - سینچنا - ہاتھ آنا
بانچنا - بچنا، محفوظ رہنا	انجو، انجو - آنسو
بانگے - بائیں گے، ڈائیں گے	اندکار - اندھیرا
باؤ - ہوا	انڈے - انڈے
بایا - ڈالا	انگے - آگے، سامنے
بایاں - کتوئیں	انمان - پس و پیش، پچکچاہٹ
بایاں - جمع ہائی - عورتیں	آنن - انہوں - ان
بجد ہونا - کوشش کرنا	اوتار - اوپر سے اترنا ہوا - معبود کا کسی خاص شکل میں
بچکنا - ڈرنا - بھگنا (بدگنا،	آودھانی - باخبر - ہوشیار
بچن - شامی، وعرہ، ہات	لوڈ - اوڑھنا
بجر ہاں - جمع بجر، سمندر	اونا - خنجر،
برایت - ابتدا	ایمن - بے خوف
بدل - بدل	

بھاگ وقتی - خوش قسمت
 بھان - سورج
 بھانا - ڈانا
 بھانا - بہانا، جسد
 بھاؤ - بیاہ، شادی
 بھڑکیاں - آگ کی لپٹیں
 بھنڈا رہ - گودام - دریا کا کنارہ
 بھنگار - سونا
 بھنور - بھورا
 بھنور - گرداب، پانی میں کاچکر
 بھویٹھ - بہت ہی
 بھورانی - روانہ کئے
 بھورے -
 بھوگ - عیش و عشرت
 بھونڈنا - روانہ کرنا
 بھولی - مائی گریڈل کا ایک طبقہ
 بھیس - زمین
 بید - دید منقہس
 بیراگنی - وہ عورت جس نے خطوط انسانی اور لذائذ
 شہوانی کو ترک کر دیا ہو۔
 بیست کر - چٹھ کر
 بینا - بینہا
 بے کڑ - بے رحم، سنگدل
 بیگ - جلد
 بیلیخ - جلد ہی

بدل - واسطے - کئے
 بڈے - بوڑھے
 براتان - جمع برات - وہ کاغذ جس سے رقم
 لے - ہنڈی، چک
 برجہیں - ستارے کا نام
 برد - غلام
 برترنگال - برسات
 برہ بھوتی - مہجور، مجرزدہ
 بڑ بڑا - بلبلا
 بیس - زہر
 بسارنا - بھلانا
 بسرنا - بھولنا
 بستے - گتھڑیاں
 بکٹ - پیچیدہ شکل
 بلکانا - قابض ہونا - جا بیٹھنا
 بنات انغش - سات ستاروں کا ایک جھرمٹ
 بنا کرنا - بنیاد ڈالنا - ابتدا کرنا۔
 بندارے { کنارے
 بندھارے }
 بندراں - بندر - بندرگاہ
 بندیا - بانڈھا
 بنواس - جنگل میں رہنا
 بوراٹا - دیوانہ بناٹا
 بیسار - باہر
 بھار - بوجھ

بین - گیت - نغمہ

پ

پاتاں - تحت اشری - زمین کا نچلا طبقہ

پاٹ - ریشم، ریشمی کپڑا

پاچ - زرد

پارگی - پرکھنے والی

پاڑ - پہاڑ

پاڑنا - ڈالنا

پتر - خط

پتھر - زرد رنگ کا ریشمی کپڑا

پتولا - ریشمی کپڑا

پتیارا - بھروسہ

پتینانا - بھروسہ کرنا

پڑن، پڑنی - حسین عورت

پڑن - مچھلی کی قسم

پراپکار - دوسرے پر احسان کرنا

پراوا - لباس

پررت - محبت

پرتو - سایہ

پرودھان - دیوان - وزیر اعظم

پکلیاں - چھوٹی مچھلیاں

پکم - محتاج

پزنگ - پزیاوندی

پزوا - بھٹی

پسے سے تھے - پھیلے ہوئے تھے

پکھوا - پیہو

پگ - قدم

پلاس - درخت کا نام

پلو - سارسی کا وہ حصہ جو سر پر اڑھتے ہیں

پنبتولا [ریشمی پیرا جس کی ساری کا وزن پانچ تولے

پتولا] ہوتا ہے

پنچہ کرنا - جھگڑنا - زور آزمانا

پنکھاں - جمع پنکھ، ہانڈ

پنکھی - پرندہ

پنگڑیاں - شیر خوار بچے مراد اولاد

پو - پڑ

پو پٹیاں - پوٹے، آنکھ پر کا خلعت

پور - بھرا ہوا، ندی، آ، طغیان

پون، ہوا

پویا - گھوڑے کی جاں جو تیز ہو اور نہ آہستہ - وڈر

پھانٹے - شہنشاہ، ڈالیاں

پھانک - جدائی - قاش - ٹکڑا، علاحدہ

پھانکنا - جدا کرنا

پھر دیکھنا - پٹ کر دیکھنا

پھر کو - پٹ کر، دوبارہ

پھلارے - محل فروش

پھولنا - فخر کرنا

پھنائی - وسعت

پھوئیں - چھوار، ترشح

پھیر - پھر، دوبارہ

تل، تلے، نیچے

تیل۔ لمحہ

تیل۔ لمحہ۔ لمحہ

تنبول۔ پان

توتے۔ اس وقت سے

توقع۔ شاہی ہرنگا

توں۔ تو

تھام۔ تھون

تھیر۔ تہیر، جگہ

تھرکانا۔ متحرک کرنا

تھیر۔ قائم رہنا۔ ٹھہرنا

تے۔ سے

تیوں۔ اُسی

تہوچ۔ اسی طرح ہی

تہو۔ ایک بڑے کا نام

ٹ

ٹنک۔ ذرا

ٹلنا۔ ہٹ جانا۔ ترک جانا

ٹھار۔ مقام

ٹھار۔ ٹھہرنا

ٹ

ٹریا۔ چوتھاروں کا مجموعہ جو ایک دوسرے سے

منسل ہیں۔ یہ چاند سے چھو تین منزل اوپر ہے

ٹ

ٹاروب۔ بھاؤ

پیشنا

پینا { گھنسا، داخل ہونا

پیلار۔ اُس طرف، ادھر

ت

تازی۔ عربی گھوڑا

تازیاں۔ جمع تازی عربی گھوڑے

تافتہ۔ ایک ٹیٹھی کپڑا۔ روشن، منور

تاؤ۔ غصہ

تاوان۔ جُبرانہ

تخت کی لال کسوت۔ عروسی جُڑا

تدھاں لنگ۔ اس وقت تک، وہاں تک

تُرت۔ فوراً

تُرنگ۔ تین عالم۔ آسمان، زمین، پاتال۔ یا

سورگ (بہشت، مرتبہ، دنیا)

پانال (دورخ)۔

تُرکیاں۔ ترکی گھوڑے

تُرمتیاں۔ ایک شکاری بڑے

تُرنگ۔ گھوڑا

تُرورڈا۔ نرکل یا سن کاڑی کا وہ ٹکڑا جو مچلی پکرنے

کی مچل سے کچھ فاصلے پر بانہتے ہیں جس کی

حرکت سے مچلی کے لٹنے، لٹنے کا اندازہ ہوتا ہے

تس۔ اُس

تسج۔ مالا

تسوں۔ تہ سے

تشریف۔ باس، خلعت

جیب۔ زبان

ج

چاٹک۔ پیمپیا (ہزندہ)

چاڑی۔ جنسلی

چاکتے تھے۔ چکھتے تھے

چاکنا۔ آنتوں اور اوچھڑی کا سالن

چالے۔ چال۔ روش

چانپ۔ خوف

چاؤ۔ محبت

چٹارنا۔ تصویر اتارنا نقش و نگار کرنا

چتارے۔ مقصود

چٹلاں۔ جمع چٹیل

چرن۔ قدم

چٹ پٹا۔ بے چینی

چتر۔ تصویر

چکالے۔ کھولے

چکری۔ جوگی کے کان میں پہننے کا گول حلقہ منہ سے

چکڑ۔ کچھڑ

چکسا۔ دہنیوں کا اوٹنا، پوڈر

چکلاٹا۔ دانا، پینا

چٹیاں۔ چینیٹیاں

چھوٹا۔ استرہ تیز کرنے کی چڑے کی ٹپی۔ یہاں نمہ

مرا ہے۔

چجیاں۔ بو سے

چند۔ چند۔ چاند

جاننا۔ جلانا

جام جم۔ جمشید کا پیالہ، یہاں ایک تاریخ اور ریاضی

کی ایک مشہور کتاب کا نام ہے۔

جان تال۔ جدھراوہر، ہر جگہ

جتا۔ جتنا

جتے۔ جتنے

جدھال۔ جہاں، جب

جڑت۔ جڑاؤ، وضع

جڑوتی۔ جڑتی تھی

جگت۔ دنیا

جل۔ پانی

جلجل۔ جھانجھ، مجرا

جم۔ ہمیشہ

جمدھر۔ نجمہ، کنار

جمن۔ جان، آدمی

جنوں۔ جن سے

جوت۔ روشنی

جوڑا۔ آسمان میں تیسرے برج کا نام

جوڑن۔ زور

جھانپ۔ دروازہ پر کا سا بان، پردہ

جھجھ۔ جالی دار دیکھ۔ مہراجی

جھرا۔ چشمہ، سوتا

جھوڑ۔ جھگڑا

جھولا۔ جھلنا، لوگنا

جھیللا۔ گچھا

خ
 خدّم - نوکر چاکر (خادم کی جمع)
 خرفیاں - نفس خریف
 خنز - ریشمی کپڑا
 خلاصی - دگر
 خمنّا - مہکتا
 خُو - عادت
 د
 داب - دبدر، رعب
 داٹ - گھٹا، گنہاں
 دار - دروازہ
 دارائی - بادشاہت
 وارو - دوا
 داک - انگوڑی سیل
 دان - خیرات
 دانی - سخی، خیرات کرنے والا
 دامرا - دف
 دُرائی - حکومت، شاہی
 درپن - آئینہ
 دُرُج - زیور رکھنے کا صندوقچہ
 دُرُجین - دشمن
 درحال - فوراً
 دُرس - دیدار
 دُرسن - دیدار
 دُرنگ - دیر

چنگلی
 چنگیاں جمع

چنگیری - پہلوؤں کی نوکری

چوانا - چیکانا

چوپ - خواہش

چوڑھل - عاری

چوڑ - تباہ برباد

چوسار - چاروں طرف

چوگرد

چھپ - رونق خوب صورتی

چھیلّا - خوب صورت

چھتر - بڑی چھتری نیگیلا

بادشاہ کے سر پر کی چھتری

چھٹے، چھلیاں - چھالے

چھن - لٹو

چھند - مکرو فریب

چھستان - چھینٹ، پکڑے کی قسم

پھیر - رس

چیسر - اڑھنی، کپڑا

ح

حدیقہ - چار دیواری کا باغ

یہاں حضرت سنانی کی کتاب مراد ہے

حریر - ریشمی کپڑا

حیفی - افسوس

موہلارا۔ مگردو جید
 دھماکم۔ چھوٹی بندھنی جو گھوڑے پر
 دمانکے [بیٹھے ہوئے چلائے گئے ہیں]
 دھمک۔ آہٹ
 دھمن۔ عورت
 دھمن۔ دولت
 دھنڈورا۔ نوبت۔ منادی
 دھنڈولے۔ تلاش کرے
 دھورا۔ دوہرا
 دھپر۔ ہمت، بہادری
 دھیرک۔ سہارا۔ آسرا
 دیبا۔ ریشمی کپڑا
 دیس۔ دن
 دیربان۔ چوکیسار
 دیس۔ دن
 دیوا۔ چراغ
 دیوڑی۔ دیوڑھا منافع
 دیون بار۔ دینے والا
 ڈ
 ڈب۔ گردن
 ڈگ۔ قدم
 ڈھاک۔ ایک رخت جس کے تین تین پتے ہوتے
 ہیں اور پھول سے نہ لیکن کارآمد نہیں
 ڈھاک کے پات۔ ڈھاک کے پتے مراد۔
 منطس۔ محتاج

دروغی۔ جھوٹ
 درونی۔ دل میں
 درسنہ نظر آنا
 دسک مارنا۔ دروازہ کھٹ کھٹانا۔ تالی پھلانا
 دسن۔ دانت
 دسٹ۔ نظر
 دقان۔ جمع ہونے (باج کا نام)
 دق۔ قیمتی اونی کپڑا
 ڈلو۔ ڈول
 دیبا تھا۔ اگا تھا
 دنبال۔ پیچھے
 دندی۔ دشمن
 دو جا۔ دوسرا
 دو رو۔ دودھاری
 دکھیں۔ دوکھی، تنگیوں
 دھات۔ طرح
 دھار۔ منجھہار، درجہ
 دھانونا۔ دوڑنا
 دھاوراں کے۔ دھانکے۔ دور
 دھاک۔ رعب
 دھج۔ گزیش، ہمت پست ہو جانا
 دہری۔ جو خدا کو نہ مانے۔ ملحد
 دھرت [زمین
 دھرتی [زمین
 دھرنا۔ رکھنا، مانگ ہونا

زحل - ستارہ کا نام
 زرباف - زر سے بنا ہوا
 زنبورہ - چھوٹی توپ
 زنگار - تیلانھوتھا
 س

ساجنا - سزاوار ہونا
 سار - سوار ہو کر - مانند
 سارنا - لانا
 سارسل - سنی ایک جانور جس کے جسم پر لمبے لمبے
 کانٹے ہوتے ہیں۔
 مالو - گہرے سرخ رنگ کا ایک پتہ
 سالن - سامنے
 سامی - مالک، شوہر
 سانت - بہار کا موسم - ابرنسیاں - آرام و سکون
 ساننا - جوتنا - ملانا
 سان دینا - تیز کرنا تھما کر
 ست - عصمت، سچائی، طاقت
 ستمی - ظالم
 ستونٹی - پاکدامن
 شننا - ڈان
 سنج - آراستہ، زیور
 سچائی - عقلمند
 سچلی - سچی عورت
 سستی - سے
 سستی - ایسا جو سچائی پر قائم رہے

دھگارا - ڈھیر
 ڈھونا - اٹھانا
 ذنب - ستارہ کا نام
 ر
 راج - شراب
 راس - آسمان میں کاہر ایک برج
 راس - ڈھیر، شور و غل، موافق
 راواں - طوطا
 راوتال - سورما، بہادر
 رچپال - اچھی رفتار پھلک ایک قسم
 رتن - جواہر
 رچنا - آراستہ کرنا
 رنج - زیب و زینت، آرائش
 رستاخیز - قیامت
 شری - رسی
 رکینا - ڈھیلنا، سرکانا
 رم کھانا - بھاگ جانا
 رویا - چاندی
 روڈ کھانا - قابل ہونا - سامنے آنا
 روڈینا }
 رول رول - روم روم - ہل
 ریکہ }
 ریکہ }
 ز
 زبونی - نقصان

سمندر - سمندر
 سمور - پوستین۔ لاکم ہاں والے جانور کی کھال
 سنائی - اولاد مجدد و حکیم سنائی۔
 غزنوی - حدیقہ کے مصنف
 سنپٹنا - ہاتھ آنا۔ پہنچنا
 سند - طرح
 سندس - نہایت باریک ریشمی کپڑا
 سنجی - سنگھ، ناقوس
 سنج - ساتھ
 سنگاتی - ساتھی
 سنگارن آرائش
 سوانی - جس میں سویا نفع ہو۔
 سوہراں - سوہا، کئی بار
 سوادت - تجارتی اشیا
 سوڈھال - اچھا ڈھلا ہوا
 سور - سورج
 سورات - خواہش
 شورک بارہ - اچھے پھل والا درخت
 سوسنا - برداشت کرنا
 سوسی - کپڑے، رنگین، سوتی دھاری دار
 سوف (صوف) پشیند
 سوکا - سرمہ کا خط جو آنکھ سے کاکھ تک بنایا جا تا کہ
 سوں - سے
 سوں - قسم
 مہاوا - زیب و زینت

سدا کال - جیشہ
 سر - نیباں
 سرب - سب، تمام، بے حساب
 سرپن - سانپ
 سرتے - سر سے، خیال سے، ختم ہوتے
 سترخیل - سردار، امیر
 سسک - پھنسا، پھولوں کا بار
 شرک - جنت، ساتھ
 سرک - کپڑے کی قسم
 سنا - ختم ہونا
 سردہی - دودھاری
 سری - کپڑے کی قسم
 سفرہ - دستیر خوان
 سقلاط - کپڑے کی قسم - باناٹ پشمید
 سکان - پتوار
 سکت - طاقت
 سکی - سوکھی خشک
 سکیناں - ساکین، رہنے والے
 سلک - جوڑ، رابطہ
 سلکھن - خوش خلقی، اچھی عادتوں والی
 سلگ - تعلق، دوستی، ثنابت - سالم
 سلنا - چھبنا
 سلیمی - کپڑے کی قسم
 سم - مقابل، بلا

ع

عراقی - فخر الدین ابراہیم ہمدانی چین کی تصنیف

فن تصوف میں لمحات و مشہورے

عقرب - نام آسمان کے آٹھویں برج کا ایک گروہ ہے
عاقبات

عین - آنکھ ، بالکل

غ

غایت - انتہا ، غرض ، مطلب

غلبہ - شروعات

غلولہ - گولا توپ کا، کنکریا پتھر جو غلیں یا گوبچن

میں رکھ مارتے ہیں -

ف

فام - سمجھ (فہم)

فراشی - جھاڑو لگانا ، صفائی کرنا

فلاخن - گوبچن

ق

قرآن - دو ستاروں کا ایک برج میں ملنا

قضا - پیچھے

قلابا - کڑی مکان کی چھت میں جس پر سامان

لٹکایا جاتا ہے -

قلم کاری - نقاشی ، رنگ بھرنا

ک

کاژنا - نکان

کاس - تانبے کا معمولی سکہ ، پیسہ

کال - زمانہ ، قحط

کاناس - عوام کی طرح

سیبتی - سے

سیدے - سیدھے

سیر - سفر

سبیس - سفر

سیلا - رومان ، کم چڑھائی کا لباس شملہ

سیون ہارے - سینے والے

سیوے - خدمت کرے

سید گونش - ایک دزدہ ، بن بلاؤ

سٹی - سارسل

ش

شاج - سینگ ، ڈالی

شارو - بنا دیندہ

شط بغداد - شط العرب دجلہ اور فرات ملنے

کے بعد دریا کا نام

شکاریاں - جمع شکار ، شکاری پرند

ص

صبا - صبح

صبور - صبر

صنغ - گوند

ط

طاش - طاس ، طشت - ایک زرین کپڑا

طراج - بنیاد ڈالنے والا

طوسی - طوس کا رہنے والا - شانہ مار کے مصنف

فردوسی کا وطن تھا

کگر۔ کہہ کر	کاں۔ کہاں
کلا گھاٹ۔ جھگڑا	کاندہ۔ دیوار
کیل کلا نا۔ تیش مذہبنا۔ غرانا	کانسہ۔ کاسہ، پیالہ
کلہ۔ ٹوپی	کیل۔ سخت، مشکل
کم تھیر۔ ناپا مڈار، متزلزل	کتا۔ کتنا
کن	کتان۔ کتنوں
کنے کے پاس	کتری۔ قینچی
کتنا۔ کہنا	کنگ۔ کتے، کتے ہی، کئی
کنٹس۔ ہاں زلف	کتے۔ کتے
کنج۔ کونا، کنول	کٹر۔ پکا، متشدد
کنین۔ سونا	کچاں۔ کاجاں
کنوانا۔ کھینچنا	کرین۔ طرف
کواڑ۔ دروازہ	کرہیں۔ کبھی کہیں
کوٹے۔ ادنیٰ، حقیر	کر۔ کے لئے، بانٹھ
کوٹ۔ قلعہ	کرا۔ کپڑے کی قسم
کوڈکیاں۔ کودک بچے	کر بلائی۔ کپڑے کی قسم ایک قسم کا لباس
کولیا۔ بے وقوف، سوز	کرتار۔ خالق، کرنے والا، خدا
کولک۔ کب تک	کریا ہے۔ کیا ہے
کوں۔ کہوں	کرتھی۔ گانے کی قسم
کوہنڈا۔ بند کرنا	کرتناں۔ پیچیدہ، یا انگلیاں
کپہر۔ جگہوں کا توہنے کا بنا ہوا تین یا کسکوں	کسالے۔ بد مزہ، کڑے
کھدی۔ توہنے کی قسم کی گھاس جس پر تپہ نہیں تو	کسنا۔ آزما کرنا، جانچنا
کھری۔ چھی	کشم۔ کڑوا کھجول (سرخ رنگ کا)
کھڑک۔ تلوار	کنجے۔ کسم کے نگ میں رٹے ہوئے
کھکسانا۔ علیحدہ کرنا، ٹاننا	کسوت۔ لباس

کلکتا راز۔ محمود شبستری کی شہنوی جس کا موضوع
تصوت ہے

شہننا۔ گونہنا۔ ہارناتا

گنوارا۔ گہوارا۔ جھولا

گور۔ گورخس۔ جگلی گدھا

گوش۔ کان

گون۔ چھا۔

گمکت۔ نقمنان

گھول۔ مچھلی کی ایک قسم

کیانی۔ عطلند

ل

لاب۔ فایرہ

لاکا۔ لانے کا

لاننا۔ لگانا

لاوے۔ لگاوے

لکتن۔ بالوں کو باندھنے کا ایک زیور

لکھن۔ خصلت

لگ۔ تک

لگا کا۔ لگائے کا

لمعات۔ نزالدین عراقی کی مشہور کتاب جس کا

موضوع تصوت ہے

لنگنا۔ لنگڑا۔ چپنا

لوٹ۔ سیل۔ پانی کی بہر

طوا۔ طوار

لہی۔ بہت زیادہ

کھلا۔ چاند کا ہار۔ خرمن

کھن۔ آسمان۔ مومن

کھنن۔ ایک چھوٹا سا سیاہ پرندہ جس کو آنکھ سے

تشبیہ دی جاتی ہے

کھنڈی۔ پیاز۔ بیس من کے مساوی

کھنڈیاں سوں۔ بے شمار کئی یا لاتعداد کھنڈی

کھونچا۔ صدمہ۔ کپڑے کے کسی چیز سے الجھ کر پھینچنے

کی جگہ

کی۔ کیوں

کیتا۔ سینا

کیتا بے۔ پیکتا بے

کیس۔ بال

کین {

کین {

گ

گاڑے۔ ماہر

گال۔ گلا کر، گھلا کر

گھانا۔ ڈانا

گانڈا۔ نیشکر

گپت۔ پوشیدہ

گت کر۔ حالت بنا کر

گد گدے۔ کیچڑ سے دلدل بنے ہوئے

گدھی۔ گردن کا پھیلا اندرونی حصہ

گگن۔ آسمان

گگل۔ مچھلی کے شکار کا کانا

کٹ - تاج، موتی، درمیان
 منگل - ہاتھی
 منگل اوجانا - ہاتھی کو آگے بڑھانا
 مول - قیمت
 منال - جمع من (پیانہ)
 منڈنا - بند کرنا
 منڈنا - تیار کرنا
 منڈی - سر
 منقار - چونچ
 منہری - مشوقہ - دل لینے والی
 مورمو - بالے بال
 موچنیا - بند کرنا
 مونڈلینا - بند کرنا
 موئے بند - بال باندھنے کا فیتہ
 مہ بھائی - چاند سورج
 مہر - مہربانی - سورج
 مہکار - خوشبو
 میت - دوست
 میگ - ابر
 میہوں - بارشس - عینہ
 ن
 نابات - منری
 نات - ناتھی، بیل کے ناک میں کی ڈوری
 ناو - طرح
 ناسک - ناک

م

ماٹی - مٹی
 مارک - پارکھی پر کھنے والا
 ماس - مہینہ
 مان - عزت
 ماندا ہونا - عاجز آنا - بیمار ہونا
 مازی - بیمار
 مد - شراب
 مدرے (مندرے) بالیاں
 جنھیں جوگی کان میں پہنتے ہیں
 مدن - عشق کا دیوتا - کام دیو
 مذتب - سونے کا تلخ
 مرونا - گھومنا مراد پھرنے والے
 مسکلیاں - مسکراہٹ
 مشجر - بیل بونے کے نقش و نگار کا کپڑا
 مشک سائی - مشک سے معطر کرنا
 مطبق - ایک قسم کا کپڑا
 مفخر - معزز، جلیل القدر
 مفروغ - جوں رخ کی گیا
 مفروق - جدا کیا گیا
 مقرا - تو تومر، سیکھنے والا
 مقری - بیتدی طالب علم
 مشیشہ - دو تیز اڑوں کا خاص مٹھوں پر پہننے
 کالاس
 مغزلی - نجینق - بڑے فلاخن

نہاڑنا - نتم کرنا۔ ادا کرنا۔ مکان

نیٹ - بالکل

نیچ - پیدائش، تخلیق

نت - ہمیشہ

نٹوا - ناچنے والا۔ بازیگر

نجانا - غور سے دیکھنا

نچھل - صاف، شفاف۔ عمدہ

نختین - پہلے

نرخن - نرجن۔ ویراں جہاں ہوں نہ ہو

نرجیو - بے جان

نرٹے - پاکیزہ

نس - رات

نسدن - رات دن۔ ہمیشہ

نک - نکمہ، ناخن

نکا - نیک، اچھا

نکارنا - نقش آمارنا۔ لکھنا

نمن - طرح

نوانیاں - نشیب، راوتنام، نشیب و فراز اور

پست و بلند جگہوں پر۔

نوٹس - آب حیات

نوے - نئے

نھاٹنا - بھاگنا

نہ ہوسی - نہ ہوگا

نیاری - عجیب

نیٹ - سیدھا، درست

نیر - پانی

نیش - دنگ

نیلک - پھول دار تہتی کپڑا

نین - آنکھ

نینن - جمع نین

نیہ - محبت، عشق

و

واروں - نشا، کرویوں

وتیاگ - دینا دی آرام کا ترک کر دینا

ویں - وہیں

ہ

ہانس - ہنسی، لگے کاریوں

ہاون - کھل، اکھلی، کوئیڑی

ہت - ہاتھ

ہدزنا - لرزنا

ہرزنا، فضول بات، بہوہ بات

ہرکنا - تلاش کرنا۔ لٹنے کے لہجے میں

(ہرکنا بھی مستعمل ہے)

ہست - ہاتھی

ہمن ایسیاں کے - ہم جیسوں کے

ہم - بھی

ہننا - جمع ہن (سنگ)

ہندولے - جھولے، گہوارے

ہوچ - جوش، امنگ

ہور - اور

ی

یقے۔ اتنے
 یک دھیر۔ ایک طرف
 نیم۔ سمندر
 یو۔ یہ

بوڑ۔ بشرط۔ بازی
 بوس۔ بانکا کرنے والے
 ہوسناکال۔ . . .
 ہولال۔ موسم، وقت

